Bad Boys S2

Hurain Fatima

عزت بچالیناتو،،

آج ہمارا رزلٹ آیا ہے،،،

آجاؤ میرے بہن بھائیوں،،،

ہمارے چھتر کھانے کا موسم آیا ہے،،،

وہ دونوں جو باہر سے مٹر گشتی کر کے کیچڑ میں لت پت ہنستی مسکراتی ہوئی ہال میں داخل ہو رہی تھیں انہیں ہنستے ہوئے دیکھ احرار نے جل بھن کر گانا سٹارٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو وہ لوگ پہلے ہی بے وفائی کر کے اسے اکیلا چھوڑ گئے تھے اور اب کھی کھی کرتے آ رہے تھے۔۔۔۔

ان کا کیچڑ میں لت پت حلیہ ہی احرار کو بتا رہا تھا کہ ان لوگوں نے کتنا انجوائے کیا ہو گا۔۔۔۔۔

احرار کا گانا ان تینوں نے منہ کھولے سنا،،،

ابے او بے سرے ڈنگروں میرا مطلب ہے سنگروں کے سردار یہ کونسا فضول گانا گائے جارہا ہے،،،،

سمائرہ اپنے سے ایک سال بڑے احرار کو جھاڑ پلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

لگتا ہے ہمارے چھوڑ کر جانے کا صدمہ لگ گیا ہے بیچارے کو اس لیے ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔۔۔۔

نین نے بھی بیچ میں اپنا حصہ ڈالا،،

اور رزلٹ تو دو مارچ کو آنے والا تھا آج تو یکم ہے۔۔۔۔

نین کی بات پر سمائرہ کے کان جھٹ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

او تیری آج تو دو مارچ ہے سمائرہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یادداشت کے معاملے میں سمائرہ نین سے دو ہاتھ آگے تھی۔۔۔

چھٹانک بھر کی لڑکی لگتا ہے تیری یاداشت بھی چھٹانک بھر کی ہی ہے ۔۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں نہ آج یکم مارچ ہے اور مجھے لگتا ہے تجھے ساتھ جانے کا صدمہ لگا ہے جو احرار جیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔

نین اپنے سے چھ ماہ چھوٹی سمائرہ کو لتاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ابے او کو جن، مر اسن یہ چھٹانک بھر کی کسے بولا ہے مانا کہ عمر میں تم سے چھوٹی ہوں لیکن قد الحمد للہ تم سے بڑا ہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے چھوٹے قد پر چوٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جس پر نین اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گئی،،،

ماما آج مارچ کی دو ہو گئی ہے دودھ والے کا حساب کر دینا ملیحہ ہانک لگاتے ہی کچن میں گھس گئی۔۔۔۔۔

اور سمائرہ نے جتاتی نظروں سے نین کی طرف دیکھا جسے وہ سرے سے ہی اگنور کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہوگئی تم دونوں کی بکواس دکھالیا ایک دوسرے کو نیچا کرلیے ٹونٹ ہوگیا کھانا ہضم تو اب ڈیڈ سے بچنے کا بھی کوئی پلان بناؤ۔۔۔۔۔

احرار نے بھی ان دونوں کو سنانا اپنا فرض سمجھا۔۔۔۔

ڈیڈ سے بچنے کا بعد میں پلان بلانا پہلے اپنی ان جلاد ماؤں سے بچنے کا کوئی پلان بناؤ نین نے اپنے سامنے کھڑی اپنی ماں اور خالاؤں کو خود کو گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

بھاگ ثمو اس سے پہلے ان کے جوتے ہماری کمر کی مالش کریں نین نے اٹھ کر دوڑ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن ہائے رے قسمت اس سے پہلے ہی احرار ٹانگ اڑا کر اسے نیچے گرا چکا تھا آخر چھوڑ کر جانے کا بدلہ بھی تو لینا تھا۔۔۔۔

منحوس انسان یہ کیا کیا،، نین اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

اس عمر میں میری سویٹ سی خالہ بھاگتی ہوئی اچھی نہیں لگتی اس لیے میں نے ان کی مدد کی ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

لیکن نین کو اس وقت اس کی یہ ہنسی زہر سے بھی زیادہ زہریلی لگ رہی تھی

۔۔۔۔

وہ تینوں ایسے ہی تھے باہر لوگوں کا جینا حرام کرتے اور گھر کے اندر ایک دوسرے کا۔۔۔۔

ان کے ماں باپ کم از کم ایک دوسرے کو تو بخش دیتے تھے لیکن وہ لوگ ایسا کچھ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔۔

ماہا نے جلدی سے آگے بڑھ کر نین کو دبوچا۔۔۔۔

یہ تم کہاں سے آرہی ہو اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی، ماہا نے گھورتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ماما وہ احرار نے ہم دونوں کو کیچڑ میں دھکہ دیا تھا اس لیے ہماری یہ حالت ہوئی ہے۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لاتے ہوئے بولی یہیں ملیحہ پگل گئی

۔۔۔۔

شرم نہیں آتی تمھیں بہنوں کو تنگ کرتے ہوئے،، ملیحہ آگے بڑھ کر اس کے کان مروڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

,, لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟؟؟

ماہا کی بات پر احرار نے بھی زور و شور سے اپنے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔

وہ اس لیے ماما اس نے ہم دونوں کو بیچارے پاپڑی والے بوڑھے انکل کی پاپڑی چوری کر کے اس کے لیے لانے کو کہا تھا اور ہم نے منع کر دیا وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جھوٹی نین تجھے جہنم میں بھی جگہ نہیں ملے گی۔۔۔۔۔

جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟؟؟؟

....میں تو تم دونوں کے ساتھ باہر گیا ہی نہیں تھا

تو پھر تم دونوں کو یہ سب کرنے کا کیسے کہوں گا؟؟؟؟۔

میں نے تمھیں باہر سے آتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا،،،وہ جوان دونوں کو ڈھونڈنے کے لیے باہر نکلا تھا اور پھر جب وہ دونوں نہیں ملی تو تھک ہار کر واپس گھر آگیا تھا اسی وقت اسے ملیحہ نے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے جہنم میں اس لیے جگہ نہیں ملے گی کیونکہ وہاں تم جیسا اتنا موٹا اور بڑا بھینسا جو ہو گا اس نے بھی حساب برابر کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

ماما وہ تو میں انہیں ڈھونڈنے گیا تھا اس نے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔۔

جھوٹا بھینسا،، نین نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں تمھیں کہاں سے بھینسا نظر آتا ہوں؟؟؟؟ احرار نے خود کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

اپنے لیے بھینسے جیسا لفظ سن کر اسے شاک ہی تو لگا تھا۔۔۔۔۔

کہاں وہ اتنا دبلا پتلا اور کہاں وہ اسے بھینسا بول رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی ماؤں کو بھلائے اب آپس میں بحث کرنے میں مصروف تھے

۔۔۔۔

سمائرہ تو کب سے موقع کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے فرار ہو چکی تھی۔۔۔۔

نین اور احرار کی بحث اکثر اسے راہ فراری کا موقع دے دیتی تھی۔۔۔

نہیں یقین تو سمائرہ سے پوچھ لو،،،

یہ موٹا ہے نا شمو؟؟؟؟
نین نے پیچھے مڑ کر سمائرہ سے پوچھنا چاہا لیکن وہ تو وہاں تھی ہی نہیں

۔۔۔۔۔

دیکھو بھاگ گئی آج پھر ہمیں اکیلا چھوڑ کر یہ بے وفا عورت۔۔۔۔۔

ہو گئی تم دونوں کی ڈرامے بازی تو اب دفع ہو جاؤ اپنے کمروں میں اور جا کر اپنا حلیہ ٹھیک کرو۔۔۔۔

تمھارے ڈیڈ پہنچتے ہی ہونگے تم لوگوں کی ایسی حالت دیکھ کر انہوں نے تمھاری اچھی خاصی مرمت کر ڈالنی ہے۔۔۔۔

اور ویسے بھی آج تم لوگوں کا رزلٹ تھا نہ پتا نہیں تم لوگوں کو اس دفع کونسے گل کھلائے ہوں گے۔۔۔۔

لاسٹ ٹائم تو مر مر کر پاس ہوئے تھے اس دفع پتا نہیں کیا کیا ہو گا۔۔۔۔

ایک ہم لوگ تھے سکول ٹائم سے لیکر یونیورسٹی ٹائم تک ٹاپر تھے اور ایک ہماری اولادیں ہیں جنہوں نے فیل ہونے کی قسمیں کھا رکھی ہیں،، ملیحہ بڑ بڑاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں یہ لوگ سکول کرنے کیا جاتے ہیں ماہا ان لوگوں کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کا پیسہ حرام کرنے،، ماہ نور جو ابھی سمائرہ کی کلاس لیکر آئی تھی وہ بھی اپنا حصہ ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔

انہیں سکول بھیجنے سے اچھا ہے بندہ انہیں کھوتا ریڑھی لے دے،،، ماہا نے پانی کا گلاس لبوں کو لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نائیس آئیڈیا،،، پھر میں سارا دن سڑکوں پر یہ کرتی گھوما کروں گی۔۔۔

چل میرے گھورے ٹک ٹک نین کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی بلکہ وہاں سے بھاگ گئ تھی۔۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے ہی احرار بھی اپنے کمرے میں بھاگ چکا تھا۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد پیچھے سے سب کے چہروں پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

وہ تینوں تو اس گھر کی رونق تھے۔۔۔

ان کی وجہ سے ہی تو اس گھر میں رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

پتا نہیں کب سدھریں گے یہ لوگ،،، ماہ نور اپنا سر جھٹکتے ہوئے بولی

۔۔۔۔۔

تم تینوں کی اولادیں ہیں خود ہی اندازہ لگا لو کب سدھریں گی دارم صاحب نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے طنز کیا۔۔۔۔

ڈیڈ کیا آپ ہر وقت ہمیں طعنے دیتے رہتے ہیں ہم ان تینوں سے تو کم شرارتی تھے۔۔۔۔

ہونہہ پتا ہے کتنی کم شرارتی تھیں،،، وہ ہنکارا بھرتے ہوئے بولے۔۔۔۔

ان تینوں کی شادی کے بعد دارم صاحب اکیلے ہو گئے تھے اس لیے ریحان، ساحر، دانش انہیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے تھے۔۔۔۔

انہوں نے منع تو بہت کیا تھا لیکن ان تینوں نے ان کی ایک بھی بات نہیں سنی تھی۔۔۔۔

آیئے مسٹر ریحان، ساحر، دانش ماشاءاللہ سے اتنی ذہین اولاد ہے نا آپ کی میرا تو دل کر رہا ہے ان کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ایوارڈ سے نوازا جائے،، پرنسپل صاحب نے ان تینوں کی طرف ان کے بچوں کے رزلٹ کارڈ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جسے تھام کر وہ تینوں پڑھنے لگے۔۔۔۔

جیسے جیسے وہ پڑھتے جا رہے تھے ان کے چہرے کے تاثرات غصے میں بدلتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے میری بیٹی نے تو نیچے سے ٹاپ کیا ہے۔۔۔۔

آپ سنائیں آپ کے بچوں نے کونسے تیر مارے ہیں دانش نے سمائرہ کا رزلٹ چیک کرنے کے بعد ساحر اور ریحان سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہماری اولادیں بھی ماشاءاللہ سے اپنے چاچو کی بیٹی پر گئی ہیں ساحر نے بھی طنز کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ پھر تو آپ دونوں کو بھی مبارک ہو،،،

آپ کی اولادوں نے ٹاپ تو کیا بیشک نیچے سے ہی کیا دانش نے دانتوں تلے لب دبا کر اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا ورنہ اس وقت ریحان جتنے غصے میں تھا کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ بچوں سے پہلے اس کے ہی دانت توڑ ڈالتا۔۔۔۔

اس میں قصور آپ کا نہیں آپ کے بچوں کا ہے،،، پرنسپل نے ان تینوں پر طنز کیا۔۔۔۔

ہمارا کیسے ؟؟؟؟ تینوں یک زبان ہو کر بولے۔۔۔۔

جب آپ لوگ اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجیں گے مہینے میں وہ کوئی چار پانچ دن سکول کا چکر لگائیں گے۔۔۔۔

پکچھ پڑھیں لکھیں گے نہیں۔۔۔۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گا تو ایسا ہی رزلٹ آئے گا نہ ان کا۔۔۔۔

میں نے ایک دو دفع آپ لوگوں کو کمپلین بھی کی تھی ان لوگوں کی لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے کوئی خاصہ سیریس نہیں لیا میری بات کو،،،
پرنسپل کی بات سن کر وہ تینوں اچھل کر اپنی جگہ سے بیٹھے تھے۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پرنسپل صاحب،،،بچوں کو تو ہم تینوں میں سے کوئی نہ کوئی خود سکول چھوڑ کر جاتا تھا۔۔۔۔

تو پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ سکول نہ آتے ہوں۔۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ لوگ سکول کے گیٹ سے ہی واپس چلے جاتے ہوں،،،

پرنسپل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ لوگ سکول کے گیٹ میں اینٹر نہیں ہو جاتے ہم لوگ وہیں کھڑے رہتے ہیں اور ویسے بھی آپ کے سکول کا تو یہ رول ہے نہ ایک دفع جو بچہ سکول کے گیٹ میں اینٹر ہو جاتا ہے وہ تب تک واپس باہر نہیں جا سکتا جب تک اس کو گھر سے کوئی بڑا نہ لینے آئے،،، ریحان نے پرنسپل کی بات کی نفی کی۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ کینٹین یا کسی گراؤنڈ میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہوں،،، ساحر نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں جتنے آپ کے بچے شرارتی ہیں ان کی کلاس کی ٹیچر خود انہیں سکول میں ڈھونڈتی ہے وہ کہیں سکول میں آکر کلاس میں جانے کی بجائے آوارہ گردی نہ کرتے ہوں لیکن وہ سکول میں کہیں پر بھی نظر نہیں آتے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ لوگ سکول میں بھی نہیں نظر آتے اور باہر بھی نہیں جاتے دانش نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔

اتنے چھوٹے بچے آخر جاتے کہاں ہونگے ریحان دونوں مٹھیوں کو آپس میں جوڑ کر پرنسپل سے پوچھنے لگا۔۔۔

مسٹر ریحان پلیز سب سے پہلے تو آپ انہیں چھوٹے بچے کہنا بند کر دیں۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے آپ کے بچے آٹھ اور سات سال کے ہیں۔۔۔

اور شرارتوں اور الٹے کاموں میں تو ان کا دماغ اپنے سے سات، آٹھ سال بڑے بچوں سے بھی تیز چلتا ہے۔۔۔۔

دوسری بات اس سوال کا جواب تو آپ کی آفتیں ہی دے سکتی ہیں کہ وہ کلاس بنک کر کے کہاں جاتی ہیں۔۔۔۔

خود سے دماغ لڑانے سے اچھا ہے کہ آپ ان سے ہی جا کر پوچھ لیں

۔۔۔۔۔

اور پلیز انہیں سمجھایئے گا ان شرارتوں کو چھوڑ کر پڑھنے پر توجہ دیں۔۔۔۔۔

جی ضرور،،،،

وہ تینوں پرنسپل کو اللہ حافظ کہتے باہر کی جانب چل دیے۔۔۔۔۔

آج ان تینوں کی خیر نہیں ہے ریحان دانتوں کو آپس میں پیستے ہوئے بولا اور جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس کے پیچھے ہی وہ دونوں بھی گاڑی کا بیک ڈور کھول کر اس میں بیٹھ گئے ۔۔۔۔۔

اب ان تینوں کا رخ گھر کی طرف تھا۔۔۔۔

احرار، نین، سمائرہ جلدی سے نیچے آؤ،،،،ریحان نے گھر میں داخل ہوتے ہی غصے سے ان تینوں کو آوازیں دینی سٹارٹ کر دیں۔۔۔۔

وہ تینوں جو فریش ہونے کے بعد اب اپنے ڈیڈ سے بچنے کا پلان سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔

ریحان کی غصے سے بھری آواز سن کر اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

مر گئے،،،،آ گئے ڈیڈ نین انگھوٹے کا ناخن منہ میں ڈال کر چباتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم لوگ نیچے آ رہے ہو یا میں اوپر آؤں،،،،،ان کو نیچے نہ آتا دیکھ ریحان نے ایک دفع پھر سے انہیں آواز لگائی۔۔۔۔

ڈیڈ تو بلائے جا رہے ہیں اور لگ بھی بہت غصے میں رہے ہیں اب کیا کریں،، نین جو کہ زمین پر رینگنے کے سے انداز میں باہر کی صورتحال دیکھنے گئی تھی اب اندر آ کر ان دونوں سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

نین،، تمھیں سنائی نہیں دے رہا کیا،،، میں تمھیں نیچے بلا رہا ہوں اب کی بار ریحان نے تھوڑا سیڑھیوں پر جا کر آواز لگائی۔۔۔۔

خود کبھی سکول کی شکل نہ دیکھنے والے اب کیسے معصوم بچوں پر جلاد بن کر جھپٹ رہے ہیں ماہا ریحان کو گھورتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔۔

نیچے تو جانا ہی پڑے گا،، سمائرہ نے ان دونوں کی رونی صورت دیکھ کر کہا۔۔۔

ہمم چلو،، نین اٹھ کر کھڑی ہوئی تو پیچھے پیچھے وہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔۔۔

چلو بھی ان دونوں کو اپنے پیچھے ویسے ہی جمے دیکھ کر نین نے غصے سے کہا ۔۔۔۔

لیڈیز فرسٹ ،،، احرار دانت نکالتے ہوئے بولا ،،،

دفع ہو ہمارے آگے آیا بڑا لڈیز فرسٹ،، نین نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے آگے کیا۔۔۔۔۔

تم دونوں میری بات کان کھول کر سن لو پہلے تو ہم کچھوے کی چال نیچے جائیں گے کوئی بھی تیز تیز نہیں چلے گا۔۔۔۔۔

دوسری بات تم دونوں نے اپنی زبان ایسے بند رکھنی ہے جیسے تمھارے منہ میں ہو ہی نہ خاص طور پر ڈرپوک احرار تم نے وہ ان دونوں کو سمجھا کر نیچے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

شکر ہے عظیم ہستیوں کے دیدار تو ہوئے ساحر نے اتنی دیر بعد انہیں نیچے آتے دیکھ کر طنز کیا جو کہ ملیحہ نے بھی بخوبی سنا تھا اس لیے اسے کہنی مار کر جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بیچارہ ساحر اسے گھور کر رہ گیا اور دانش جو کہ یہ بخوبی دیکھ چکا تھا اس نے ساحر کی طرف دیکھ کر کمینی سی مسکراہٹ پاس کی۔۔۔۔۔

جس طرح سے وہ تینوں چل کر آرہے تھے ریحان کو ان تینوں کو دیکھ کر ہنسی تو بہت آئی لیکن فلحال کنٹرول کر گیا آخر کو انہیں سمجھانا بھی تو تھا۔۔۔۔ وہ تینوں تین چار قدم چل لیتے پھر رک جاتے ایسے ہی وہ نیچے کی جانب آرہے تھے۔۔۔

جس طرح سے ہماری اولادیں چل کر آرہی ہیں مجھے تو لگتا ہے کل تک ہی پہنچیں گی اور ہم یہاں کھڑے کھڑے بڈھے ہو جائیں گے اس لیے اس سے بہتر ہے ہم بھی بیٹھ جائیں ساحر اپنی بات کہہ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ اس کی بات سن کر دانش کا ہنسی کا فوارہ چھوٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا ہوا؟؟؟؟

تم کیوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو اسے پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ ماہ نور نے پوچھا۔۔۔۔۔

ہنسنے والی ہی بات ہے ایک بڈھا خود کو جوان سمجھ رہا ہے۔۔۔۔ کہہ رہا ہے کہیں میں بڈھا نہ ہو جاؤں دانش نے ویسے ہی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم، ساحر نے اس کی طرف کشن پھینکا۔۔۔۔

ہونہہ،، صیح تو کہہ رہا ہے تم اب بڈھے ہو گئے ہو ملیحہ نے پھر سے منہ کے زاویے بنا کر دانش کی بات کی حمایت کی۔۔۔۔۔۔

پرائے کہتے تو ٹھیک تھا لیکن اب تو اپنی جان سے عزیز بیوی نے بھی بڈھا کہہ دیا تھا اس لیے حساب تو برابر کرنا ہی تھا۔۔۔۔۔

ماہ نور تمھیں پتا ہے جب پرنسپل صاحب سمائرہ کی دانش کو کمپلین کر رہے تھے اور اسے سمجھا رہے تھے کہ تم اپنی بچی پر تھوڑا دھیان دو تو اس نے پرنسپل کو کیا کہا تھا۔۔۔۔۔

ساحر کی بات پر ماہ نور نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا جبکہ اس کی بات پر دانش کے دونوں کان کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

بتائیں نہ ساحر بھائی،،،ماہ نور نے سوالیہ نظروں سے ساحر کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

خیر چھوڑو کچھ نہیں ساحر دانش کے چہرے کی اڑی ہوائیاں دیکھ کر بات میں تھوڑا سسپینس ڈال گیا۔۔۔۔۔۔

نہیں ساحر بھائی پلیز بتائیں نہ مجھے جاننا ہے دانش نے میرے بارے میں پرنسپل کو کیا کہا ہے اب کی بار ماہ نور تھوڑی التجائیہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

چلو تم اتنا پوچھ ہی رہی ہو تو بتا دیتا ہوں وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا

۔۔۔۔۔۔

اور ملیحہ نے اس کی ایسی معصوم شکل پر سو بار استغفار پڑھا تھا۔۔۔۔

اس نے پرنسپل کو کہا تھا کہ اس میں اس کی بلکل بھی غلطی نہیں ہے
۔۔۔۔۔یہ سب اس کی نکمی بیوی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔وہ خود ہی اپنی
بچی پر ذرا بھی دھیان نہیں دیتی۔۔۔۔

بس سارا دن میک اپ کرتی رہتی ہے یا ٹھونستی رہتی ہے،،،

جیسی میری بیوی خود نکمی ہے ویسے ہی اس نے میری بیٹی کو بھی بنا دیا ہے
آخری بات ساحر نے دانش کو سمائل پاس کر کے کی تھی۔۔۔۔۔

بس اتنا سننے کی دیر تھی کہ ماہ نور نے اٹھ کر آؤ دیکھا نہ تاؤ بس دانش کو بالوں
سے پکڑ لیا۔۔۔۔

دانش بیچارہ جو بیٹھا یہ سوچ رہا تھا اس نے ایسا کب کہا وہ اس اچانک ہونے والے حملے پر کراہ کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

واؤ یار،، ہاؤ رومانٹک کتنا مزہ آ رہا ہے ڈیڈ کی دھلائی دیکھتے ہوئے سمائرہ نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا ۔۔۔۔۔۔۔

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو کاش میری ماما بھی ڈیڈ کی ایسی دھلائی کریں نین نے افسردہ چہرہ لیے کہا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تمھاری خواہش بھی انشاءاللہ بہت جلد پوری ہو گی ان دونوں نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

کیا کہا میں میک اپ کرتی رہتی۔۔۔۔ میں نکمی ہوں۔۔۔۔۔۔ میں زیادہ ٹھونستی ہوں اب کی بار ماہ نور نے اس کے بازو پر کاٹتے ہوئے کہا تو درد کے مارے بیچارے کی چینخ ہی نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔

منحوس ساحر تیرا بیڑا غرق ہو،،

توں کیچڑ میں گرے،،،

تجھے ملیحہ کمرے سے نکال دے،،،

راستے میں جاتے ہوئے تیری کار کا ٹائر پنچر ہو جائے،،،،

تجھے آس پاس کوئی مکینک نہ ملے،،،

بلکہ توں خود بھی پنچر ہو جائے،،،، اپنی حالت دیکھتے ہوئے دانش نے ساحر کو بددعائیں دے ڈالیں۔۔۔۔۔

ساحر نے اس کی بد دعاؤں کو اگنور کر کے ایک دفع پھر اسے سمائل پاس کی جو کہ ملیحہ کی نظروں سے بچ نہ بچائی۔۔۔۔۔

جاہل انسان تمھیں شرم آنی چاہیے دو لوگوں میں جھگڑا کرواتے ہوئے ۔۔۔۔۔

صیح کہتا ہے دانش تمھیں کمرے سے ہی نکال دینا چاہیے اس لیے آج تمھیں کمرے میں آنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے ملیحہ نے اس کے بازو پر ایک زوردار مکہ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیوں وہ میرا ابھی کمرا ہے۔۔۔۔ میں تو آؤں گا وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

بھاں ں ں ں،،،، بھاں ں ں ں ں،،،،،اب تمھیں کیا ہوا ماہا نے ماہ نور کو دانش سے علیحدہ کر کے ملیحہ سے پوچھا جواب اونچا اونچا رونے کا شغل فرمانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

دانش نے محبت بھری نگاہوں سے اپنی بھابی کی طرف دیکھا جس نے اس کی جان کی خلاصی کی تھی اور پھر ترچھی نگاہوں سے اپنی لڑاکا بیوی کی طرف دیکھا جو کہ اب بھی خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی دانش جلدی سے اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔۔۔۔

ریحان بھائی ساحر کہہ رہا ہے۔۔۔۔ یہ گھر تمھارا نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ گھر میرا ہے۔۔۔۔ تم اس گھر میں زبردستی لائی گئی ہو اس لیے میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔۔ تمھیں زبردستی میرے پلے باندھا گیا ہے۔۔۔ اس نے

ساحر کی آستین سے ناک صاف کرتے ہوئے ریحان کو اپنا دکھڑا سنایا جسے سن کر ماہا اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

چھییییی گندی بچی یہ کیا کیا،،،،

ہاں،،اب تو میں تمھیں گندی بھی لگنے لگ گئی۔۔۔

جو زبردستی آئی تھی اسے کسی نے کچھ کہا نہیں اور بیچاری ملیحہ کو سب کہے جا رہے دانش دل میں ہی سوچ کر رہ گیا اونچا بول کر اسے ایک دفع پھر اپنی شامت نہیں بلوانی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ساحر یہ گھر جتنا تمھارا ہے اس سے کہیں زیادہ ملیحہ کا ہے اب کبھی بھی میں تمھارے منہ سے یہ سب نہ سنوں ریحان نے ساحر کو اچھی خاصی جھاڑ پلائی۔۔۔۔۔۔

جسے سن کر دانش کے دل کو سکون مل گیا آخر کو ملیحہ نے انجانے میں ہی سہی لیکن اس کا بدلہ جو لے لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ یہ مجھے کہہ رہی تھی تم آج کمرے میں نہیں سو سکتے اس لیے میں نے اسے بس اتنا ہی کہا تھا جتنا وہ کمرہ تمھارا ہے اتنا ہی میرا بھی ہے اس لیے میں تو کمرے میں ہی سوؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہوا ہم یہاں بچوں کو سمجھانے کے لیے بیٹھے ہیں اور تم لوگ آپس میں ہی جھگڑنے بیٹھ گئے ہو،،، ریحان نے دانش کو منہ کھولتا دیکھ وہیں چپ کروا دیا جو کہ اب ساحر کو کچھ کہنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

میں بھی سوچوں احرار نے جھوٹ بولنا کس سے سیکھا ہے اپنی اس جھوٹی ماں سے ہی سیکھا ہے ساحر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا جبکہ وہ تھوڑی دیر پہلے والی بات خود ہی بھول چکا تھا کہ اس نے بھی دانش کو لیکر ماہ نور سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔۔۔

سب لوگوں کو چپ ہوتا دیکھ کر وہ تینوں بھی جلدی سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور پھر سے آہستہ آہستہ چلنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

نین نے کچھ سوچتے ہوئے پھر سے احرار کو اپنے آگے کر لیا اور جب وہ پہلی سیڑھی پر پہنچے تو نین نے اسے دھکا دے دیا اور وہ دھڑام سے نیچے گرا۔۔۔۔۔۔

معاف کر دینا احرار میرے بھائی اور اپنی زبان بند رکھنا گرنے سے پہلے پیچھے سے احرار کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ کیا،، کیا تم نے پاگل عورت اگر اسے چوٹ لگ گئی تو؟؟؟ سمائرہ نے احرار کو کراہتے دیکھ اسے لتاڑا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا تم بس اپنی چونچ بند رکھو،،، اور وہ کراہ درد کی وجہ سے نہیں بلکہ میری ٹریننگ کی وجہ سے رہا ہے بھول گئی ہو تم،، نین نے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔۔

آہ میری کمر۔۔۔۔ گر گیا۔۔۔ مر گیا۔۔۔۔۔ لٹ گیا۔۔۔ برباد ہو گیا۔۔۔ آہ کوئی تو بچا لے۔۔۔۔۔

ماما، ماما اس سے پہلے کہ ملیحہ اس تک پہنچتی ریحان نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔۔۔۔۔

بڑے پاپا آرام سے مجھے چوٹ آئی ہے وہ خالص عورتوں کی طرح اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو ریحان نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ اتنے چھوٹے موٹے درد تمھیں کچھ نہیں کہتے مرد ہو تو مرد بنو۔۔۔۔۔

لیکن میں تو ابھی بچہ ہوں نہ وہ اپنا درد بھلائے جمپ کر کے سیدھا کھڑے ہوتے بولا تو نین نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور کر دیکھا

۔۔۔۔۔۔

ملیحہ جو کہ اپنے بیٹے کے لیے پریشان ہو رہی تھی اس کی ڈرامے بازی سمجھ کر اب سکون

سے واپس صوفے پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

ہم پھنس گئے کیا؟؟؟ان دونوں کو خود کو گھورتا دیکھ احرار نے معصوم شکل بنا کر پوچھا۔۔۔۔

ہاں پھنس گئے منحوس انسان بیچاری نین کا سارا پلان تم نے کیچڑ میں پھینک دیا۔۔۔

جو کسر رہتی تھی وہ سمائرہ کی زبان نے پوری کر دی نین کا دل کیا اس وقت دونوں کا گلا ہی دبا دے۔۔۔۔۔۔۔

ہوگیا تم تینوں کا تو اب میں جو کچھ بھی پوچھوں گا اس کا سچ سچ جواب دینا

۔۔۔۔۔

تم تینوں میں سے جو سچ بولے گا وہ بچ جائے گا،، ریحان نے کڑے تیوروں سے تینوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلو بتاؤ اب کلاس بنک کر کے کہاں جاتے رہے ہو تم لوگ،،،،
وہ بڑے پ۔۔ پاپا پا اس سے پہلے کہ سمائرہ اپنا منہ کھولتی سامنے بیٹھے احرار نے اسے گھور کر دیکھا جس سے وہ چپ ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ہم تو تم تینوں میں سے کوئی بھی نہیں بتائے گا۔۔۔ چلو تینوں کو ہی سزا ملے گی۔۔۔۔

وہ ڈیڈ ہم لوگ احرار کے کہنے پر درخت کے اوپر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے

نین نے ایک ہی سانس میں سب کچھ بتا ڈالا۔۔۔۔۔ جبکہ بیچارہ احرار اس جھوٹے الزام پر شاکڈ ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ تینوں سکول تو جاتے تھے لیکن نین کے کہنے پر ایک درخت کے اوپر چڑھ کر چھپ کر بیٹھ جاتے تھے ایک تو اس درخت پر آسانی سے چڑھا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔ دوسرا اس درخت کی شاخیں بھی اتنی زیادہ پھیلی ہوئی تھیں کہ وہ تینوں وہاں بیٹھے کسی کو نظر نہیں آتے تھے۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ لوگ ایک دو دفع اور جگہوں پر بھی چھپ کر بیٹھ چکے تھے لیکن پکڑے جاتے تھے اس لیے اب نین کے آئیڈیے پر عمل کر کے درخت پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔۔۔۔۔۔

اب نین نے احرار کی بکواس ایکٹنگ کی وجہ سے سارا الزام اس پر ڈال دیا تھا ـــــ

نہیں بڑے پ۔۔۔پ۔۔۔پاپاپاوہ نین جھوٹ،،،،اس سے پہلے کہ احرار اپنی بات مکمل کرتا ریحان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروا دیا۔۔۔

میں نے سب کو موقع دیا تھا اس وقت تم دونوں چپ رہے اس لیے سزا تمھیں ملے گی۔۔۔۔

کیونکہ نین نے سچ بولا ہے اس لیے اسے ہم کچھ نہیں کہیں گے بس اس کی ایک ہفتے کی پاکٹ منی بند ہو گی۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟ڈیڈ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں،،،،

ہونہہ،،،میری معصوم بچی کی ایک ہفتے کی پاکٹ منی بند کر دی اور کہہ رہے ہیں بس ماہا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

تم دونوں کی ایک مہینے کی پاکٹ منی بند ہے اور ساتھ تم لوگوں کا کھیلنا کودنا بھی بند ہے۔۔۔۔۔۔

ریحان کی بات پر نین نے مسکراتی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہے تھے۔۔۔۔

آخر صبح والا بدلہ بھی تو لینا تھا۔۔۔۔۔۔

شکر ہے میرے پیسے بچ گئے ایک مہینے کے، ریحان کی بات پر دانش نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

اپنے لیے اتنی بڑی سزا سن کر احرار نے اپنے آخری سہارے ماہا کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھا جو اس کو اس طرح محبت بڑی نظروں سے دیکھتا دیکھ کر اس پر صدقے واری جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر بچوں کی مہینے کی پاکٹ منی بند ہو گی تو آپ بھی مہینہ کمرے سے باہر سوئیں گے آپ کی بھی کمرے میں اینٹری بند،،، ماہا نے احرار کو ہگ میں

لیتے ہوئے ریحان کو گھور کر کہا بدلے میں ریحان نے بھی ماہا کو گھورا کیونکہ اب بچے ماہا کا سپورٹ ملتے ہی ریحان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے -----

یہ تم کیا کہہ رہی ہو،، سب کے ہونٹوں پر دبی ہنسی محسوس کر کے ریحان دانت پیستے ہوئے بولا-----

وہی جو آپ نے سنا،،،

میں نے کچھ نہیں سنا،،، ریحان نے اس کی بات کو ہوا میں اڑانا چاہا-----

آپ آج ماما کے روم میں نہیں سو سکتے ڈیڈ یہ بولا م--م--ماماما نے ریحان کے غصے سے گھورنے پر نین نے باقی کے الفاظ اٹک اٹک کر کہے------

کمینہ باپ پر گیا ہے کیسے معصوم شکل بنا کر کام نکلوا لیتا ہے دانش بڑ بڑایا جسکی بڑ بڑاہٹ ساحر نے بھی واضع سنی تھی۔۔۔۔۔

توں اب بچوں سے بھی جلنے لگ گیا ہے کمینے کچھ تو خدا کا خوف کر،،، ساحر نے اسے شر مندہ کرنا چاہا۔۔۔۔۔

جب بچے تیرے جیسے ہوں تو جلنا بھی بنتا ہے دانش بھی کہاں شر مندہ ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

بچے تو تم دونوں سے اپنے سنبھالے نہیں جاتے بس ایک دوسرے سے طنز کروالو ریحان نے ان دونوں کو لڑتے دیکھ طنز کیا۔۔۔۔۔

ریحان کی بات سن کر دونوں اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گئے۔۔۔۔

ماہا اب تم ان شیطانوں کی سائیڈ لیکر غلط کر رہی ہو،، ریحان نے ماہا کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

خبردار جو میرے بچوں کو شیطان کہا تو ماہا نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔۔۔۔

یار اگر ہم انہیں سمجھائیں گے نہیں تو یہ بگڑ جائیں گے۔۔۔۔۔

ہونہہ،،ان کی پاکٹ منی بند کر کے انہیں سمجھایا نہیں بلکہ اپنے پیسے بچائے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

واٹ،،اپنے اوپر اتنا بڑاالزام سن کر بیچارہ ریحان تو شاکڈ ہی رہ گیا تھا کیونکہ ساحر اور دانش کے بچوں کو پاکٹ منی دینے کے بعد وہ بچوں کو ایکسٹرا پاکٹ منی بھی دیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

برو آپ کو پتا تو ہے گرلز سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا اس لیے جانے دیں،،،ساحر نے یہ بات ملیحہ کو جلانے کے لئے کہی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا،،،پتا نہیں کب لوگ ہم معصوم لڑکیوں سے جلنا چھوڑیں گے ملیحہ نے بھی حساب برابر کیا۔۔۔۔

مجھے کیا لوان کی سائیڈ جب کل کو کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے کر آئے تو مجھے نہ کہنا،،،ریحان پیر پٹختا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

تھینک یو بڑی ماما،،،،

لو یو سوچ اس نے چٹا چٹ ماہا کے گال چوم ڈالے،،،،

اور اوپر بالکنی میں کھڑے ریحان کو دیکھ کر فلائنگ کس پاس کی،،،

یہ پڑے کہیں سے بھی آٹھ سال کے نہیں لگتے ریحان نے اس کی حرکت پر گھور کر سوچا۔۔۔۔

میں بھی کہوں ماہا ہم سب سے زیادہ چٹی کیوں ہے؟؟؟

کیوں ہے؟؟؟ ماہ نور نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اس کی ساری میل تو یہ نمونے چاٹ جاتے ہیں اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی بلکہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی کیونکہ ماہا کا ہاتھ اس کے جوتے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ملیحہ کی بات سن کر احرار نے برے برے منہ کے زاویے بنائے تھے

۔۔۔۔۔

اوئے تو یہ منہ کے ڈنگے ڈنگے زاویے بنانا بند کر میری ماما بچپن سے ہی چٹی ہیں۔۔۔۔۔

تجھے کیسے پتا،،، سمائرہ نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

کیونکہ میں اور ماما بچپن میں ساتھ کھیلتے تھے،،،اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کے لیے نین نے جھوٹ گھڑا۔۔۔۔

ہیں،،،، تم اپنی ماما کے ساتھ کھیلتی تھی تو ہماری ماما کیوں ہمارے ساتھ نہیں کھیلتی تھیں،،،احرار نے ایک بار پھر سوال کیا۔۔۔۔

کیونکہ تم دونوں چیٹر تھے چیٹنگ کرتے تھے اس لیے،،، چلو اب اپنے اپنے کمروں میں اس سے پہلے ڈیڈ پھر آجائیں۔۔۔۔

ویسے تم نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا نین،،احرار کو پھر سے اپنا دکھ یاد آگیا۔۔۔۔

تم نے تو جیسے صبح بڑا اچھا کیا تھا ٹانگ اڑا کر میرے ساتھ،، نین نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

لیکن میرا کیا قصور،،، سمائرہ کو بہت یاد کرنے پر بھی اپنا قصور یاد نہ آیا تو اسی سے پوچھ ڈالا۔۔۔۔

تمہارا قصور یہ تھا کہ تم مشکل میں مجھے اکیلا چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گئی تھی ،،،،

چلو اب ریسٹ کریں تھک گئے ہیں،،،

ہاں،،،ہاں صبح سے پتھر توڑ کر آئے ہو تھک گئے ہو گے جاؤ ریسٹ کرو ساحر جسے ملیحہ نے روم سے نکال دیا تھا وہ ہاتھ میں کشن اور کمفرٹر لیے باہر آ رہا تھا راستے میں ان کی بات سن کر جلن بھن کر کہا۔۔۔۔۔

یہ صیح ہے بیوی کا غصہ ہم معصوموں پر نکال دو،،،احرار نے بھی جل بھن کر کہا۔۔۔۔

رک تجھے میں بتاتا ہوں،،،

مجھے بتانے سے پہلے ذرا سامنے دیکھ لیں ماما وہیں کھڑی ہیں یہ نہ ہو پورے مہینے کے لیے ہی یہاں سونا پڑ جائے ساحر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ احرار نے اس کا دھیان ملیحہ کی طرف کروایا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیا چیز ہو تم،،، ساحر نے ان سب کو گھور کر کہا۔۔۔۔۔

ہم وہی چیز ہیں جو بازار میں نہیں ملتی،،، سمائرہ نے ایک ادا سے کہا۔۔۔۔۔۔

ہمیں ایسی چیزیں چاہیے بھی نہیں جو ہمیں بے گھر کر دیں اب کی بار پیچھے سے آتے دانش نے جواب دیا جو کہ خود بھی کمرے سے نکال دیا گیا تھا ۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ تو ہمیں کبھی بھی کوسنا نہیں چھوڑیں گے چلو احرار نین۔۔۔۔۔

بڑی زبان چل رہی ہے تمھاری،،، دانش نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

زبان تو چلے گی ہی اپنے ڈیڈ پر جو گئی ہے،،،

چلو بچو میں تمھیں روم میں چھوڑ آؤں ماہ نور اسے جواب دے کر بچوں کو اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔

ریحان کو لگا تھا ماہا اسے منائے گی لیکن وہ تو خود منہ پھلائے گھوم رہی تھی ۔۔۔

اب تم کیوں منہ پھلائے گھوم رہی ہو جبکہ غصہ تو مجھے ہونا چاہیے،،،،

آپ ہر وقت میرے معصوم بچوں کو ڈانٹیں اور میں غصّہ بھی نہ ہوں اس نے ہاتھوں پر لوشن لگاتے جواب دیا۔۔۔۔۔

میں انہیں ڈانٹتا نہیں ہوں بس سمجھاتا ہوں،،،

میں نہیں چاہتا آگے جا کر انہیں تم تینوں کی طرح ایک دوسرے سے دور رہنا پڑے اور تم تو اچھے سے جانتی ہو نہ وہ جدائی بڑی جان لیوا ہوتی ہے ریحان نے اسے پیچھے سے ہگ میں لیتے ہوئے سمجھایا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا ان کے ساتھ اور ویسے بھی وہ ابھی بچے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائیں گے اور پیچھے ہٹیں مجھے سونے دیں۔۔۔۔۔۔

جیسے تم سمجھ گئی ہو ویسے وہ بھی سمجھ جائیں گے ریحان نے اس کی وہی حرکتیں دیکھ کر طنز کیا اور خود بھی جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔

اوئے حرڑ،، حرڑ بات سنو نین کارٹون دیکھنے میں مگن احرار سے مخاطب ہوئی

۔۔۔۔۔

تم تمیز سے میرا نام لیا کرو احرار نام ہے میرا سمجھی یہ حرڑ حرڑ کیا ہوتا ہے اس نے منہ پھلا کر کہا۔۔۔۔

تمیز سے نام وہ بھی تمھارا ویری فنی نین نے تالی بجاتے ہوئے کہا تو احرار نے ہاتھ میں پکڑا ار موٹ نین کو دے مارا جو اس کے بازو پر لگا۔۔۔۔

آہ بغیرت کمینے مجھے کیوں مارا،، اس نے اپنا بازو مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

اور جو تم نے صبح مجھے مار پڑوانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس کا کیا،، احرار نے غصے سے گھور کر کہا تو نین نے دانتوں کی نمائش کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

وہ تو میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔۔اور ویسے بھی ایسے بڑے بڑے شہروں میں چھوٹے چھوٹے مذاق ہوتے رہتے ہیں،، نین نے پھر سے اپنے دانتوں کی نمائش کی۔۔۔۔۔

آہہہ،،اب کس نے مجھے مارا کسے تکلیف ہوئی ہے نین نے اب کی بار اپنا کندھا مسلتے ہوئے کہا اور پیچھے مڑ کر مارنے والی شخصیت کو دیکھا۔۔۔۔

ثمو منحوس تجھے کیا تکلیف ہوئی جو تو نے مجھے مارا،،،

میں تو مذاق کر رہی تھی اور ویسے بھی ایسے بڑے بڑے شہروں میں چھوٹے چھوٹے مذاق ہوتے رہتے ہیں سمائرہ نے اس کا مذاق واپس اس پر لٹایا۔۔۔۔

نین نے وہی رموٹ اٹھا کر دوبارہ سے سمائرہ کو مارنا چاہا لیکن سمائرہ بر وقت پیچھے ہو گئی اور رموٹ سیدھا جا کر دیوار میں لگنے کے ساتھ کرچی کرچی ہو گیا۔۔۔۔۔

جھوٹوں کی دکان یہ کیا، کیا سمائرہ نے رموٹ کی حالت دیکھ کر صدمے سے کہا۔۔۔۔

او تیری یہ ہم سے اس مہینے کا پندرہواں رموٹ ٹوٹا ہے اب تو پکا ڈیڈ ہمیں توڑ دیں گے احرار رونے والی شکل بنا کر بولا۔۔۔۔

صبح بھی بڑی مشکل سے بچے تھے،،،

جسٹ چل چینی۔۔۔۔ پینی آئے ہیو آ آئیڈیا؟؟ نین نے ان دونوں کو آنکھ ونک کر کے کہا۔۔۔۔۔

غلیظ عورت تم ہمیں ایسے منحوس ناموں سے نہ بلایا کرو،، سمائرہ نے اسے گھورتے ہوئے ایسے ناموں سے پکارنے سے منع کیا۔۔۔۔۔۔

چلو اب آئیڈیا بتاؤ،، اس نے وہیں زمین پر آلٹی پالٹی مار کر بیٹھتے ہوئے نین سے آئیڈیا پوچھا۔۔۔۔۔۔

تم ایک منٹ رکو میں ابھی آئی،،

لیکن جا کہاں رہی ہو،،احرار نے مشکوک نظروں سے اسے گھورتے پوچھا۔۔۔۔

ارے یار دیکھنے جا رہی ہوں باہر کوئی ہماری باتیں نہ سن رہا ہو،،،،

او کے،دونوں نے یک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔

نین جلدی سے باہر گئی۔۔۔پاس پڑا شاپر اٹھا کر ہاتھوں پر چڑھایا اور ڈسٹبین سے کچڑے والا شاپر اٹھا کر لا کر سمائرہ کی گود میں پھینک دیا ۔۔۔۔۔

لے بہن فطرانہ اور مجھے دعائیں دینا وہ جو احرار کے ساتھ کارٹون دیکھنے میں مگن ہو چکی تھی اپنی گود میں کچڑا دیکھ کر اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

نین، منحوس بغیرت کمینی، چول یہ کیا، کیا۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ایک غریب کی مدد کی اس نے ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سمائرہ اس سے بدلہ لیتی انہیں ہال میں آتا ریحان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

مر گئے یار ڈیڈ کا تو میچ دیکھنے کا ٹائم ہے اور ریموٹ ہم شہید کر چکے ہیں اب کیا کریں،،، ان سب کے چہروں پر پریشانی کے واضع تاثرات رونما ہو چکے تھے۔۔۔۔

جلدی کرو لاش کو ٹھکانے لگاؤ اور بھاگو یہاں سے،،، نین نے آئیڈیا دیا۔۔۔۔

کسی نے پوچھا تو کیا کہیں گے،،، احرار نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

کام والی اٹھا کر لے گئی یہی کہیں گے سب کو سمائرہ نے بھی اپنا بدلہ پینڈنگ پر رکھتے ہوئے آئیڈیا دیا۔۔۔۔

پھر تینوں لاش (رموٹ) کے ٹکڑے اٹھا کر وہاں سے رفو چکر ہو گئے ۔۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے نین رموٹ کے ٹکڑے ساتھ والوں کے گھر پھینک چکی تھی جو کہ دیوار کے اس پار بیٹھے کھانا کھاتے ذایان کے کھانے میں سیدھا جا کر گرے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ کس نے کیا،، چھوڑوں گا نہیں میں اسے ذایان نے اٹھ کر کھانے کی پلیٹ سائیڈ پر رکھی اور گیٹ سے باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

جہاں وہ تینوں ایک دوسرے کے کان میں گھسے کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

پکا کسی کو تنگ کرنے کا پلان ہی بنا رہے ہوں گے یہ پڑیاں اور ان کا پڑا ذایان نے اپنے کھانے کو یاد کرتے ہوئے جل بھن کر سوچا۔۔۔۔۔

پھر تینوں نے اٹھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور قہقہے لگاتے وہاں سے چل پڑے۔۔۔۔۔

پکا کسی کو تنگ کرنے جا رہے ہیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں اگر کوئی شرارت کرنے لگیں گے تو ریحان انکل کو جلدی سے بلا لاؤں گا ان سے بدلہ بھی تو لینا ہے۔۔۔۔

سامنے سے لیا تو ان کا تو کچھ نہیں جانا الٹا میرا دماغ خراب ہو جانا ہے وہ بھی دماغ میں تانے بانے بھنتا ان کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔

یہ لوگ سعد انکل کے بھینسوں بکریوں والے باڑے میں کیا کر رہے ہیں،،،ان نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

پکا چوری کرنے آئے ہیں ان چوروں سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی ہے،،،

جلدی سے جاتا ہوں اور ریحان انکل کو بلا کر لاتا ہوں پھر ان کی جو چھترول ہو گی وہ پڑنے سے بھی زیادہ مزے دار ہو گی۔۔۔۔۔

ذایان نے وہیں سے ہی ان کے گھر کی طرف دوڑ لگا دی تا کہ ٹائم سے ریحان کو بلا کر لا سکے۔۔۔۔۔

اوئے بکرے،، تیرے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا جو یوں بیچاری بکری کو ڈیڈے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے،،، احرار نے سامنے کھڑے ایک بکرے کو دوسری بکری کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

،،،،،

واہ بھئی واہ بچے میں غیرت ہے،،، بکرا جو کہ اب دوسری سائیڈ پر منہ کر کے بیٹھ چکا تھا ان تینوں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا،،،

اف یار یہاں سمیل کتنی ہے نین نے ناک کے آگے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

،،،،

واؤ یار بیوٹیفل،، نین بکری کے بچے کو دیکھ کر بولی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی،،،،

احرار اور سمائرہ نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاس پڑے گوبر کے ڈھیر پر اسے دھکہ دے دیا،،،

آہہ بغیرتو یہ کیا، کیا،، وہ اپنے سر سے گوبر صاف کرتے انہیں گھور کر بولی

،،،،

تم منحوسوں کو تو میں بعد میں دیکھوں گی فلحال مجھے یہ بچہ پکڑنا ہے نین نے ہاتھ پر لگا ہوا گوبر ان کے اوپر چھڑکا اور بکری کے بچے کے پیچھے دوڑ لگا دی

،،،،،

جاہل عورت،، سمائرہ نے اپنے ڈریس پر گوبر کے چھینٹے دیکھتے ہوئے کہا،،،،

یہ پاگل عورت اس کے پیچھے کیوں بھاگ رہی ہے بڑے پاپا کو پتا چل گیا تو خیر نہیں،،،،

چلو اسے روکتے ہیں وہ دونوں بھی اس کے پیچھے بھاگ گئے،،

اب منظر یوں تھا کہ سب سے آگے بکری کا بچہ تھا اس کے پیچھے نین اور نین کے پیچھے وہ دونوں جو بھاگنے کے ساتھ ساتھ اسے کوس بھی رہے تھے ،،،،

بھاگتے بھاگتے وہ لوگ ساتھ والوں کے باڑے میں پہنچ گئے جہاں اور بھی زیادہ تعداد میں بکریاں باندھی گئی تھیں،،،،

اوئے تم لوگ کون ہو اور ادھر کیا کر رہے ہو وہاں کھڑے بزرگ نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا،،،

ہم اپنے بچے کو واپس لینے آئے ہیں وہ بھاگتا ہوا یہاں آگیا ہے،، تینوں نے اکڑتے ہوئے کہا،،،

ابے او، کونسا بچہ تم لوگ تو ابھی خود بچے ہو تو کونسا بچہ لینے آئے ہو،،،

کتے کا بچہ،،، احرار نے ان دونوں کو بزرگ کی طرف اشارہ کر کے متوجہ کروایا،،،

تم لوگوں کی اتنی ہمت تم نے مجھے گالی دی اس بزرگ نے غصے سے ان تینوں کی طرف دیکھا،،،

ہم نے تمھیں کب گالی دی،، سمائرہ نے ایک آئیبر واچکا کر اس کی طرف دیکھا،،،،

ابھی تم نے مجھے کتے کا بچہ کہا،،،اس بزرگ نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا،،،

ہم نے تو کتے کے بچے کو کتے کا بچہ بولا ہے،،، نین نے پھر اس بزرگ کو گھورتے ہوئے کہا،،،

تم نے پھر گالی دی،،، بزرگ پاس پڑا ڈنڈا اٹھاتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے انہیں گھورتے ہوئے بولا،،،

کتے کے بچے کو کتے کا بچہ نہیں بولیں گے تو اور کیا بولیں گے احرار نے پھر اس بزرگ سے پوچھا،،،

احرار سمائرہ تم لوگ کتے کے بچے کو پکڑو میں اپنے بچے کو پکڑتی ہوں،،،

ارے او کمبختو اب تم مجھے پکڑو گے،، بزرگ ڈنڈا ان کے آگے کرتے ہوئے بولا،،

کتے کے بچے کو پکڑیں گے اور آپ ہمیں روک نہیں سکتے،، کہتے ساتھ ہی دونوں بزرگ کے پیچھے زمین پر زبان باہر نکالے بیٹھے پپی کی طرف بڑھ گئے،،،

تم لوگ اسے کتے کا بچہ بول رہے تھے،،، وہ بزرگ صدمے سے بولا،،،

ہاں تو آپ کو کیا لگا ہم آپ کو بول رہے ہیں ان دونوں نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا،،،

احرار تم پکڑو میں نہیں پکڑ رہی،، سمائرہ نے کھڑے ہوتے ہاتھ اونچے کرتے کہا،،،

کیوں؟؟ فوراً سے پوچھا گیا،،،

اس نے مجھے کاٹ لیا تو چودہ ٹیکے لگوانے پڑیں گے،،،

تو میں کیوں پکڑوں مجھے کاٹا تو مجھے بھی تو لگوانے پڑیں گے،،،

تم مرد ہو بی بریو،،، وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی،،،

میں کوئی مرد ورد نہیں ہوں ایک چھوٹا سا معصوم سا بچہ ہوں وہ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا،،،،

مجھے پتا ہے تم بڑے ہو کر بھی ڈرپوک مرد ہی بنو گے،،،

مجھے تو شک ہے کہیں بیوی سے مار بھی نہ کھایا کرو،،، سمائرہ اس کی طرف سائیڈ سمائل پاس کرتے ہوئے بولی،،،،

اب تمھیں کیا لگتا ہے تمھارے بابا تمھاری ماما سے مار کھاتے ہیں تو میں بھی کھاؤں گا احرار نے جتاتے ہوئے کہا،،،

تمھارے بابا تو جیسے مار کھاتے ہی نہیں ہیں بھول گئے ہوا بھی پرسوں ہی دھکے مار کر تمھاری ماما نے روم سے باہر نکالا تھا نہیں،،،،

روم سے باہر تو تمھارے بابا بھی تھے حاضر جواب دیا گیا،،

ہاں وہ تو اپنے بھائی کی محبت میں باہر تھے،، سمائرہ نے گردن اکڑا کر کہا،،

پاس کھڑے بزرگ سے ان کی گوہر افشانیاں سن کر ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا،،،

وہ جو کب سے کھڑے سوچ رہے تھے یہ بچے آخر کس پر گئے ہوں گے اب انہیں اچھے سے سمجھ آ گئی تھی کہ افلاطون ماں باپ کی افلاطون اولادیں ہیں،،،

چلو دفع کرو ان سب کو وہ دیکھو نین نے اپنا بچہ پکڑ لیا ہے اب وہ ہم سے کتے کے بچے کا پوچھے گی ہم اسے کیا کہیں گے،،،

کہہ دیں گے اس کے ماں باپ آئے تھے لے گئے یا کہہ دیں گے اپنی معشوقہ کے ساتھ بھاگ گیا سمائرہ نے آئیڈیا دیا،،

ڈن کرو،احرار نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی،،،

میں نے اپنا بچہ پکڑ لیا تم دونوں کا کدھر ہے،، نین نے بکری کے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا،،

واٹ ہمارا بچہ دونوں نے یک زبان ہو کر شاکڈ کی سی کیفیت میں کہا،،،

ہاں،،اس نے دوبارہ سے مسکراتے ہوئے بکری کے بچے کے کان کھینچ کر انہیں جواب دیا،،،

نین تمھارا دماغ خراب ہے وہ کتے کا بچہ ہے ہمارا انہیں سمائرہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر چپٹ رسید کی،،،

میں نے کب کہا تم لوگوں کا ہے؟؟؟ نین جو کہ بکری کے بچے کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا،،،

ابھی جو بکواس کر رہی تھی وہ کیا تھا،،احرار نے اس کے پاؤں پر پاس پڑا پتھر مارتے ہوئے کہا،،،

ہڑہڑ،، پھڑ، پھڑ تیری طرف بڑے حساب باقی ہیں میرے تو بس ایک دفع گھر جانے دے،،،

یہ آپ کا بچہ تھا بزرگ نے ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ میں بکری کے بچے کو پکڑا دیکھ یقین دہانی چاہی،،،

جی پیارے والے انکل یہی میری بچہ ہے،، نین نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بتایا،،،

وہ بزرگ تو اس کے پیارے والے انکل کہنے پر ہی صدقے واری جا رہا تھا

،،،،

بیٹا آپ کو پکا یقین ہے یہ آپ کا ہی بچہ ہے بزرگ نے ایک بار پھر سے پوچھا،،،

پکا،، اب کی بار بزرگ نے پھر سے وہی سوال پوچھا تو احرار نے گھور کر اس بزرگ کو دیکھا،،،

نہیں پڑوسیوں کا بچہ بھاگ آیا تھا اس کے پیچھے پیچھے خجل ہو رہے ہیں ہم کب سے آفکورس ہمارا ہی بچہ ہے....

ان کی اتنی یقین دہانی پر بزرگ عش عش کر اٹھا تھا،،،

وہ لوگ کتنی آسانی سے اس کے سامنے موجود اس کی بکری کے بچے کو اپنا بتا رہے تھے،،،،

آپ اسے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہیں؟؟؟

بزرگ نے پیار سے اس سے پوچھا جس پر اس نے زور و شور سے اپنے سر کو ہاں میں ہلایا،،،

ٹھیک ہے لے جاؤ پھر،، بزرگ نے انہیں بچہ اپنے ساتھ لے کر جانے کی اجازت دے دی،،

سائیں ہم آپ کے لیے لنچ لے کر آئے ہیں کر لیں،،اس بزرگ کی بیوی نے کھانے پینے کا سامان چارپائی پر رکھتے ہوئے اپنے شوہر سے کہا،،،

سائیں یہ بچے کون ہیں ؟؟اس عورت نے اپنے شوہر کے تھوڑا قریب جا کر پوچھا،،

پتا نہیں ,،،یہیں کہیں پاس سے اس بچے کے پیچھے پیچھے آئے ہیں اور اسے اپنا کہہ رہے ہیں۔۔۔ بزرگ نے مسکراتے ہوئے اپنی بیوی کو بتایا۔۔۔

لیکن یہ تو ہمارا ہے نہ ؟؟اس بزرگ کی بیوی نے کہا،،

ہمارے پاس اللہ کی بہت دین ہے اگر یہ ایک میمنہ ان بچوں کو دے بھی دیں گے تو کوئی فرق نہیں آجائے گا،،،

تم دیکھ نہیں رہی ہو وہ بچے اس میمنے کے ساتھ کتنا خوش ہیں اس بزرگ نے اپنی بیوی کا دھیان ان بچوں کی طرف کروایا جو اس بچے کے ساتھ بہت خوش نظر آرہے تھے،،،،

ٹومی کدھر ہے میں اس کے لیے بھی کھانا لیکر آئی تھی اس عورت نے ارد گرد پپی کو دیکھتے ہوئے پوچھا،،،

ان شیطانوں کو دیکھ کر بھاگ گیا بتاتے ساتھ ہی اس بزرگ نے زوردار قہقہہ لگایا اور پھر اسے تھوڑی دیر پہلے کی ساری سٹوری بتائی جسے سن کر وہ بھی ہنس ہنس کر پاگل ہو گئیں۔۔۔۔

ریحان جو کہ ذایان کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ چکا تھا اب بچوں کو وہاں نہ دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

ذایان تم تو کہہ رہے تھے وہ لوگ یہاں آئے ہیں لیکن یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے،،،،

کہیں تم نے مجھ سے جھوٹ تو نہیں بولا،،،ریحان نے مشکوک نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

نہیں انکل بریانی کی قسم وہ لوگ یہیں آئے تھے،ذایان نے جلدی سے جواب دیا۔۔۔۔

ریحان بھی جانتا تھا ذایان بریانی کی جھوٹی قسم نہیں کھائے گا اس لیے وہ انہیں ارد گرد ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔

نین، سمائرہ، احرار کدھر ہو تم لوگ،،، ریحان اب انہیں ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ مسلسل آوازیں بھی دے رہا تھا۔۔۔۔

انکل تھوڑا آگے جا کر دیکھتے ہیں ذایان نے مشورہ دیا تو وہ اس کی بات پر عمل کرتا اسے لے کر تھوڑا آگے چلا گیا۔۔۔

بیٹا یہ بھوکا ہے اسے کچھ کھلا تو لو،، بزرگ کو بکری کے بچے پر ترس آیا تو ان تینوں کو مشورہ دیا۔۔۔

پیارے والے انکل ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے پھر ہم اسے کیا کھلائیں اس نے میمنے کے سر کو سہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

پیارے والے انکل آپ جو گھاس کھا رہے ہیں وہ ہمارے بچے کو بھی دے دیں وہ بھی یہ کھا لے گا،،،احرار کی بات پر بیچارے بزرگ کو اچھو ہی لگ گیا۔۔۔

وہ ساگ کو گھاس کہہ رہا تھا،،بیٹا یہ تو سبزی ہے،،،

نہیں انکل یہ گھاس ہی ہے مجھے پتا ہے،،،احرار نے پھر اپنی منطق میں جواب دیا۔۔

نہیں بیٹا یہ سبزی ہے اسے ساگ کہتے ہیں،،اب کی بار بزرگ کی بیوی نے سمجھایا،،،

نہیں آنٹی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے،،،احرار کے بار بار ایک ہی جواب پر اس بیچاری عورت کا دل کیا اپنا سر کہیں دیوا میں جا کر مار لے،،،

لگتا ہے انکل نے بھی میرے بابا کی طرح اپنی بیوی سے مار کھائی ہے اور آنٹی نے غصے میں آکر انہیں سالن کی بجائے گھاس دے دیا ہے احرار نے افسوس اور ہمدردی کے ملے جلے تاثرات سے کہا اس کی بات سن کر بزرگ کا پورے کا پورے منہ کھل گیا۔۔۔۔

جبکہ تھوڑے فاصلے پر کھڑے اس کی گوہر افشانیاں سنتے ریحان کا دل کیا اس کو اٹھا کر دیوار میں ہی پٹک ڈالے،،،

کیسے ان کی اولادیں باہر جا کر انہیں زلیل کروا رہی تھیں۔۔۔۔

ب۔۔ب۔۔ بڑ۔۔ بڑے پاپا احرار نے تھوک نگلتے خود کو گھورتے ہوئے ریحان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے رہو ڈیڈ یہاں کیسے ہونگے،،، وہ تو کہیں گھر بیٹھے ماما کو منا رہے ہونگے نین جو کہ میمنے کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی اپنے سامنے کھڑے ریحان کو نہ دیکھ پائی اور جو منہ میں آیا بولتی گئی۔۔۔۔

شٹ اپ نین،، ریحان کے غصے سے کہنے پر وہ اپنی جگہ پر اچھل کر رہ گئی ۔۔۔۔۔

ریحان بیچارہ ان شوہر بیوی کے چہروں پر دبی دبی سی مسکراہٹ دیکھ کر شرمندہ ہو کر رہ گیا ان کی اولادیں کہیں پر بھی انہیں شرمندہ کروانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں۔۔۔۔

چھوڑو اس میمنے کو اور چلو تم سب میرے ساتھ گھر،،

گھر جا کر میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں۔۔۔۔

تو نیڈ وہ کتے کا بچہ تو اپنی معشوقہ کے ساتھ بھاگ گیا لیکن اس بکری کے بچے کو ہم کہیں نہیں جانے دیں گے۔۔۔۔

یہ بھی ہمارے ساتھ گھر جائے گا اور ہمارے ساتھ رہے گا۔۔۔۔۔

اس بیچارے کو بھوک بھی لگ رہی ہو گی آپ جلدی سے پزا، برگر کا بھی آرڈر دے دیں۔۔۔۔۔

کیا نمونہ پیدا کیا ہے تم نے ماہا،، اپنی بیٹی کی باتیں سن کر بیچارہ سوچ کر رہ گیا

نہیں یہ ہمارے ساتھ نہیں جائے گا یہ جن کا ہے انہیں واپس کریں ریحان کی بات پر جہاں بزرگ کے چہرے پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی وہیں وہ تینوں گڑ بڑا کر رہ گئے-----

انکل جھوٹ بول رہے ہیں یہ لوگ ان لوگوں نے یہ چوری کیا ہے----
ویسے بھی یہ لوگ تو ہیں ہی پیدائشی چور،،،

بچپن میں ہم نے تمھارا کھوتا چوری کیا تھا جو پیدائشی چور ہیں،،، سمائرہ نے اس کی بات کاٹ کر جواب دیا-----

تمھاری شکل پر ہی چور لکھا ہوا ہے ذایان کہاں پیچھے رہنے والا تھا،،،

تمھاری تو شکل کیا پیٹ پر بھی پیٹو لکھا ہوا ہے وہ اس کے پیٹ پر مکہ مارتے ہوئے بولی،،

اپنے گھر سے کھاتا ہوں تمھارے گھر سے نہیں کھاتا،،،

تمھیں اپنے گھر سے دے کر ہم نے اپنے گھر پر فاقے نہیں پڑوانے،،،
سمائرہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

شاباش میری شیرنی،،،احرار نے سلیوٹ کر کے اسے داد دی،،،

شیرنی نہیں چورنی لفظ درست کرلو،،اس نے ناک پھلائے جواب

دیا۔۔۔

ہاں ہوں چورنی جاؤ جو کرنا کرلو،، تمھارے گھر سے میں نے کب چوری

کی ہے جو بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔

بھول گئی ہو میری چاکلیٹ کھینچ کر بھاگی تھی،،،ذایان نے اسے اس کی

چوری یاد دلوائی۔۔۔۔

ہاں تو وہ تو گلی سے کھینچ کر بھاگی تھی کونسا تمھارے گھر سے کھینچ کر بھاگی

تھی،،،سمائرہ بیچاری اسے گھورتی رہ گئی لیکن وہ تو ریحان کے سامنے اس کا

بھانڈا پھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

گھر چل کر اس کمینے کی زبان کاٹیں گے پہلے جو ہمیشہ غلط ٹائم پر کھلتی ہے
ذایان کو مسکراتا دیکھ سمائرہ نے نین کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

چھوڑو اس بچے کو اور گھر چلو تم لوگوں کی طبیعت تو میں سیٹ کرتا ہوں آج
،،،،

نو ڈیڈا گر یہ گھر نہیں جائے گا تو میں بھی نہیں جاؤں گی،، وہ ضدی
ہوئی۔۔۔

نین تمھیں کتنی دفع کہا ہے ضد نہیں کرتے،، ریحان نے اسے پیار سے
سمجھانا چاہا۔۔۔۔

نو ڈیڈ میرا بچہ میرے ساتھ ہی جائے گا،،

دیکھیں تو سہی کتنا پیارا اور کیوٹ ہے۔۔۔۔

لے جائیں بیٹا ساتھ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

لیکن یہ تو آپ کا ہے؟؟؟

کوئی بات نہیں یہ بھی ہمارے بچوں جیسے ہیں ہم نے اپنے بچوں کو دیا ہے۔۔۔۔

میں آپ کو اس کی قیمت دے دیتا ہوں اس نے اپنی پاکٹ سے والٹ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں بیٹا،،،ان بچوں کے چہرے پر اس میمنے کو لے کر جو مسکراہٹ ہے اس کی قیمت اس میمنے سے بھی کہیں زیادہ ہے۔۔۔۔۔مجھے میری قیمت وصول ہو گئی ہے۔۔۔۔۔کچھ چیزیں بغیر قیمت کے بھی ہوتی ہیں۔۔۔ ضروری نہیں ہے ہر چیز کی قیمت ہی لگائی جائے۔۔۔۔۔

چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہمیں جہاں کہیں سے بھی ملیں وصول کر لینا چاہیے بغیر کسی خود غرضی، مفاد اور قیمت کے۔۔۔۔۔

اس بزرگ کی بات پر ریحان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ اس بزرگ سے مل کر انہیں خدا حافظ کہتا بچوں کو ساتھ لیکر گھر کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔

ریحان جب ان سب کو لے کر گھر پہنچا تو باقی سب وہیں ہال میں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

کہاں گئے تھے یہ لوگ؟؟؟
اور ان کے ہاتھ میں یہ میمنہ کیا کر رہا ہے؟؟؟ ماہا نے ایک ہی سانس میں سوال کر ڈالے۔۔۔

ڈیڈ آپ آج نہائے نہیں ہیں کیا؟؟؟؟ احرار نے پاس بیٹھے ساحر سے پوچھا۔۔۔

کیوں؟؟؟ ساحر نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ کے پاس سے سمیل آ رہی ہے،،،اس نے پاس بیٹھی ملیحہ کا دوپٹہ ناک پر رکھتے ہوئے اپنے ڈیڈ سے پوچھا۔۔۔۔

گوبر میں خود منہ مار کر آ رہے ہو اور سمیل ڈیڈ سے آ رہی ہے ساحر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر کے گھورا۔۔۔۔

گوبر میں تو نین نے منہ مارا تھا،،سمائرہ نے نین کو سائل پاس کی۔۔۔۔

میں نے کب مارا۔۔۔تم دونوں نے مجھے دھکا دیا تھا۔۔۔۔

یہ کہاں سے اٹھا لائے ہو،،،ماہا نے ان تینوں سے پوچھا۔۔۔۔

ایک پیارے انکل نے گفٹ دیا ہے نین نے مسکرا کر بتایا۔۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں یہ لوگ چوری کیا ہے انہوں نے،،،،ذایان جو کہ ان کے ساتھ ان کے گھر ہی آ گیا تھا جلے پر نمک چھڑکنے والا کام کرنے لگا -----

تم یہاں کیا کر رہے ہو نکلو اپنے گھر ہمارا صوفہ توڑنا ہے کیا،،، سمائرہ نے بھی بدلہ لیا-----

تمیز سے بات کرو سیم یہ کیا بدتمیزی ہے دانش نے اسے سمجھایا-----

دانش کی بات سن کر وہ اور زیادہ پھیل کر صوفے پر بیٹھ گیا-----

ریحان نے شروع سے لیکر آخر تک انہیں ساری سٹوری سناڈالی کیسے میمنے کے پیچھے وہاں تک گئے کیسے وہاں جاکر اپنے ماں باپ کے بھانڈے پھوڑ رہے تھے کیسے ریحان وہاں پہنچا اور انہیں یہاں لیکر آیا۔۔۔۔

قصور تم لوگوں کا ہی ہے نہ لڑا کرو بچوں کے سامنے ماہا نے پھر سے بچوں کی سائیڈلی۔۔۔۔۔

سنبھالو تم اپنے بچے اور یہ جو یہ لوگ بچہ لے کر آئے ہیں اسے ریحان غصے سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

جاؤ ملیحہ بچوں کو نہلا کر آؤ دانش تم اس بچے کو باہر لے جاکر باندھ دو اور ماہ نور تم میرے ساتھ کچن میں چلو۔۔۔۔۔۔

ماہا سب کو ان کے کام بتا کر خود بھی اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

ذایان بھی معاملہ ٹھنڈا پڑتا دیکھ وہاں سے اٹھ کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ رموٹ کدھر گیا؟؟؟ ساحر نے کافی دیر رموٹ ڈھونڈا جب نہیں ملا تو اونچی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔

لو جی پھر پے گیا پھڈا،، تینوں نے ایک ساتھ ماتھا پیٹا۔۔۔۔۔۔
پتا نہیں ڈیڈ کام والی کا بچہ آیا تھا اس کے ساتھ وہ لے گیا ہو گا احرار نے اپنے ڈیڈ کو بتایا۔۔۔۔۔

کام والی کا بیٹا لے گیا مطلب ان تینوں نے شہید کر دیا چل بیٹا ساحر موبائل پر ہی کام چلا لے۔۔۔۔۔

یہ تینوں تو سدھرنے والے نہیں ہیں تم ہی صبر و تحمل سے کام لو۔۔۔۔۔

وہ دیکھو آ گئے ٹاپر،،، انہیں کلاس میں اینٹر ہوتا دیکھ ذایان نے ان تینوں کا مذاق اڑایا۔۔۔۔

الحمد للہ نیچے سے اوپر بھی قسمت والے ہی ٹاپ کرتے ہیں اور تم لوگ تو ہو ہی بدنصیب ان کی بات سن کر پوری کلاس قہقہہ لگا اٹھی جبکہ وہ بیچارہ اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

یار میں تھک گئی میں تو سونے لگی نین نے جمائی روکتے ہوئے ان دونوں کو کہااور خود بینچ پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

ذونی تمھارے بال کتنے خوبصورت ہیں احرار نے اس کے بالوں کی لت جس کے اوپر جوں چل رہی تھی اسے پکڑتے ہوئے اس کی تعریف کی ساتھ ہی اس کے بالوں سے جوں نکال لی اور سوئی ہوئی نین کے سر میں ڈال دی۔۔۔۔۔

میرے بالوں میں جو آئے،،

آ کے پھنس جائے،،،

ماما کو کہو،،

ذرا کنگھی مار کے اسے بھگائے،،،

نین مسلسل سر میں کنگھی کروانے کے ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہی تھی،،،

توں جوں ہے میری،،،

تجھے مارتا کوئی اور ہے،،،

اس نے مسلسل ماہا کو سر میں کنگھی کرتے دیکھ پھر سے بے سری آواز میں گانا سٹارٹ کر دیا،،

آہہہ،،، ظالم ماما مار کیوں رہی ہیں اس کی مسلسل چلتی زبان کے پیش نظر ماہا نے اس کی کمر میں ایک چپٹ رسید کی تھی جس سے وہ کراہ کر رہ گئی تھی جبکہ پاس بیٹھی ملیحہ اور ماہ نور اس کی گوہر افشانی سن کر مسکرا رہی تھیں

احرار کمینے مجھے ایک دفع ماما کے چنگل سے نکلنے دے پھر تجھے بتاتی ہوں،،،،

احرار جس نے کلاس کی لڑکی کے سر سے جوں نکال کر نین کے سر میں ڈال دی تھی اور اب اس کی درگت بنتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا نین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور کر دھمکایا۔۔۔۔

نین کے سر میں ایک سے زیادہ جوئیں دیکھ کر احرار نے خود ہی اپنی پول کھول دی تھی کہ اس نے تو ایک جوں ڈالی تھی یہ زیادہ کہاں سے آگئیں

۔۔۔۔۔۔

تینوں باہر گارڈن میں جھولے پر بیٹھے جھولا جھول رہے تھے تب ہی نین کے شرارتی دماغ میں آئیڈیا آیا۔۔۔۔

ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں چمک بھی ابھر آئی۔۔۔۔

اوئے احرار بات سن،،، نین اپنے جھولے سے اتر کر احرار کے پاس گئی اور پکڑ کر اس کے جھولے کو روکا۔۔۔

کیا ہے؟؟؟ اپنا جھولا رکتا دیکھ وہ کھا جانے والے انداز میں بولا۔۔۔

تمیز سے بات کرو تم سے بڑی ہوں،،، نین نے روب جھاڑنا ضروری سمجھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر سکول میں، محلے میں بلکے ہر جگہ تمھیں آپی کہا کروں گا وہ کونسا اس سے کم تھا جھٹ سے بولا۔۔۔۔

خبردار تم نے مجھے کسی کے سامنے آپی کہا تو تمھارے سارے کے سارے دانت توڑ دوں گی،،، وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

دانت بیشک سارے توڑ دینا لیکن عقل داڑھ رہنے دینا،، وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔

چل دفع ہو اب چپ ہو کر میری بات سن،، نین نے گھور کر اسے چپ کروایا۔۔۔۔

یہ تم دونوں آپس میں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو مجھے بھی بتاؤ،، سمائرہ نے وہیں جھولے پر بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی۔۔۔۔

کچھ نہیں میں احرار کو تھوڑی تمیز سکھا رہی تھی تم دھیان سے جھولے لو ہڈی پسلی نہ تڑوا لینا،، نین جلدی سے سنبھلتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے تو نہیں لگ رہا،، سمائرہ نے مشکوک نظروں سے ان دونوں کے چہروں کی طرف دیکھا۔۔۔

نہیں تو نہ سہی آجاؤ تم بھی۔۔۔ تمھیں بھی تمیز سکھاؤں،،، وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہیں تھینکس میرے اندر پہلے ہی تمیز کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تم اسے ہی سیکھاؤ وہ منہ کے زاویے بناتے ہوئے بولی اور دوبارا اسے جھولے لینے میں مگن ہو گئی۔۔۔۔

احرار کیوں نہ کوئی ایڈوینچر ہو جائے،، وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کے لیے تو ہمیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر جانا پڑے گا،، وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہمارا گھر کونسا پہاڑوں کی چوٹیوں سے کم ہے ویسے بھی ہمیں سمائرہ کی ماہ نور خالہ سے چھترول کروانی ہے۔۔۔

وہ اپنی طرف دیکھتی سمائرہ کو سمائل پاس کرتے احرار سے مخاطب ہوئی

وہ کیسے ؟؟احرار نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

تم بس دیکھتے جاؤ،،، وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔۔۔۔

تم ایک منٹ رکو میں ابھی آئی،، وہ احرار کو وہیں رکنے کا بول کر جلدی سے اندر کی طرف بھاگی۔۔۔۔

جب واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کافی ساری چاکلیٹس تھیں۔۔۔۔۔

یہ تم میرے لیے لے کر آئی ہو وہ جمپ لگا کر جھولے سے نیچے اترتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرتے بولا۔۔۔۔۔

نہیں ایڈوینچر کے لیے،،،اس نے احرار کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

واؤ چاکلیٹس، یہ تم دونوں مجھ سے چھپ کر کھانے والے تھے سمائرہ نے پہلے چاکلیٹس پھر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نہیں یہ تو میں تمھارے لیے ہی لے کر آئی تھی اس احرار بھو کے لیے تھوڑی نہ،،، نین نے جلدی سے ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے اس سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر دو مجھے،،، سمائرہ نے اس کے ہاتھ سے چاکلیٹس پکڑنی چاہی لیکن نین نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔۔۔

ایسے نہیں؟؟؟ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

تو پھر کیسے سمائرہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

پہلے ایک کام کرنا پڑے گا،، نین نے کہا۔۔۔

کیسا کام؟؟؟ جھٹ سے پوچھا گیا۔۔۔

رہنے دو نین اس سے وہ کام نہیں ہو گا تم یہ چاکلیٹس مجھے دے دو۔۔۔

میں وہ کام جھٹ سے کر دوں گا پھر ساری چاکلیٹس میری،،،احرار نے چاکلیٹس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھیں کس نے کہا وہ کام مجھ سے نہیں ہو گا وہ جلدی سے چاکلیٹس اور احرار کے درمیان میں آئی۔۔۔۔

بتاؤ نین وہ کام میں ہی کروں گی اور یہ ساری چاکلیٹس بھی میری،،،وہ اتنی ساری چاکلیٹس دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔۔

تم سامنے وہ لائن میں ہمسایوں کے گھر جاتی ہوئی چیونٹیاں دیکھ رہی ہو ۔۔۔۔نین نے اس کا دھیان ذایان کے گھر کی دیوار پر چلتی ہوئی چیونٹیوں کی طرف کروایا۔۔۔۔

ہاں تو؟؟؟اس نے ابھی بھی نظریں چیونٹیوں پر جمائے اس سے پوچھا ۔۔۔۔

تمھیں وہ چیونٹیاں ماہ نور خالہ کے کمرے میں اکھٹی کرنی ہیں۔۔۔۔

لیکن یہ سب کیسے ہو گا؟؟؟اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں نے کہا تھا نہ نین اس سے نہیں ہو گا تم وہ چاکلیٹس مجھے دے دو میں کرتا ہوں یہ کام جلدی سے۔۔۔۔

احرار نے اسے پیچھے ہٹتا دیکھ جلدی سے بیچ میں اپنی ٹانگ اڑائی۔۔۔۔

تم چپ کرو احرار،،،ایسا کوئی کام نہیں ہے جو ہماری سمائرہ نہ کرسکے

اس نے سمائرہ کو مسکا لگایا جس کا اچھا خاصہ اس پر اثر بھی ہوا تھا-----

سمائرہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے تمھیں پتا تو ہے چیونٹیاں میٹھے کی بھوکی ہوتی ہیں-----

تمھیں گارڈن سے لے کر ماہ نور خالہ کے کمرے تک ان چاکلیٹس کے پھول بچھاتے جانا ہے----

ساری چیونٹیاں خود بخود ہی ان چاکلیٹس کے پھولوں پر چلتی ہوئی کمرے تک آجائیں گی-----

وہیں پر تمہارا کام ختم ہے،،، نین نے جھٹ سے اسے ساری پلاننگ بتائی

نین کے دماغ کی تو داد دینی پڑے گی ویسے،،،احرار نے دل ہی دل میں سوچا

ہاں تم سہی کہہ رہی ہو یہ ساری چاکلیٹس مجھے دے دو میں کرتی ہوں کام مکمل-----

سمائرہ نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سات چاکلیٹس اس سے پکڑ لیں-----

دیکھو سمائرہ یہ کتنی ساری چاکلیٹس ہیں ایک مجھے بھی دے دو،،، احرار نے بھوکا پن دکھایا۔۔۔۔

تم یہاں سے دفع ہو جاؤ پہلی فرصت میں کچھ بھی نہیں ملے گا تمھیں،،، سمائرہ نے غصے سے اسے وہاں سے جانے کو کہا۔۔۔

وہ بھی یہی چاہتا تھا سمائرہ اسے یہاں سے جانے کا بول دے اس لیے مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

سمائرہ میں بھی ذرا اپنے بچے کو دیکھ آؤں بھوکا ہے یا کچھ کھایا پیا بھی ہے،،، نین نے بھی وہاں سے جانے کے لئے بہانا بنایا۔۔۔۔

نین اگر ماما کو پتا چل گیا تو ماریں گی،،، سمائرہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بھی تو یہی چاہتی ہوں،،، نین دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔۔۔

ارے یار کچھ نہیں ہوتا تم اتنا ڈرو نہیں،، خالہ کچھ نہیں کہتیں کہا بھی تو نانا ابو تو ہیں ہی۔۔۔۔۔

اب میں چلتی ہوں جا کر بکری کے بچے کو دیکھ آؤں اکیلا بور نہ ہو رہا ہو،،، وہ اسے حوصلے دیتی جلدی سے وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔۔۔۔

اور پیچھے سے وہ اپنے کام میں مگن ہو گئی۔۔۔۔۔

اس نے باہر گارڈن سے لے کر روم تک چاکلیٹس پھیلا رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

ان چاکلیٹس کے پیچھے پیچھے چیونٹیوں کا ہجوم بھی اکھٹا ہوتا اس کے کمرے تک آ پہنچا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو اپنے ہی دھیان میں روم میں آئی تھی آکر چیونٹیوں کے اوپر کھڑی ہو گئی پتا تو تب چلا جب انہوں نے اسے کاٹنا سٹارٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے کیا چیز مجھے کاٹ رہی ہے اس نے نیچے کی طرف منہ کر کے دیکھا تو وہاں چیونٹیاں ہی چیونٹیاں تھی۔۔۔۔۔

اب تو کمرے کے ساتھ ساتھ اس کے جسم میں بھی پھیل چکی تھیں۔۔۔۔

اس نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا ماہ نور کی چینخیں سن کر سب لوگ اس کے کمرے میں آئے تو اس کی حالت دیکھ کر منہ کھولے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

دانش نے جلدی سے آگے بڑھ کر ماہ نور کو پکڑا اور واشروم لیجا کر شاور کے نیچے کھڑا کر دیا۔۔۔۔۔

باقی سب لوگ بھی باہر لاؤنج میں چلے گئے تھے کمرے میں کھڑے رہنا کسی خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ میرے کمرے میں اتنی چیونٹیاں کدھر سے آئیں وہ باہر آتے ہی سب پر چلائی۔۔۔۔۔

میں اتنی مشکل سے انہیں روم میں لے کر گئی اور آپ نے چینخ کر سب کی

سب بھگا دیں۔۔۔۔

آپ کتنا چینختی ہیں ماما بیچاری سب کی سب آپ سے ڈر کر بھاگ گئیں

میری چاکلیٹس بھی کھا گئیں۔۔۔۔۔

میں نین آپی سے مانگ کر کے لائی تھی وہ بھی مجھے ڈانٹیں گی۔۔۔آپ

نے سب برباد کر دیا ماما۔۔۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ تمھیں کس نے کہا تھا چیونٹیاں اکھٹی کرو کمرے میں اور

کس لئے اکھٹی کر رہی تھی، ماہ نور غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولی

۔۔۔۔۔

پکڑنا تھا نہیں، وہ بھی بدلے میں کمر پر ہاتھ رکھ کر ماہ نور کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

دانش تو دور بیٹھا اپنی بیٹی سمائرہ کے صدقے واری جا رہا تھا۔۔۔۔۔

پکڑ کر کیا کرنا تھا ان کا؟؟ دانش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ماما کو ان کا گوشت بنا کر کھلانا تھا وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔ تو ماہ نور کا منہ پورے کا پورا صدمے سے کھل گیا۔۔۔۔

رکو تم تمھیں تو میں بتاتی ہوں وہ جوتا اٹھا کر اس کی طرف بڑھنے لگی لیکن راستے میں ہی دانش نے اسے جلدی سے پکڑ لیا۔۔۔۔

بھاگو سمائرہ بیٹا اور سیدھا نانا ابو کے کمرے میں جانا وہ اپنی ماں کو منہ چڑاتی جبکہ بابا کو فلائنگ کس اچھالی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

پیچھے ہال میں سب کا قہقہہ گونجا،،

پتا نہیں ایسی گندی اولاد میرے نصیب میں ہی لکھی تھی۔۔۔

اسے کہتے ہیں مکافات عمل ساحر نے وہ دن یاد کیا جب یہ تینوں بہنیں ان کے کمرے میں چیونٹیاں چھوڑ گئی تھیں اور انہوں نے کاٹ کاٹ کر ان کا براحال کردیا تھا۔۔۔۔

واٹ از یور مین نیولے، ملیحہ ساحر کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جو تم نے سمجھا جانو میرا وہی مطلب ہے۔۔۔اب ساحر ملیحہ ،ماہ نور دانش کے بیچ جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا فائدہ یار چاکلیٹس بھی گئیں اور یہ سمائرہ بھی بچ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں جو اس کی چھترول ہونے کے انتظار میں پلر کے پیچھے چھپے کھڑے تھے۔۔۔۔

اسے دارم صاحب کے کمرے کی طرف بھاگتا
دیکھ کر صدمے سے بولے،،،،

اگر دانش چاچو ماہ نور خالہ کو نہ پکڑتے تو چھترول پکی تھی اس کی احرار منہ کے زاویے بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چلو اب تو بچ گئی کیا کر سکتے ہیں چلو اپنے کمرے میں چلیں پھر دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔۔

شکر ہے بچ گئی،،، وہ بھاگتے ہوئے دارم صاحب کے کمرے آئی اور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سکون کی سانس لی۔۔۔۔۔

کس سے بچ گئی،،، دارم صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔۔

آپ کی جلاد بیٹی سے،،، سمائرہ نے کہتے ہوئے قہقہہ لگایا تو دارم صاحب بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔۔

پکا کوئی شرارت کی ہو گی جو ہماری جلاد بیٹی سے بچ کر ہمارے کمرے میں بھاگ کر آنا پڑا۔۔۔۔۔

دارم صاحب نے اس سے پوچھا تو وہ تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقع کے بارے میں انہیں بتانے لگی۔۔۔۔۔

وہ تینوں شرارتیں کرنے کے بعد دارم صاحب کے کمرے میں بھاگ جاتے تھے ایک وہی تھے جو انہیں ان کے ماں باپ سے بچاتے تھے ۔۔۔۔۔

وہ تینوں چہرے پر چمک لیے سکول کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تب ہی احرار نے پیچھے مڑ کر گارڈ کے ہاتھ سے سیٹی پکڑی تھی اور وہاں سے دوڑ لگادی تھی۔۔۔۔۔

کیا گارڈ انکل ہر وقت خود ہی سیٹیاں بجاتے رہتے ہو کبھی ہمیں بھی بجانے کا موقع دو،،،، وہ تینوں آگے آگے جبکہ گارڈ ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا تب ہی سمائرہ نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور واپس سے دوڑ لگادی۔۔۔۔۔ میں تم لوگوں کو کہہ رہا ہوں رک جاؤ ورنہ پرنسپل کو کمپلین کر دوں گا۔۔۔۔۔

ان تینوں کے پیچھے بھاگتے ہوئے گارڈ نے انہیں دھمکی دی۔۔۔۔۔

پہلے بھی ہماری شکایتوں کا ان کے پاس رجسٹر بھرا پڑا ہے کوئی نہیں ایک اور شکایت بھی اس میں درج ہو جائے گی تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔

اب کی بار بھاگتے ہوئے نین بولی تھی کیونکہ سیٹی چور تو سیٹی بجانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

پتا نہیں کیسے شرارتی بچے ہیں جب گارڈ بھاگ بھاگ کر تھک گیا تو زمین پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ان کے گھر والے پتا نہیں انہیں کیسے برداشت کرتے ہونگے وہ جو وہیں زمین پر بیٹھا انہیں دیکھ رہا۔۔۔۔

ان تینوں کو پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس کے کانوں میں سیٹیاں بجاتے دیکھ بولا۔۔۔۔

اور واپس سے اٹھ کر دوبارہ گیٹ کے پاس جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔

ہاہاہا یار مزہ ہی آ گیا،، روزانہ گارڈ ہمارے الٹے راستے سے گزرنے پر سیٹی بجاتا تھا آج ہم نے اس کی ہی بجا ڈالی۔۔۔۔

تینوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا اور جلدی سے کلاس کے اندر داخل ہو گئے

۔۔۔۔۔

وہ جو دوبارہ سے سیٹی بجانے والا تھا کلاس میں ٹیچر کو موجود پا کر اسے اپنی پاکٹ میں رکھ گیا۔۔۔۔

اور پھر تینوں جا کر اپنی چیئرز پر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

ٹیچر بورڈ پر کچھ لکھنے میں مگن تھی اور احرار اپنے رجسٹر پر تب ہی سمائرہ کے دماغ میں شیطانی آئیڈیا آیا۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے احرار کی پاکٹ سے سیٹی نکالی اور نیچے کی طرف منہ کر کے بجانے کے بعد واپس سے احرار کی پاکٹ میں رکھ دی۔۔۔۔۔

سٹینڈ اپ احرار،،،اس سے پہلے کہ احرار کو کچھ سمجھ آتا کلاس میں ٹیچر کی غصے سے بھری آواز گونجی۔۔۔۔

شرم آنی چاہیے تمھیں کلاس کے اندر سیٹیاں بجاتے ہوئے،،، ٹیچر نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن ٹیچر سیٹی میں نے نہیں بجائی،،، وہ ان دونوں کو ہنستا دیکھ آہستہ آواز میں منمنایا۔۔۔

سیٹی تمھارے ہاتھ میں ہے اور تم کہہ رہے ہو تم نے نہیں بجائی۔۔۔۔

ابھی کے ابھی کلاس سے نکل جاؤ،، ٹیچر نے غصے سے اسے کلاس سے نکل جانے کو کہا۔۔۔۔

تھینک یو ٹیچر جی،،، وہ مسکراتے ہوئے ٹیچر کا شکریہ ادا کرتا اپنا بیگ اٹھاتا کلاس سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

لیکن جانے سے پہلے ایک دفع پھر ٹیچر کی طرف مڑ کر سیٹی بجانا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔

ٹیچر پیچھے سے بس اسے گھور کر رہ گئیں۔۔۔۔

وہ کلاس سے نکل کر سیدھا آم کے درخت کے نیچے آ کر بیٹھا تھا اور وہاں سے کیریاں اکھٹی کر کے کھانے لگا تھا۔۔۔۔

اسے اور کیا چاہیے تھا پڑھائی سے اس کی جان چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

ایکسکیوز می ٹیچر!!! نین نے احرار کے جانے کے بعد ٹیچر کو مخاطب کیا

۔۔۔۔

یس،،، ٹیچر نے دانت پیستے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

وہ باہر احرار اکیلا بیٹھا بور ہو رہا ہو گا تو کیا ہم بھی اس کے پاس جائیں،، نین نے دانت نکالتے پوچھا۔۔۔۔

گیٹ آؤٹ،، نان سینس، بد تمیز، ایڈیٹ ٹیچر نے غصے سے کہا تو وہ دونوں بھی بیگ اٹھائے کلاس سے باہر نکل گئیں۔۔۔۔

شکر ہے ٹیچر کے بورنگ لیکچر سے جان چھوٹی،، سمائرہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔

ہمم،، لیکن یہ احرار ہے کدھر وہ دونوں باتیں کرتی کرتی آم کے درخت کے نیچے پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔

آہہہہ،،، یہ کس بندر نے مارا مجھے سمائرہ سر میں کیری لگنے کی وجہ سے کراہ کر بولی کیونکہ اس کے سر میں ایک ساتھ چار پانچ کیریاں لگیں تھیں۔۔۔۔

کسی بندر نے نہیں احرار کمینے نے مارا ہے وہ دیکھو اوپر نین نے اس کا دھیان دانت نکالتے احرار کی طرف کروایا۔۔۔۔

تیری تو،،، سمائرہ نے پاس پڑا پتھر اٹھا کر احرار کی طرف اچھالا جو اسے تو نہیں لگا بلکہ دوسری سائیڈ پر جا گرا۔۔۔۔

تمھارا نشانہ تو بہت ہی کچا ہے ثمو اب میرا نشانہ چیک کرو،،، احرار نے کہتے ساتھ ہی ایک اور کیری توڑ کر اس کی جانب پھینکی جو اب اس کی گردن میں لگی تھی۔۔۔۔

مانا کہ ثمو کا نشانہ کچا ہے میرا تو نہیں،، نین نے بھی ایک پتھر اٹھا کر احرار کی طرف اچھالا جو کہ اس کے پاؤں پر لگا۔۔۔۔

اب احرار اوپر سے ان کے اوپر کیریاں پھینک رہا تھا جبکہ وہ نیچے سے اس کی جانب پتھر پھینک رہی تھیں۔۔۔۔

اسی پھینکا پھینکی میں نیچے بہت ساری کیریاں اکھٹی ہو گئی تھیں جسے پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس اٹھا کر بیگ میں ڈالتے اور وہاں سے دوڑ لگا دیتے

آہہہ،،،اب کی بار سمائرہ نے تھوڑا بڑا پتھر پھینکا تو وہ دوسری جانب سے گزرتے ذایان کے سر پر زور سے لگا۔۔۔۔

اور اس کے سر سے خون بہنے لگا،،،

یہ کیا، کیا تم نے سمائرہ،، نین نے ایک ٹیچر کو
ذایان کو وہاں سے لیجاتے اور دوسری ٹیچر کو اپنی طرف غصے سے بڑھتے دیکھ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں نے کون سا جان بوجھ کر کیا ہے۔۔۔ غلطی سے ہو گیا ہے،، وہ چہرے پر پریشان سے تاثرات سجائے بولی۔۔۔

اب کیا کریں،،،؟؟؟

کرنا کیا ہے ٹیچر ہی کریں گی اب جو بھی کریں گی۔۔۔

پنیشمنٹ تو پکی ہے اب،، نین منہ میں انگلی دبائے بولی۔۔۔

واٹ از دس سمائرہ،، یہ کیا، کیا تم نے؟؟؟ پاس آ کر ٹیچر نے اسے بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ کس نان سینس ،ایڈیٹ نے کیا احرار کے ہاتھوں سے ڈر کے مارے ایک کیری چھوٹی اور سیدھا جا کے ٹیچر کے سر پر لگی۔۔۔۔

اترو تم نیچے ،، منٹ سے پہلے نیچے آؤ اور میرے ساتھ پرنسپل کے آفس میں آؤ۔۔۔۔

میں انہیں کہتی ہوں تمھارے پیرنٹس کو کال کریں اور تمھاری حرکتوں کا بتائیں۔۔۔۔

کوئی انتہا کے بدتمیز بچے ہو تم سب ،، تمھیں تو ٹیچرز کا بھی لحاظ نہیں ہے۔۔۔۔

اپنی عمر دیکھی ہے تم نے،،، تمھیں اوپر چڑھتے وقت ذرا بھی ڈر نہیں لگا گر ور گئے تو،،، ٹیچر اس کے کان مروڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ٹیچر جی جو ڈر گیا وہ مر گیا،، احرار تھوڑے جوش سے بولا لیکن ٹیچر کے گھورنے پر خاموش ہو کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

چلو تم سب میرے ساتھ پرنسپل کے آفس میں،، ٹیچر نے ان تینوں کو اپنے ساتھ پرنسپل کے آفس میں چلنے کا کہا۔۔۔

اور تینوں شریف پن کا مظاہرہ کرتے ان کے پیچھے پیچھے چل دیے۔۔۔

لیکن آفس میں موجود شخصیت کو دیکھ کر ان کے منہ پورے کے پورے کھل گئے۔۔۔

ریحان، ساحر، دانش وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔۔۔

پرنسپل نے ذایان کی مرہم پٹی کروانے کے بعد اسے چوٹ لگنے کی وجہ پوچھی تھی جو اس نے پرنسپل صاحب کو بتادی تھی بلکہ ساتھ دو چار خود سے بھی لگادی تھیں۔۔۔۔

اور پرنسپل نے فوراً سے ریحان کو کال کر کے سکول میں آنے کا کہا تھا

۔۔۔۔

اور بچوں کے پہنچنے تک ریحان، ساحر اور دانش کو ان کے کارنامے بھی بتا چکے تھے۔۔۔۔

کیسے پہلے انہوں نے صبح گارڈ کو تنگ کیا۔۔۔ پھر کلاس سے باہر نکلے اور اب ذایان کی یہ حالت کر دی۔۔۔

ڈیڈ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں نین ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔

یہ تو مجھے تم لوگوں سے پوچھنا چاہیے میں یہاں کیا کر رہا ہوں جبکہ اس وقت مجھے میرے آفس میں ہونا چاہیے۔۔۔

لیکن تم تینوں کہاں کسی کو سکون لینے دیتے ہو۔۔۔

یہ کیا ہے،،ذایان کی حالت دیکھ رہے ہو تم سب،،

اگر کوئی بڑا نقصان ہو جاتا تو؟؟؟ ریحان غصے میں دھاڑا۔۔۔

بڑے پاپا یہ تو شروع سے ہی ہم سے جلتا ہے۔۔۔ ہٹا کٹا تو بیٹھا ہوا ہے ۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا اسے۔۔۔

بس ڈرامے بازیاں کر رہا ہے،، سمائرہ دانش کے ساتھ بیٹھے ذایان کو دیکھ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

شٹ اپ سمائرہ،، تم جان بوجھ کر انجان بن رہی ہو یا تمھیں ذایان کی حالت نظر نہیں آ رہی۔۔۔

ہم بیوقوف یا اندھے نہیں ہیں جو بغیر کچھ بھی دیکھے سمجھے بغیر یہاں تمھیں ڈانٹنے کے لیے اٹھ کر آ جائیں گے۔۔۔

دانش نے اسے ایک تو غلطی اور اوپر سے بد تمیزی کرتے دیکھ ڈانٹا۔۔۔

انہیں تو بچوں کے ساتھ ساتھ ٹیچرز کی عزت کرنا بھی نہیں آتا۔۔۔

جب میں ان تینوں کو بلانے کے لیے گئی تو احرار نے اوپر درخت پر بیٹھ کر میرے سر پر کیری ماری،، ٹیچر بھی شاید اس کی شرارتوں سے تنگ آچکی تھی اس لیے انہوں نے بھی دل کی بھڑاس نکال ڈالی۔۔۔

ایم سوری پرنسپل صاحب میں آپ سے معزرت چاہتا ہوں،،

انہوں نے جو کچھ بھی کیا میں اس کے لیے شرمندہ ہوں۔۔۔

اب سے یہ تینوں سکول نہیں آئیں گے۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔

سچیییی ڈیڈ،، نین خوشی کے مارے اچھلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ریحان غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر باہر لے گیا اس کے پیچھے پیچھے دانش اور ساحر بھی اپنے بچوں کو لے کر باہر نکل گئے۔۔۔۔

جبکہ پیچھے سے پرنسپل اور ٹیچر نے تاسف سے اپنے سر کو ہلایا۔۔۔۔

آپ کے گھر والے بھی آپ کو لینے آگئے ہونگے جاؤ ذایان بچہ،،،

پرنسپل کے کہنے پر وہ بھی اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

ماہا،،ماہا،ماہا جلدی سے نیچے آؤ،، گھر آ کر ریحان نے ماہا کو اونچی اونچی آواز میں آوازیں لگانی شروع کر دیں۔۔۔۔

اس کی اتنی اونچی آواز سن کر سب لوگ ہی باہر حال میں جمع ہو گئے۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟؟؟

اتنی زور زور سے کیوں چیخ رہے ہو،،،اور اتنے غصے میں کیوں ہو،،،ماہا نے اس کے غصّہ ہونے کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

میں نے تمھیں ہزار دفع کہا تھا بچوں کو اتنی ڈھیل نہ دو وہ دن بدن بگڑتے جارہے ہیں۔۔۔۔

لیکن تم نے میری ایک نہ سنی۔۔۔۔اور بچوں کو حد سے زیادہ بگاڑ کر رکھ دیا ۔۔۔۔

اب دیکھ لو ان سب کا انجام،،،ایک نے سکول میں ذایان کا سر پھوڑ دیا ہے ۔۔۔۔

جبکہ دوسرا یہ جو تمھیں ہر وقت فلائنگ کسز دے کر میسنی شکل بنا کر بچ جاتا ہے اس نے اپنی ٹیچر پر ہاتھ اٹھایا ہے،،،ریحان نے سمائرہ اور احرار کو بازو سے پکڑ کر سامنے کرتے ہوئے ماہا کو بتایا۔۔۔۔

بڑی ماما وہ سب غلطی سے ہوا تھا۔۔۔ ہم نے سچی میں وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا تھا،،،ان دونوں نے اپنی صفائی دینی چاہی۔۔۔۔

ہاں تم تینوں تو جو بھی کرتے ہو غلطی سے ہی ہوتا ہے۔۔۔

صبح گارڈ کے ہاتھ سے سیٹی بھی غلطی سے ہی کھینچ کر بھاگے ہو گے،،، ساحر نے ان کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

ریحان ساحر بچے ہیں وہ اس عمر میں ہو جاتا ہے۔۔۔اس میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔

جو تم دونوں ایسے ہائپر ہو رہے ہو،،، ریلیکس رہو میں سمجھاؤں گی بچوں کو آئندہ وہ ایسے نہیں کریں گے،،، ماہا نے پھر سے بچوں کی سائیڈ لی۔۔۔

اب انہیں تم نہیں میں سمجھاؤں گا اور میں نے ایک فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔

اب سے یہ گھر سے دور بورڈنگ سکول میں رہ کر پڑھیں گے۔۔۔۔

تم تینوں جلدی سے ان کی پیکنگ کر دو،،، آج ہی ہم ان تینوں کو چھوڑ کر آئیں گے۔۔۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے ریحان؟؟؟

میں آپ کو ایسا نہیں کرنے دوں گی،،، آپ میرے چھوٹے بچوں پر اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتے،،، ان کو گھر سے اتنا دور بھیجنے پر ماہا تڑپ کر بولی

۔۔۔۔

ریحان بھائی اتنے چھوٹے چھوٹے بچے گھر سے دور کیسے رہیں گے،،،اب کی بار ملیحہ بھی بولی تھی۔۔۔۔

بھیا آپ انہیں یہیں پر ہی کوئی پنیشمنٹ دے دیں ایسے گھر سے دور نہ بھیجیں نہ ہی وہ ہم سے دور رہ پائیں گے نہ ہی ہم ان سے دور رہ پائیں گی،،، اب کی بار ماہ نور بھی بولی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں مائیں تھیں آخر کیسے نہ اپنے بچوں کے دور بھیجنے پر تڑپتیں۔۔۔۔

جبکہ ساحر اور دانش خاموش کھڑے تھے وہ دونوں جانتے تھے ریحان جو بھی فیصلہ لے گا ان کی بھلائی کے لیے ہی لے گا۔۔۔

بڑے پاپا، پاپا ہم سچی میں آئندہ کوئی بھی شرارت نہیں کریں گے پلیز ہمیں معاف کر دیں۔۔۔۔۔

ہمیں گھر سے دور نہ بھیجیں۔۔۔۔۔ گھر سے دور جانے کی بات پر وہ تینوں بھی آنکھوں میں آنسو لیے بولے۔۔۔۔۔

میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔۔ میں اس سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا تم تینوں ان کی پیکنگ کر دو میں یہیں ہال میں بیٹھا ہوا ہوں،،،، ریحان ان کے روتے چہروں سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور جا کر صوفے پر بیٹھ گیا،، وہ بھی ایک باپ تھا وہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کے بچے اس سے دور رہیں۔۔۔۔

لیکن یہ ان کے بہتر مستقبل کے لیے اچھا تھا۔۔۔۔

اب یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا کے یہ فیصلہ آگے چل کر کتنا ٹھیک ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

ماہا پلیز تم ریحان بھائی کو سمجھاؤ وہ بچوں کو گھر سے دور نہ بھیجیں،، ملیحہ اور ماہ نور نے روتے ہوئے اس کمرے میں آکر کہا۔۔۔۔

جو خود بھی بیڈ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں نے نیچے دیکھا نہیں وہ کتنے غصے میں ہیں۔۔۔ میری کوئی بھی بات نہیں سنیں گے۔۔۔

پتا نہیں یہ لوگ کیوں ہر جگہ اتنی شرارتیں کرتے ہیں اب دیکھ لیں اپنی شرارتوں کا انجام،،، ماہا نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔

ماہا بچوں کی پیکنگ ہوئی یا نہیں ریحان نے نیچے ہال میں بیٹھے ہی ہانک لگائی

۔۔۔۔

ماہا انسان ہے کوئی روبوٹ نہیں جو دو منٹ میں ہی پیکنگ ہو جائے اوپر سے ماہا کی غصے سے بھری آواز گونجی۔۔۔۔

ملیحہ، ماہ نور تم بھی جلدی سے پیکنگ کر دو،،،، ساحر اور دانش نے بھی نیچے سے آواز لگائی جسے وہ اگنور کر گئیں۔۔۔

ان تینوں کو بچوں کو گھر سے رخصت کرنے کی کچھ زیادہ ہی جلدی ہے تو ٹھیک ہے اب گھر سے تین نہیں چھ رخصتیاں ہونگی۔۔۔۔

ماہا غصے سے بولی اور نین کے ساتھ ساتھ ریحان کا بیگ بھی تیار کرنے لگی

۔۔۔۔

تم دونوں بھی جاؤ جلدی سے جا کر اپنے بچوں کے ساتھ شوہروں کے بیگ بھی تیار کرو،، ماہا کے کہنے پر وہ دونوں بھی اٹھ کر چلی گئیں۔۔۔

اور بیگ تیار کرنے لگیں۔۔۔

جبکہ تینوں بچے فریج میں گھسے چاکلیٹس نکالنے میں مصروف تھے۔۔۔

تم دونوں یہاں بیٹھو میں ابھی پانی پی کر آیا ریحان ان دونوں کو وہیں بیٹھنے کا بول کر خود کچن میں اٹھ کر پانی پینے چلا گیا۔۔۔۔

وہ ابھی کچن کے دروازے پر پہنچا ہی تھا جب اسے وہ تینوں کچن سے باہر نکلتے دکھائی دیے۔۔۔

تم تینوں یہاں کیا کر رہے تھے اور ہاتھ میں کیا ہے؟؟؟ ریحان نے ان سے کچن میں آنے کی وجہ پوچھی۔۔۔

چاکلیٹس ہیں پیچھے سے آپ تو کھانے سے رہے تو سوچا ضائع کیوں کرنی ساتھ ہی لیجاتے ہیں،،، نین غصے سے بولی اور سائیڈ سے ہو کر کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔

پیچھے سے وہ دونوں بھی کچن سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

آخر کو غصے کا اظہار بھی تو کرنا تھا۔۔۔ پیچھے ریحان تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا یہ کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔۔

یہ بچوں کی فوج کچن میں کیا کر رہی تھی ریحان جب واپس آیا تو ساحر نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

اپنی چاکلیٹس اٹھانے گئے تھے کہہ رہے تھے پیچھے کوئی بچہ تو ہے نہیں جو کھائے گا تو سوچا ضائع کرنے سے بہتر ہے ہم ساتھ لیجائیں۔۔۔۔

ریحان نے ان کی کہی گئی بات ان دونوں کو بتائی تو تینوں مسکرا دیے

۔۔۔۔۔

ہم انہیں بہت مس کریں گے،،، ساحر اور ریحان نے یک زبان ہو کر کہا ۔۔۔۔

مس تو میں بھی بہت کروں گا یار لیکن کیا کریں ان کے مستقبل کے لیے یہی مجھے بہتر لگا ہے ریحان اداسی سے بولا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے گھر سے دور رہ کر یہ سدھر جائیں گے؟؟ ساحر نے دماغ میں آنے والا سوال پوچھ ڈالا۔۔۔۔

مشکل ہی ہے ان کی مائیں تو ابھی تک نہیں سدھریں وہ کیا سدھریں گے،،، دانش نے مسکراتے ہوئے کہا تو تینوں ہنس دیے۔۔۔۔

سدھر جائیں گے،،ماہا آبھی جاؤ کہتے ساتھ ریحان نے ایک بار پھر سے ہانک لگائی۔۔۔۔

ساحر ٹکٹس ہو گئی ہیں نہ،؟؟

جی بھائی،،

یہ لیں ہو گئی پیکنگ ان تینوں نے پہلے بچوں کے بیگ وہاں رکھے پھر ان تینوں کے بیگ نیچے پھینکے۔۔۔۔۔

بچے تو تین جا رہے ہیں پھر چھ بیگ کیوں؟؟؟

ریحان نے چھ بیگ دیکھ کر ان سے پوچھا۔۔۔۔

گھر سے تین نہیں چھ رخصتیاں ہو رہی ہیں بچوں کے ساتھ ساتھ آپ بھی گھر سے باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

جہاں مرضی جا کر رہیں اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں۔۔۔۔

لیکن یہاں واپس مت آیئے گا،، تینوں نے ایک ساتھ کہا اور پھر بچوں کو پیار کر تیں باہر گاڑی تک لے گئیں۔۔۔۔

آج تک سنا تھا شوہر نے بیوی کو گھر سے نکال دیا۔۔۔ یا بیوی جھگڑ کر شوہر کے گھر سے چلی گئی۔۔۔۔

لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے۔۔۔بیویوں نے شوہروں کو گھر سے باہر نکال دیا۔۔۔۔

اب اس عمر میں ہم گھر سے باہر دھکے کھاتے اچھے لگیں گے کیا،،ریحان دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

اب انہیں ناراض کیا ہے تو یہ سب تو کرنا ہی پڑے گا،،ساحر کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔

چلو پہلے بچوں کو چھوڑ آئیں پھر آکر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے،،،

وہ تینوں بھی اپنے اور بچوں کے بیگ گھسیٹتے باہر کو چل دیے۔۔۔۔

اور پھر ان تینوں کو روتا چھوڑ بچوں کو لے کر ایئرپورٹ کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔۔

دارم صاحب اس وقت دو دن کے لیے اپنے کسی دوست کے گھر گئے ہوئے تھے۔۔۔

اگر وہ گھر پر موجود ہوتے تو بچوں کو کبھی بھی گھر سے دور جانے نہ دیتے ۔۔۔۔

ریحان، ساحر، دانش انہیں انگلینڈ کے بورڈنگ سکول میں ڈال کر خود واپسی کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔۔۔

پیچھے سے ایک ٹیچر ان تینوں کو بہلانے کے لیے ان کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

انہیں لگا تھا باقی بچوں کی طرح یہ بچے بھی گھر سے دور آنے کی وجہ سے اداس ہونگے یا رو رہے ہونگے۔۔۔

لیکن کمرے کا منظر دیکھ کر ان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

واؤ،،اب آئے گا مزہ شرارتیں کرنے کا۔۔۔گھر سے دور نہ کوئی روکنے والا ہے نہ کچھ اور۔۔۔۔

اب تو وہ چغل خور زایان بھی نہیں ہے جو بات بات پر ہماری چغلیاں لگائے گا۔۔۔۔

تینوں ہاتھ میں کشن اٹھائے بیڈ پر اچھل رہے تھے،،،

وہ مال کے باہر کھڑی اپنی فرینڈز کا ویٹ کر رہی تھی تب ہی اس کے پاس سے ایک گاڑی گزری تھی اور اس کے اوپر کیچڑ اچھالتی تھوڑا آگے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی تمام تر مردانہ پرسنیلٹی لیے کان سے موبائل لگائے کار سے باہر نکلا

۔۔۔۔۔

بہت سی لڑکیوں نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ستائش بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا جو سب کو اگنور کیے کال کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

وہ جو کال کرنے میں مصروف تھا اپنے اوپر کچھ گرنے کی وجہ سے موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کیچڑ کا بھرا شاپر اس کے اوپر اچھالنے کے بعد دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصے سے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس،،، یہ کیا، کیا تم نے بدتمیز لڑکی،،، وہ اپنے سارے کپڑے کیچڑ و کیچڑ ہوتے دیکھ غصے سے چینخا۔۔۔۔۔

میں نے وہی کیا، جو تھوڑی دیر پہلے تم نے میرے ساتھ کیا تھا بد تمیزوں کے سردار،،،، وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔۔۔

مرتسم غصے سے اس کی طرف بڑھا اور غصے میں جا کر اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کو دھکا دیا جو سیدھا کیچڑ میں جا کر گری۔۔۔۔۔

تم نے مجھے کیچڑ میں دھکا دیا یہ لو اس نے پاس پڑا ہوا پتھر اٹھا کر اس کی گاڑی کے شیشے میں دے مارا۔۔۔۔۔

پتھر لگنے کی وجہ گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا اور وہ منہ کھولے کبھی اس لڑکی کو تو کبھی اپنی گاڑی کے شیشے کو دیکھتا۔۔۔۔۔

اب ہوا نہ حساب برابر وہ کیچڑ سے بھرے اپنے ہاتھ اس کی گاڑی کے ساتھ صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

!!!!ہے یو سٹوپڈ گرل

یہ کیا، کیا تم نے ؟؟؟

وہ غصے کی شدت سے اس پر دھاڑا۔۔۔

اس کے غصے سے دھاڑنے پر ایک پل کے لیے تو نین بھی سٹپٹائی تھی ۔۔۔۔

دیکھو پہلے تم نے میرے اوپر کیچڑ پھینکا تھا۔۔۔۔ میں تو آرام سے شاپنگ کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ سارے جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے آنکھیں پٹپٹائے بولی۔۔۔۔

نین کو آنکھیں پٹپٹاتا دیکھ ایک پل کے لیے مرتسم بھی مبہوت ہوا تھا ۔۔۔۔

پھر اپنے ہی خیال پر لعنت بھیجی۔۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا مرتسم نے دانت پیسے۔۔۔۔

ہاں تو نیوٹن کے ففتھ لاء میں بتایا نہیں ہوا ہر ایکشن کا ری ایکشن ہوتا ہے

۔۔۔۔

وہ اس کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کرتے بولی۔۔۔

اف میرے خدایا!! سٹوپڈ گرل پہلی بات میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا اور دوسری بات یہ نیوٹن کا تھرڈ لاء ہے ففتھ تو ہے ہی نہیں۔۔۔۔

ہاں تو میری مرضی ایک تو پہلے ہی میرے کپڑے خراب کر دیے اوپر سے مجھے کچھ شاپنگ کروانے کی بجائے باتیں سنا رہے ہو۔۔۔۔

میں تمھیں شاپنگ کرواؤں دی گریٹ بزنس ٹائیکون مرتسم شاہ۔۔۔۔ مرتسم نے انگلی سے خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں تو اور کیا یہاں ڈھیر سارے انکل کھڑے ہیں جنہیں میں بول رہی ہوں نین معصومیت کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ابھی مرتسم کچھ بولتا نین کے موبائل پر کال آنے لگی۔۔۔۔ نین نے انگلی کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا۔۔۔۔

مرتسم جو ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا نین کے اشارہ کرنے پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

اسلام علیکم! کال پک کرتے ہی وہ میٹھے لہجے میں بولی۔۔۔۔

وعلیکم السلام! کیسی ہے پیاری سی بیٹی ماہا نے لہجے میں محبت سموئے بیٹی سے پوچھا۔۔۔

الحمدللہ مام میں بلکل ٹھیک ہوں ابھی یونیورسٹی میں لائبریری میں بیٹھی نوٹس بنارہی تھی۔۔۔

آپ کی کال آ گئی لاسٹ سمیسٹر ہے نا اس لیے بہت محنت کرنی پڑ رہی ہے ۔۔۔۔

نین معصومیت سے بولی جبکہ اس کے بولنے پر مرتسم کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ۔۔۔۔

کیا چیز تھی یہ لڑکی مرتسم بس سوچ کر ہی رہ گیا۔۔۔

اتنا بھی نہ پڑھا کرو اپنی صحت کا بھی خیال رکھا کرو اور واپس کب تک آرہے ہو تم تینوں؟؟؟؟

ڈونٹ وری مام بہت جلد ہم آپ کے پاس ہونگے۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا یہ پیچھے سے آوازیں کیسی آرہی ہیں؟؟؟ ماہا نے پیچھے سے آنے والے گاڑیوں کے شور کے بارے میں پوچھا۔۔۔

اوہو!!! مام لائبریری سے باہر آئی ہوں نہ آپ سے بات کرنے کے لیے ساتھ ہی پارکنگ ایریا ہے تو وہاں کھڑی ہوں کیونکہ لائبریری کے اندر بولنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔

مرتسم تو اس کے اتنی صفائی سے جھوٹ بولنے پر ہی عش عش کر اٹھا تھا کیا تھی یہ لڑکی جھوٹ بولنے میں ایکسپرٹ۔۔۔۔

یا پھر جھوٹ بولنے میں اس نے شاید کوئی ڈگری لے رکھی تھی۔۔۔۔۔

او کے مام اللہ حافظ !!! میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔

اس نے کال کٹ کرنے کے بعد ایک نظر مرتسم کی طرف دیکھا پھر دوبارا سے بولنا شروع ہوئی۔۔۔۔

دیکھو غلطی تمہاری ہی تھی میں تو چپ کر کے جا رہی تھی اور ویسے بھی نین ریحان کا تب تک کسی سے لینا دینا نہیں ہوتا جب تک وہ خود پہلے تنگ نہ کرے۔۔۔۔

اوکے !!! آئے ایم گیٹنگ لیٹ بولتے ساتھ نین ایسے غائب ہوئی جیسے کوئی جن ہو۔۔۔ جبکہ مرتسم تو اس پڑی پٹاخہ کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

وہ مرتسم جس کے آگے منہ کھولنے سے پہلے بھی لوگ سو بار سوچتے تھے آج ایک پڑی پٹاخہ اسے اتنی باتیں سنا گیا تھا۔۔۔۔

نین ریحان،،، پڑی پٹاخہ مرتسم نے نین کے نام اور اپنی طرف سے دیے جانے والے لقب کو زیر لب دہرایا۔۔۔۔

نین کہاں سے کبڈی کر کے آ رہی ہو؟؟؟ سمائرہ نے اسے کیچڑ سے لت پت آتے دیکھ پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں یار بس ایک انکل نے کیچڑ پھینک دیا اس نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

اچھا مام کی کال آئی تھی پوچھ رہی تھیں کب تک آنا ہے۔۔۔۔

احرار سے بات کر لو کسی اچھے سے ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے چلتے ہیں ۔۔۔

کھانے کا مینیو وہیں جا کر ہی ڈیسائیڈ کر لیں گے۔۔۔۔

کب جانا ہے؟؟؟ نین نے کمرے کے اندر سے ہی پوچھا۔۔۔۔

او گاڈ!!! میں تو بتانا ہی بھول گئی۔۔۔۔

نین۔۔۔۔ نین جلدی آؤ باہر سمائرہ چینختے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا یار؟؟؟ شاور لینے جا رہی ہوں۔۔۔۔

آ کر بات کرتی ہوں اس نے سمائرہ کے چینخنے پر کانوں میں انگلی گھمائی

۔۔۔۔۔

بات تو سنتی جاتی۔۔۔۔ سمائرہ لیز کا پیکٹ لے کر وہیں بیٹھ گئی اور نین کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

نین جب تک شاور لے کر باہر آتی سمائرہ لیز کے پانچ پیکٹ ختم کر چکی تھی ۔۔۔۔

بھو کر عورت کچھ تو چھوڑ دیا کرو۔۔۔۔

اچھا اب بولو کیا کہہ رہی تھی نین نے ہیئر ڈرائر سے بال ڈرائے کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

افوووو نین احرار آج پھر وہیں گیا ہوا ہے میں نے اسے منع بھی کیا تھا اگر بڑے پاپا نے دیکھ لیا تو؟؟؟؟

وہ پہلے ہی ہم سے ناراض ہیں اور بھی ہو جائیں گے۔۔۔۔

چول عورت تم نے پہلے کیوں نہیں بنایا وہ لیز کا پیکٹ اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے بولی۔۔۔

بتانے تو لگی تھی تم خود ہی چلی گئی تھی بات ہی نہیں سنی میری وہ لیز کا پیکٹ واپس سے چھینتے ہوئے اسے بتانے لگی۔۔۔۔

چلو اٹھو جلدی چلو احرار کے پاس نین گلے میں دوپٹہ لپیٹتے ہوئے بولی

۔۔۔۔

دونوں ہی جلدی سے باہر آئیں۔۔۔۔روم لاک کیا اور جلدی سے ٹیکسی کی طرف بھاگیں۔۔۔۔

دونوں اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچیں ٹیکسی والے کو پیسے دیے بغیر ہی جلدی سے

اندر کی طرف دوڑ لگادی۔۔۔۔

اندر جا کر دیکھا تو ہدی سے مکمل طور پر چہرہ چھپائے احرار نے مقابل کے چہرے کا نقشہ بگاڑ رکھا تھا۔۔۔

ہر طرف اے-ایس۔۔۔۔اے-ایس کے نعرے تھے۔۔۔

نین اور سمائرہ نے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ہی وہیں پر کھڑے ہو کر احرار کو آواز لگائی جو کہ بمشکل ہی ان کے اپنے کانوں تک پہنچی ہو گی۔۔۔۔

اے_ ایس بات سنو۔۔۔۔۔رنگ کے پاس پہنچ کر سمائرہ نے احرار کے ٹراؤزر کو کھینچا۔۔۔۔

سمائرہ کے ایسا کرنے پر احرار نے سمائرہ کو دیکھے بغیر ہی رنگ سے نیچے چھلانگ لگائی۔۔۔۔۔۔

جیسے پہلے سے ہی جانتا ہو یہ کام کون کر سکتا ہے ہمیشہ سے ہی ایسا ہوتا تھا سمائرہ احرار کے ٹراؤزر کا کونہ کھینچتی تھی اور وہ رنگ سے چھلانگ لگا دیا کرتا تھا۔۔۔۔

خیر مناؤاپنی احرار کے بچے ہر بار یہ ہڈی تمھیں نہیں بچائے گی۔۔۔۔

اگر کبھی پاپا کو پتا چل گیا تو نہ پھر دیکھنا۔۔۔۔۔ نین نے احرار کے پسینے سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جواب ہڈی اتارنے کی وجہ سے مکمل نظر آرہا تھا۔۔۔۔

Listen I'm not married and I have no child and one more thing I'm not interested in marriage.

احرار نے مغروریت سے جواب دیا اور باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

میں کیا بول رہی ہوں اور تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔دیکھو احرار اگر پاپا کو پتا چلا تو وہ تمھیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔

نین نے ایک بار پھر سے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

میڈم میرے پیسے تو دے دیں۔۔۔۔ابھی سمائرہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی انہیں ٹیکسی ڈرائیور نے آواز لگائی اور اپنے پیسے مانگے۔۔۔۔۔

جس پر احرار نے دونوں کو ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے گا۔۔۔

سمائرہ تم نے پیسے نہیں دیے؟؟؟نین نے جلدی سے سارا ملبہ سمائرہ پر ڈالا

۔۔۔

وہ میں احرار کو دیکھنے اندر آگئی تھی مجھے لگا تم نے دے دیے۔۔۔۔

سمائرہ ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔

او گاڈ!!!! کیسی بہنیں ملی ہیں مجھے۔۔۔احرار دانت پیستے ہوئے بولا

۔۔۔۔۔

اور اپنے وائلٹ سے پیسے نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے حوالے کیے۔۔۔۔

پریٹی، گڈ لکنگ سسٹرز احرار اور ویسے بھی ہم سنگل پیس ہیں۔۔۔دنیا میں ہمارے جیسی اور کوئی نہیں۔۔۔

نین اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی جبکہ نین کی بات سنتے احرار نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔۔۔۔

اچھا احرار فریش ہو کر آؤ تم سے بات کرنی ہے نین نے گھر کا دروازا کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ پانچ کمروں پر بنا ایک فلیٹ تھا جو کہ ویل فرنیشد تھا۔۔۔

ہر چیز نفاست سے اپنی جگہ پر سیٹ تھی۔۔۔ اگر ان کے گھر والے انہیں ایسے دیکھ لیتے تو یقینن غش کھاتے۔۔۔۔

صفائی رکھنے میں زیادہ تر ہاتھ احرار کا تھا۔۔۔انہوں نے لندن میں رہتے ہوئے لیا تھا جب بھی یونیورسٹی کے ہاسٹل میں دیر سے آنے پر اینٹر نہ ہونے دیتے تھے تینوں اسی جگہ اپنا ڈیرہ جماتے تھے۔۔۔

احرار جیسے ہی فریش ہو کر آیا تب تک سمائرہ پزا اور کولڈ ڈرنکس منگوا چکی تھی۔۔۔۔

اچھا تو کیا کہہ رہی تھی تم دونوں احرار نے پزے کا بائیٹ لیتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔۔

ماما کی کال آئی تھی آج پوچھ رہی تھی کب واپس آنا ہے نین سریس انداز میں بولی۔۔۔

پھر تم نے کیا کہا؟؟؟ سمائرہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

میں نے انہیں بتایا ہے ابھی لاسٹ سمیسٹر چل رہا ہے۔۔۔۔ یہ نہیں بتایا کہ سمیسٹر اینڈ ہو چکا ہے۔۔۔۔

نین نے کولڈرنک کا سپ لیتے انہیں بتایا۔۔۔

احرار ماما بہت روتی ہیں اب ہمیں چلے جانا چاہیے سمائرہ نے بھی باتوں میں حصہ ڈالا۔۔۔

ہاں مجھے بھی لگتا ہے اب چلے جانا چاہیے اور ہاں احرار اب یہ باکسنگ یہی چھوڑ کے جانا نین نے بڑی بہن ہونے کے ناطے سمجھایا۔۔۔

اچھا تو اب تم پانچ فٹی مجھ پر حکم چلاؤ گی وہ اس کے چھوٹے قد پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ تینوں اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔۔۔

آج ستارہ سال بعد وہ واپس آئے تھے۔۔۔

یار ثمو اپنے وطن کی ہوا بھی کتنی اچھی ہے دل کو ٹھنڈ ہی پڑ گئی۔۔۔

نین نے خود کو محب وطن ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

اف نین یہ اچھی ہوا ہے سمائرہ نے سامنے سے آتی جاتی دھواں اور دھول اڑاتی گاڑیوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

چلو اب گھر بھی جانا ہے یا نہیں ایک تو ویسے ہی گھر میں کسی کو نہیں بتایا کہ ہم آرہے ہیں پتا نہیں جب پتا چلے گا تو کیساری ایکٹ کریں گے گھر والے ۔۔۔۔۔

احرار بیزاری سے بولا۔۔۔۔

چلو سمائرہ نے اپنا ہینڈ کیری گھسیٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا میری بات سنو نین نے اشارے سے ان دونوں کو اپنے پاس آنے کا بولا اور ان دونوں کے کان میں کھسر پھسر شروع کر دی۔۔۔۔

واؤ نین زبردست سمائرہ اس کی بات سنتے خوشی سے اچھل پڑی۔۔۔

احرار نے بھی تھمز اپ کا سائن کیا۔۔۔

چلو احرار نے ان دونوں کو چلنے کا کہا۔۔۔

احرار تم جانتے ہو نہ ہم نازک سی پیاری سی معصوم سی کزنز ہیں تمھاری ۔۔۔۔۔

سمائرہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

کام کی بات کرو دونوں احرار پہلے ہی جانتا تھا دونوں نے ضرور اس سے کوئی کام کروانا ہے۔۔۔۔

وہ دیکھو پیارے کزن اب اس دیوار پر ہم بغیر سہارے کے نہیں چڑھ سکتے تو۔۔۔۔ نین نے بات ادھوری چھوڑتے دیوار کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے زیادہ معصوم مت بنو دونوں۔۔۔۔

کہیں ایسا نہ ہو تم دونوں کی معصومیت دیکھ کر میں اس دار فانی سے کوچ کر جاؤں۔۔۔

آجاؤ احرار دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کو نیچے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ارے یہ کیا ہے دونوں نے ایک ساتھ میرا کچومر نکالنا ہے۔۔۔۔۔احرار نین اور سمائرہ کو ایک ساتھ اپنی پیٹھ پر چڑھتے ہوئے دیکھ بولا۔۔۔۔۔

ہاں تو باکسنگ چیمپئن اے_ایس ہمارا ویٹ تو برداشت کر ہی سکتا ہے ۔۔۔۔

باری باری آؤ دونوں احرار نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احرار کے بولنے پر پہلے نین دیوار پر چڑھی پھر سمائرہ۔۔۔۔

چل ثمو بیٹا دیکھ کیا رہی ہے کود جا نین نے سمائرہ کو دھکا دیا۔۔۔۔

جبکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھتا احرار نین کو بھی نیچے دھکا دے چکا تھا۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سمائرہ اور نین زمین پر گری کراہ رہی تھی اور احرار مزے سے دیوار پر بیٹھا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

احرار کے بچے اللہ پوچھے تم سے۔۔۔ تمھیں اتنی چلاک بیوی ملے جو دو دن میں ہی تمھیں گنجا کر دے۔۔۔۔

نین نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے احرار کو بددعائیں دی۔۔۔۔

اور تمھیں اللہ ایسا شوہر دے جو تمھاری ساری چلاکی نکال دے۔۔۔۔

سمائرہ نے بھی نین کو بددعا دی۔۔۔

دیکھو اپنا بد دعاؤں کا یہ سیشن پھر کبھی شروع کر لینا فلحال اندر چلو۔۔۔۔

احرار نے دیوار سے چھلانگ لگاتے قدم اندر لاؤنج کی طرف بڑھائے

۔۔۔۔

ماہا کہاں ہو ؟؟؟

بات سنو میری میں فریش ہونے جا رہی ہوں کچن میں جا کر کھانا دیکھ لینا

۔۔۔۔۔

ملیحہ کچن سے باہر نکلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ما۔۔۔اس سے پہلے کہ ملیحہ پھر سے ماہا کو آواز دیتی سامنے سے آتے احرار کو دیکھ کر شاکڈ ہو گئی۔۔۔۔۔

احرار نے مسکراتے ہوئے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ملیحہ نے جلدی سے اپنی آنکھیں مسلیں کہیں یہ اس کی نظروں کا دھوکا نہ ہو۔۔۔۔۔

ملیحہ نے دوبارہ سے آنکھیں کھولیں تو سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

جہاں تھوڑی دیر پہلے احرار کھڑا تھا اس خالی جگہ کو دیکھتے ہی ملیحہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

کتنا پیارا لگ رہا تھا نہ میرا احرار بلیک پینٹ شرٹ پہنے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے جبکہ گلے میں چین اور ہاتھوں میں دو تین بینڈز پہنے ہوئے تھا۔۔۔

کیا ہوا ملیحہ ایسے کیوں کھڑی ہو؟؟؟

ماہا نے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ ماہا میں نے۔۔۔۔ ملیحہ اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا ملیحہ؟؟؟

کیا ہوا ہے؟؟؟اور یہ آنکھوں میں پانی۔۔۔۔

ماہا نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں میرا وہم ہو گا وہ یہاں کیسے آسکتا ہے اور ویسے بھی ماہا سمجھے گی میں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔۔وہاں میں فریش ہونے جا رہی ہوں تو کچن دیکھ لینا۔۔۔۔

ملیحہ نے جلدی سے بات بدلی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ ویسے بھی سب کا آفس سے واپس آنے کا ٹائم ہو گیا ہے ۔۔۔۔

ماہا کہتے ساتھ کچن میں جبکہ ملیحہ فریش ہونے چلی گئی ۔۔۔۔

ماما پانی دے دیں بہت پیاس لگی ہے ۔۔۔۔ ماہا جو کچن میں کھانا چیک کر رہی تھی نین کی آواز سن کر اپنی جگہ پر ساکت ہو گئی ۔۔۔۔

نین میری بچی نین ۔۔۔۔ ماہا آنکھوں میں بے شمار آنسو لیتے بڑ بڑائی ۔۔۔۔

ماہا نے جلدی سے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا ۔۔۔۔

نین ۔۔۔۔ نین بیٹا ماہا نے اونچی آواز میں نین کو پکارا ۔۔۔۔

جب نین نظر نہ آئی تو آنکھوں سے آنسو صاف کرتی واپس سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں نین کیسے ہو گی۔۔۔۔ابھی پرسوں ہی تو میری اس سے بات ہوئی تھی اور اس نے بولا تھا کہ ابھی اس کا لاسٹ سمیسٹر چل رہا ہے۔۔۔۔۔

اف میں بھی نہ لگتا ہے پاگل ہو گئی ہوں اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا ۔۔۔۔۔

جبکہ نین نے جو فریج کے پیچھے چھپی ماہا کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی بڑی مشکل سے اپنا امڈ آنے والا قہقہہ روکا۔۔۔۔

ماہا آپی کیا بڑبڑا رہی ہیں خود سے ماہ نور کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی

جبکہ نین خاموشی سے انہیں باتوں میں مگن دیکھ ماہ نور کے پیچھے سے کچن میں سے نکل گئی۔۔۔۔

اف یار ماما تو ایسے اپنی جگہ پر سٹل ہو گئیں تھیں جیسے میں نے نہیں کسی بھوت نے انہیں پکارا ہو۔۔۔۔

نین سمائرہ اور احرار کے پاس آتے ہوئے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو یار نانا ابو سے تو مل لیں سمائرہ پلر کے پیچھے سے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہاں نانو سے ملنا پڑے گا نین نے بھی سمائرہ کی بات پر حامی بھری۔۔۔۔

دارم صاحب آنکھوں پر چشمہ لگائے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

جب اچانک ہی ان کی آنکھوں سے کسی نے چشمہ اتار کر وہاں اپنے ہاتھ رکھے تھے۔۔۔۔

دارم صاحب چونکے تھے کیونکہ اب تک ان کی بیٹیوں میں سے کسی نے بھی یہ حرکت نہیں کی تھی۔۔۔۔

ہاں ایک معصوم سی ہستی ضرور تھی جو روزانہ شام پانچ بجے آکر ان کی آنکھوں پر اپنے نرم و نازک سے ہاتھ رکھتی تھی۔۔۔۔

اور ابھی تو دو بجے کا وقت تھا۔۔۔۔

کیا علیزہ بیٹا آپ اتنی جلدی کیسے آگئی ؟؟ دارم صاحب مسکرائے اور سمائرہ کو علیزہ سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ پکڑ کر آگے کو کیے۔۔۔۔

سمائرہ دارم صاحب نے جلدی سے دوبارہ سے ٹیبل سے چشمہ اٹھا کر دوبارا آنکھوں پر لگایا۔۔۔۔

کہیں یہ ان کی نظروں کا دھوکا تو نہیں۔۔۔۔

تم لوگ سچ میں آ گئے میرے بچے ؟؟

میں تم لوگوں کو بہت مس کرتا تھا۔۔۔دارم صاحب نے اپنے کانپتے ہاتھوں میں ان تینوں کے ہاتھ پکڑے۔۔۔اور اپنے لبوں سے لگا لیے

۔۔۔۔

ایویں ای نانو جھوٹ نہ بولیں آپ ہمیں بلکل بھی یاد نہیں کرتے تھے

۔۔۔۔۔۔

تبھی تو آپ نے ہمارا نام نہیں لیا بلکہ کسی علیزہ کا نام لیا۔۔

سمائرہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے نہیں علیزہ تو اتنی معصوم اور پیاری سی بچی ہے۔۔۔۔

تم لوگوں کے یہاں سے جانے کے بعد ایک وہی تو تھی جو روز آکر میرے پاس بیٹھا کرتی تھی۔۔۔۔
اور ڈھیر ساری باتیں کیا کرتی تھی۔۔۔۔

علیزہ کا ذکر کرتے ہوئے دارم صاحب کے لہجے میں مٹھاس ہی مٹھاس تھی ۔۔۔۔

دارم صاحب کے یوں کسی اور لڑکی کی تعریفوں کے پل باندھنے پر احرار نے بیزار ہوتے ہوئے منہ بنایا۔۔۔

نین اور سمائرہ نے احرار کو منہ بناتے دیکھ بمشکل اپنے قہقہوں کا گلا گھونٹا

۔۔۔۔۔

چلیں نانو نیچے چلیں ابھی تو ہم کسی سے بھی نہیں ملے۔۔۔۔

ابھی تو ہم نے اپنی ماؤں کو اپنی ذرا سی جھلک دکھائی ہے۔۔۔۔۔

نین نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔۔

جبکہ نین کے ذرا سی جھلک لفظ پر دارم صاحب نے نا سمجھی سے ان سب کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر سمائرہ نے دارم صاحب کو اپنے کارنامے کے بارے میں بتایا جسے سن کر وہ خود بھی ہنس پڑے۔۔۔۔۔

تم لوگ کبھی نہیں سدھرنے والے دارم صاحب ان کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

اوہو نانو ابھی تھوڑا سا ویٹ کریں اور آپ بھی ہمارے ساتھ ہیں او کے سمائرہ نے یقین دہانی چاہی جس پر دارم صاحب نے او کے کا سائن دیا۔۔۔۔۔

دارم صاحب کے ساتھ احرار نین اور سمائرہ بھی آ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

جب دارم صاحب نے اونچی آواز میں ماہا کو بلایا۔۔۔۔

ماہا بیٹا مجھے پانی دینا۔۔۔۔جی ڈیڈا ابھی لاتی ہوں۔۔۔

ماہا نے کچن سے ہی آواز دی اور فریج میں سے ٹھنڈا پانی ڈال کر لاؤنج میں آتے ہوئے وہ ایک بار پھر اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

سامنے ہی نین احرار اور سمائرہ دارم صاحب کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہنس رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا ماہا بیٹا؟؟

پانی دو نہ مجھے دارم صاحب ماہا کو ساکت ہوتے دیکھ اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولے۔۔۔

ڈیڈ وہ

ن۔۔۔ین۔۔۔۔ نین۔۔۔۔اح۔۔۔۔احر۔۔۔احرار۔۔۔۔۔ سم۔۔۔
سما۔۔۔ سمائرہ۔۔۔۔ سمائرہ نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ان کا نام مکمل کیا
۔۔۔۔

ارے بیٹا وہ تینوں تو لندن میں ہیں یہاں کہاں سے آ گئے۔۔۔۔

تم بھی نہ چلو مجھے پانی دو وہ سنجید گی سے بولے۔۔۔۔۔

ڈیڈ کیا آپ کو یہ تینوں نظر نہیں آ رہے ؟؟؟ ماہا نے حیرانگی سے دارم
صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کون تینوں ؟؟

کیا ماہا بیٹا تم بھی نہ نیند میں تو نہیں ہو۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔ کچھ نہیں ڈیڈ شاید مجھے کچھ زیادہ ہی آج ان کی یاد آرہی ہے جو پہلے کچن پھر لاؤنج۔۔۔۔۔

ماہا نے صوفے پر بیٹھتے سرد سی آہ بھرتے کہا۔۔۔۔۔

کیا کچن لاؤنج۔۔۔۔؟؟ دارم صاحب نے مزید سوال پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ڈیڈ آج آپ اتنی جلدی نیچے کیسے۔۔۔۔ ابھی تو علیزہ بھی نہیں آئی ۔۔۔۔

وہی تو روزانہ آپ کو نیچے لے کر آتی ہے۔۔۔۔ ماہا نے اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے دارم صاحب سے سوال کیا۔۔۔۔

مگر نظریں ہنوز ان تینوں کی طرف تھیں جو ہنستے ہوئے کبھی دارم صاحب تو کبھی ماہا کی طرف دیکھتے۔۔۔۔۔

ہاں آج میرا دل کر رہا تھا اسی لیے میں خود ہی آ گیا دارم صاحب نے پانی کا گھونٹ بھرتے جواب دیا۔۔۔۔۔

ماہا تم یہاں کیا؟؟؟

کچھ لمحے تو ملیحہ بھی کچھ نہ بول پائی۔۔۔ارے ملیحہ تم آگئی ماہ نور کہاں ہے
۔۔۔۔

ماہاوہ کیا تمھیں کوئی نظر نہیں آرہا مطلب نین،احرار اور سمائرہ۔۔۔۔

نہیں ملیحہ بیٹا آج تم دونوں کو کیا ہو گیا ہے ابھی کچھ دیر ماہا بھی یہی بول رہی تھی دارم صاحب نے اپنا قہقہ ضبط کیا۔۔۔۔

ہمیشہ ان کی بیٹیوں نے انہیں ناکوں چنے چبوائے تھے۔۔۔۔

آج ان کا کیا ان کی اولاد انہیں ٹرپل کر کے لوٹا رہی تھی۔۔۔۔

نین،احرار اور سمائرہ نے ایک ساتھ اپنی بتیسی کی نمائش کی۔۔۔۔

اچھا ہوا ماہ نور تم بھی آ گئی جلدی بتاؤ تمھیں ڈیڈ کے ساتھ کوئی بیٹھا ہوا نظر آ رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں احرار سمائرہ اور نین بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔ماہ نور جو موبائل چلانے میں مصروف تھی بولتے ہوئے صوفے پر بیٹھی مگر اگلے ہی لمحے جھٹکا کھا کے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔۔

کیا سچ میں تم لوگ یہاں ہو؟؟؟ماہ نور شاک کی سی کیفیت میں بولی۔۔۔۔

اب کی بار ماہا اور ملیحہ بھی منہ کھولے ہونق بنی ان تینوں کو دیکھنے لگیں جو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

اوہ تو اب سمجھ آئی صبح سے ہماری بیویوں کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔۔۔۔

ریحان ساحر اور دانش جو تھوڑی دیر پہلے ہی لاؤنج میں آتے ان تینوں کو دیکھ کر ٹھٹھکے تھے اپنی بیویوں کو بیوقوف بنانے پر نین احرار اور سمائرہ کے کان پکڑ کر کھینچے۔۔۔۔۔

آہ ڈیڈ کیا کر رہے ہیں اب تو ہم بڑے ہو گئے ہیں اور شریف بچے بن گئے ہیں سچی میں۔۔۔۔

نین ریحان سے اپنا کان چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔۔

احرار اور سمائرہ نے نین کی بات کی تقلید کی۔۔۔۔

تینوں باری باری ساحر، دانش اور ریحان سے ملتے چہروں پر معصومیت سجائے اپنی ماؤں کی طرف آئے۔۔۔

جہاں وہ ان سے اپنے بیوقوف بنائے جانے پر ناراض کھڑی تھیں۔۔۔

کیا مام اب کیا آپ سب ناراض رہیں گی ہم سے احرار نے زبردستی ملیحہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

یس مام ہم ستارہ سال کے بعد واپس آئے ہیں اور آپ ہم سے ناراض کھڑی ہیں نین نے بھی ماہا کو ایموشنلی بلیک میل کیا۔۔۔

اس کی بات سن منتی ماہا نم آنکھوں سے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے اسے اپنے گلے سے لگا گئیں۔۔۔۔

مام میں نے تو آپ کو تنگ بھی نہیں کیا تو آپ مجھ سے کیوں ناراض ہیں ؟؟؟

بلکہ آپ کو تو مجھ پر فخر ہونا چاہیے کہ آپ کی بیٹی نے آپ کو تنگ نہیں کیا۔۔۔۔

میں نے تو ان دونوں کو منع بھی کیا تھا پر ان دونوں نے ہی مجھے بھی زبردستی راضی کیا ایسے کرنے کے لیے سمائرہ فرضی کالر جھاڑتے خود پر معصومیت طاری کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ماہ نور نے ہنستے ہوئے سمائرہ کو اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔

ماہ نور کے گلے لگے ہی اس نے نین اور احرار کی طرف دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے جیسے ابھی اسے کچا چبا جائیں گے ۔۔۔۔۔

سمائرہ نے ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اپنی آنکھیں پٹپٹائیں۔۔۔۔

چلو اب بس کرو ملنا جلنا آجاؤ لنچ کرلیں ریحان نے ان سب کو گپیں ہانکتے دیکھ کہا۔۔۔۔

بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔۔ نین، احرار اور سمائرہ نے تو اتنے اچھے سے کھانا کھایا کے ریحان ان کی خاموشی پر عش عش کر اٹھا۔۔۔۔

کہاں وہ ستارہ سال پہلے کھانے کے پہلے نوالے سے آخری نوالے تک ایک دوسرے کا حشر نشر بگاڑ کے رکھ دیتے تھے۔۔۔۔

آج اتنی فرمانبرداری سے کھا رہے تھے بس بیچ میں کبھی کبھار ملیحہ، ماہ نور ماہا کی ایک آدھ بات کا جواب دے دیتے۔۔۔۔

اوکے چلو جا کر ریسٹ کر لو تم لوگوں کا سامان کمروں تک پہنچا دیا گیا ہے جسے باہر ہی چھوڑ کر آ گئے تھے۔۔۔۔

ساحر نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تینوں خاموشی سے اپنے کمروں میں ریسٹ کرنے چلے گئے۔۔۔

سارا دن سفر کرنے کے بعد وہ تینوں واقعی بہت تھک چکے تھے۔۔۔۔

شام سات بجے احرار کی آنکھ کھلی تو فریش ہوتے ہی نیچے کا رخ کیا۔۔۔۔

ابھی احرار نے آدھی سیڑھیاں ہی کراس کی تھیں جب اسے کسی لڑکی کی کھلکھلا کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

نو ہاہاہاہانو ہاہاہاہاہانا نو ہاہاہابس ہاہاہا کریں۔۔۔۔

ہاہاہاہا علیزہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی دارم صاحب سے بولی جو اسے گد گدی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

آئیندہ ہمیں تنگ کرو گی دارم صاحب نے ایک بار پھر اسے گد گدی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اوکے نانو پکا آئیندہ ہم آپ کو تنگ نہیں کریں گے علیزہ ایک بار پھر ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہیں آپ ہر دفع یہی کہتی ہیں اس دفع ہم آپ کے جھانسے میں نہیں آنے والے۔۔۔۔

دارم صاحب نے ایک بار پھر ہاتھ اس کی طرف لیجاتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے فائن نانو ہم ہالف پنکی پرامس کرتے ہیں آپ کو تنگ نہیں کریں گے آئیندہ علیزہ معصومیت سے بولی۔۔۔۔

ہالف اوکے چلو ٹھیک ہے ہالف ہی سہی دارم صاحب نے اس کی بات مان لی۔۔۔۔

سیڑھیوں پر کھڑا احرار منہ کھولے اس چھوٹی پٹاخہ کو دیکھ رہا تھا جو خود تو بچی تھی۔۔۔۔

ساتھ دارم صاحب کو بھی بچہ بنا چکی تھی اوپر سے اتنی عزت دے رہی تھی ہم بول کر۔۔۔۔

نین اور سمائرہ جو کب سے علیزہ اور دارم صاحب کو ہنسی مذاق کرتے دیکھ رہی تھیں اب اٹھ کر ان کے ساتھ والے صوفے پر آ بیٹھیں۔۔۔۔

کیا نانو آپ نے ہمارا انٹروڈکشن تو کروایا ہی نہیں کیوٹی پائی سے۔۔۔۔۔

نین علیزہ کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آہاں نہیں کریں ہمیں پین ہوتا ہے۔۔۔ہم کسی کو بھی ایسے کرنے نہیں دیتے۔۔۔۔

علیزہ اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ناک منہ چڑھا کر بولی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاواؤ کیوٹی پائی تم کتنے پیارے پیارے فیس ایکسپریشنز بناتی ہو سمائرہ اس کے چہرے کے ایکسپریشنز دیکھ کے ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ تو ہم بچپن سے ہی بہت کیوٹ ہیں۔۔۔۔

اینڈ ہیلو!!! ہمارا نام علیزہ ہے اور ہم ساتھ والے گھر میں اپنے بھائی اور ماما بابا کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔۔

اور ہم آپ کے بارے میں بھی جانتے ہیں ہمیں نانو نے بتایا تھا آپ کے بارے میں۔۔۔۔

آپ نین آپی اور آپ سمائرہ آپی ہیں۔۔۔ہیں نا علیزہ نے پہلے نین اور پھر سمائرہ کی طرف بار بار اشارہ کیا۔۔۔۔

اف تمھیں تو سب پتا ہے کیوٹی پائی۔۔۔۔ سمائرہ نے علیزہ کے چیکس کھینچنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تو علیزہ جلدی سے پیچھے ہو گئی۔۔۔۔۔

نو وہ چہرے کو لیفٹ رائٹ گھماتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اور ہاں ہم یہ بھی جانتے ہیں اس گھر میں ایک جن بھی ہیں نانو نے بتایا تھا

۔۔۔۔۔

وہ جن سڑو بھی ہیں اکڑو بھی ہیں لیکن آپ دونوں کے لیے نہیں۔۔۔۔۔

باقی سب کے لیے علیزہ نے اپنے ہاتھوں کے پنجوں کو آگے کرتے ہوئے انہیں ڈرانے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔۔

جبکہ نین اور سمائرہ نے پیچھے سیڑھیوں پر کھڑے احرار کو دیکھا جس کا غصہ علیزہ کی آخری بات پر سوا نیزے کو پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

اچھا کیوٹی پائی ادھر بیٹھو ہم دونوں ابھی آئے۔۔۔۔۔

جسٹ فائیو منٹس،،، سمائرہ احرار کو آتے دیکھ نین کو اشارہ کرتے ہوئے علیزہ سے بولی اور دونوں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح وہاں سے غائب ہو گئیں۔۔۔۔۔

دارم صاحب تو ان کی باتوں کے درمیان میں ہی وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔۔۔۔

آہمم،،احرار نے گلے کو کھنکارتے ہوئے علیزہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

علیزہ نے حیرت سے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا جہاں احرار اپنی خوبرو پرسنیلٹی کے ساتھ آنکھوں میں غصہ لیے علیزہ کو گھور رہا تھا۔۔۔

جی آپ کون ہیں پہلے تو کبھی آپ کو نہیں دیکھا۔۔۔

دیکھیں اگر آپ یہاں کام مانگنے آئے ہیں تو سوری ہمارے گھر میں کسی کام والے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

ایکسکیوزمی مس بچی ہو تو بچی بن کے رہو زیادہ گھر کی مالکن بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

میرے ہی گھر میں کھڑی ہو کر مجھے ہی کام کا بول رہی ہو احرار نے غصے سے دو قدم آگے بڑھائے جبکی علیزہ جو کب سے اس کی برائیاں کر رہی تھی ----

اسے اپنے سامنے دیکھ کر تو جیسے سانپ ہی سونگ گیا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ تو ہم ہڑبڑاتے ہوئے علیزہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا بولے۔۔۔

کیا وہ وہاں جلدی سے بولو احرار نے تھوڑے غصے سے پوچھا۔۔۔

دیکھیں پہلے تو آپ ہمیں بچی نہ بولیں۔۔۔ماشاءاللہ سے اٹھارہ کے ہونے والے ہیں بس ایک ہی ویک رہتا ہے علیزہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی ۔۔۔۔۔

بچی کو بچی نہیں تو اور کیا بولوں ہاں اور بات سے پھر و مت آئندہ اگر میرے بارے میں ایسا بولی نہ تو یہ جو ننھی سی جان ہے نا اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گی۔۔۔۔

احرار ایک ایک لفظ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

علیزہ جو احرار کی بات سن کر پوری طرح سے سہم چکی تھی جلدی سے اپنے گھر کی طرف دوڑ گئی۔۔۔۔

ارے علیزہ کہاں گئی ابھی تو یہاں تھی میں تو اس کے لیے چاکلیٹ لائی تھی ۔۔۔۔۔

ملیحہ علیزہ کو ڈھونڈتے ہوئے بولی۔۔۔۔احرار جو واپس کمرے کی طرف جانے لگا تھا اپنی ماں کی بات سن کر رکا۔۔۔۔۔

کہیں تم نے تو اسے کچھ نہیں کہا ملیحہ نے احرار کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اوہو مام میں نے اس بچی کو کیا کہنا ہے احرار اپنی ماں کے گلے میں بازو حائل کرتا محبت سے بولا۔۔۔۔۔

رات کو سب اکھٹے بیٹھے ڈنر کر رہے تھے جب ریحان نے گلہ کھنکارتے احرار کو مخاطب کیا۔۔۔۔

اب آگے کا کیا پلان ہے احرار۔۔۔۔ تم نے کچھ سوچا ہے اس بارے میں ۔۔۔۔

جی بڑے پاپا کچھ دن تک آفس جوائن کروں گا۔۔۔۔

اور آگے ان شاءاللہ آپ لوگوں کے بزنس کو بلندیوں تک لے کے جاؤں گا ۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اچھی بات ہے اور ہاں نین سمائرہ میں نے آپ لوگوں سے نہیں پوچھا۔۔۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ جاب نہ کریں۔۔۔

مجھے آپ دونوں کے جاب کرنے سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے

۔۔۔۔۔۔

اگر آپ دونوں چاہیں تو جاب کر سکتی ہیں۔۔۔۔

یس ڈیڈ مجھے بہت شوق ہے بزنس کا لیکن مجھے کچھ خاص ایکسپیرینس نہیں ہے۔۔۔۔تو میں نے سوچا ہے میں کسی کمپنی میں سیکرٹری کی حیثیت سے جاب کروں گی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ سوچ رہے ہونگے اپنی کمپنی میں کیوں نہیں تو ڈیڈ وہ اس لیے کہ میں خود کے نام سے پہچانی جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔میں اپنا ایک نام بنانا چاہتی ہوں۔۔۔۔

ایسے اگر میں ہماری ہی کمپنی میں گئی تو وہاں مجھے آپ کی نسبت سے خاص پروٹوکول دیا جائے گا نین نے ایک ہی سانس میں اپنی بات کہتے گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے اور سمائرہ بیٹا آپ؟؟ ریحان نے سمائرہ سے بات کرتے ہوئے نین کی طرف اشارہ کیا اور پوچھنا چاہا کہ کیا وہ بھی نین والا کام کرنا چاہتی ہے جس پر سمائرہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نو نو بڑے پاپا اتنی محنت مجھ سے نہیں ہوتی میرا تو سمپل سا فنڈا۔۔۔۔

مطلب میں نے سوچا ہے میں اپنی زندگی اس قوم کے بچوں پر وقف کروں گی۔۔۔۔۔انہیں پڑھاؤں گی۔۔۔۔

سمائرہ جو پہلے اپنی زبان قینچی کی طرح چلارہی تھی لفظ فنڈا پر نین اور احرار کے گھورنے پر جلدی سے اپنے لفظوں کی تسیح کی۔۔۔۔

What do you mean Dad.....

آپ کہہ رہے ہیں میں پاکستان جاؤں ؟؟؟ مرتسم شاہ آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

What's a big deal???

اس میں اتنی بڑی کیا بات ہو گئی ہے جس پر تم اتنا ہائیپر ہو رہے ہو۔۔۔۔۔

اور بیہیو تو ایسے کر رہے ہو جیسے پہلی دفعہ جا رہے ہو وہاں۔۔۔۔

اینڈ بائے داوے بھولو مت یہ بھی تمھارا ہی آئیڈیا تھا کہ ہم پاکستان کے ساتھ ساتھ لندن میں بھی اپنا بزنس سٹارٹ کریں۔۔۔۔۔

ویسے بھی وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے اگر کچھ مسئلہ ہو تو اس سے ڈسکس کر لینا۔۔۔۔

میں اسے بتا چکا ہوں کہ تم پاکستان اسی کے گھر رکو گے۔۔۔

فائن ڈیڈ میں چلا جاؤں گا لیکن میں وہاں کسی کے گھر نہیں رہنے والا
۔۔۔۔۔۔۔

مرتسم باپ کے سامنے بے بس ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور ہاں ایک آدھ ماہ تک میں بھی یہاں سے سب سمیٹ کر آجاؤں
گا۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ یقینن آپ یہ بھی ڈیسائیڈ کر چکے ہونگے کہ کب جانا ہے
۔۔۔۔۔ مرتسم نے دانت پیستے باپ سے پوچھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا بلکل آپ کی ٹکٹ بھی بک ہو گئی ہے آپ جناب کل جا رہے ہیں اب جاؤ اور جا کے اپنا سامان پیک کر لو۔۔۔۔

عمران صاحب نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا تو مرتسم کچھ بھی کہے بغیر ایک نظر اپنے ڈیڈ پر ڈال کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

سمائرہ جو یونیورسٹی میں انٹرویو کے لیے اپنے ہی دھیان میں جلدی جلدی جا رہی تھی اچانک ہی سامنے سے آنے والی شخصیت سے زوردار تصادم ہوا۔۔۔۔

ہائے اللہ اماں جی اتنا بڑا پتھر کہاں سے آگیا۔۔۔۔۔ سمائرہ نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بند آنکھوں سے ہی تبصرہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اوہیلو مس!!! ایک تو سامنے دیکھ کر چل نہیں رہی تھی اور اوپر سے مجھے ہی پتھر کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ذایان لیکچر لے کر اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا تب ہی اپنی دھن میں آتی فائل چیک کرتی سمائرہ ذایان سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

دیکھیں مسٹر اگر میں دیکھ کر نہیں چل رہی تھی تو آپ دیکھ کر چل لیتے سمائرہ نے زمین سے اپنی فائل اٹھاتے کھڑے ہو کے جواب دیا۔۔۔۔

لسن مس۔۔۔۔۔تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔تم لوگ تو چلے گئے تھے۔۔۔۔

واپس کیسے آئے ذایان نے اسے پہنچانتے حیران ہوتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔۔

یو بندر یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟

اووووتو ابھی تک پڑھائی ہی پوری نہیں ہوئی تمھاری مطلب تم سٹوڈنٹ ہو سمائرہ نے اووو کو کافی لمبا کھینچتے تاسف سے کہا۔۔۔۔

ہاہاہا لگتا ہے فیل ہوتے رہتے ہو سمائرہ نے اپنی سوچ کے مطابق ہنستے ہوئے اس کا مزاق اڑایا۔۔۔۔

شٹ اپ!!! تم اپنی زبان کو ذرا قابو میں رکھا کرو یہ نہ ہو اس کی وجہ سے تمھیں کوئی نقصان اٹھانا پڑ جائے۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو مجھ سے میں فیوچر لیکچرار ہوں سمائرہ نے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے ہوا میں اچھالا۔۔۔۔

سمائرہ کی حرکت پر ایک پل کے لیے ذایان اپنی جگہ پر ساکت ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔

اوہیلو!!! اگر تم لیکچرار بن گئی تو اس نوجوان نسل کا کیا بنے گا۔۔۔۔۔

ذایان نے اس پر طنز کیا۔۔۔۔۔

Mr. Zayan i am getting late for my interview. We'll discuss this matter next time.

سمائرہ فائل سینے سے لگائے اپنا ہاتھ ہوا میں لہراتے اسے بائے کرتی کوریڈور میں غائب ہو گئی۔۔۔۔ جبکہ ذایان منہ کھولے سمائرہ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔

بد تمیز لڑکی ذایان بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

احرار بات سنو یہ ساتھ والے گھر دے آؤ۔۔۔۔

سمائرہ یونیورسٹی انٹرویو کے لیے گئی ہوئی ہے اور نین گھر نہیں ہے وہ مال گئی ہوئی ہے اسے کچھ سامان لینا تھا۔۔۔۔۔

ماہا نے اسے ساری تفصیل بتائی کہیں احرار منع ہی نہ کر دے۔۔۔

بڑی ماما میں کیسے جاؤں گا۔۔۔احرار منہ بناتے ہوئے بولا جانتا تھا ساتھ والا گھر ذایان کا ہے۔۔۔۔

اور فلحال وہ ذایان سے منہ ماری نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کیا میں کیسے جاؤں گا۔۔۔یہ کیا بات ہوئی ظاہر سی بات ہے ہے اپنے پیروں پر ہی چل کر جاؤ گے۔۔۔۔

میں چلی جاتی لیکن میرے سر میں بہت درد ہے ماہا نے جلدی سے بہانا بنایا

اوہ، بڑی ماما پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔زیادہ پین تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔

میڈیسن لی آپ نے۔۔۔۔

آپ بیٹھیں آرام کریں میں دے آتا ہوں احرار جلدی سے ماہا کے ہاتھ سے باؤل تھامتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میرا پیارا بچہ کتنی فکر ہے نہ میری ماہا نے اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔۔

احرار جیسے ہی ساتھ والے گھر گیا دروازا پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا اس لیے خاموشی سے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔

کوئی ہے گھر میں ؟؟احرار نے ارد گرد کسی کو بھی نہ پاتے ہوئے آواز دی۔۔۔۔

اچانک سے اسے کچن سے کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

اوہ، آنٹی ہونگی کچن میں احرار سوچتے ہوئے آگے بڑھ گیا لیکن کچن کے دروازے پر ٹھٹک کے رکا۔۔۔۔

اور سامنے دیکھا جہاں علیزہ اپنے دوپٹے سے بے نیاز کمر سے نیچے جاتے لمبے بالوں کو چٹیا میں مقید کیے کبھی چیزیں اٹھا کر ادھر رکھتی تو کبھی ادھر رکھتی جیسے کچھ بنا رہی ہو۔۔۔۔۔

ادھر ادھر گھومتے ہوئے اس کی چٹیا بھی بل کھا کے گھومتی۔۔۔۔۔۔

احرار ساکت کھڑا پہلی بار کسی لڑکی کو یوں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جانے کونسی کشش تھی جو اسے علیزہ کی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

اچانک سے گلاس نیچے گرنے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا اور چلتے ہوئے علیزہ کے پاس گیا۔۔۔۔

آہممممم،،،،احرار نے گلا کھنکارتے ہوئے علیزہ کو اپنی طرف متوجہ کیا

۔۔۔۔

کیا بھیا،،گلا کیوں کھنکار رہے ہیں۔۔۔۔اچھا ہوا آج آپ جلدی آگئے

۔۔۔۔مجھے میری ایک فرینڈ کے پاس گاؤں جانا تھا۔۔۔۔

ماما تو کہہ رہی تھی ابھی نہیں آرہے آپ۔۔۔اوا چھا اب سمجھ آئی آپ مجھے سرپرائز دے۔۔۔۔۔علیزہ احرار کو ذایان سمجھ کر بات کرتے ہوئے پیچھے مڑی مگر ذایان کی جگہ احرار کو دیکھ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔۔

جن ۔۔۔۔م ۔۔ می ۔۔۔۔ میرا مطلب ۔۔۔۔ آ ۔۔ آ ۔۔ آپ ۔۔۔۔۔

علیزہ نے اپنا حلق تر کرتے پوچھا ۔۔۔ جیسے احرار ابھی اسے نگل جائے گا ۔۔۔۔۔

وہ احرار کو سامنے دیکھ کر اپنی حالت بھی بھول گئی تھی کہ وہ بغیر دوپٹے کے کھڑی ہے ۔۔۔۔

احرار نے ایک نظر علیزہ کو دیکھ کر چیئر سے دوپٹہ اٹھا کر واپس سے علیزہ کی طرف دیکھا ۔۔۔۔

اب کی بار علیزہ سبکی کے احساس سے چہرہ بھی اوپر نہ کر پائی ۔۔۔۔

احرار نے دوپٹہ کھول کر علیزہ کے ارد گرد لپیٹتے ہوئے سرگوشی کی جبکہ احرار کی سرگوشی پر علیزہ اپنی جگہ منہ کھولے ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔

تم سچ میں بچی نہیں ہو۔۔۔۔آئندہ یہ دوپٹہ کسی کے سامنے بھی نہ اترے ۔۔۔۔

کسی کے بھی مطلب کسی کے بھی اور گھر میں بھی نہیں اترنا چاہیے ۔۔۔۔۔۔

احرار نے مسکراتے ہوئے علیزہ کے گال تھپتھپائے اور دو انگلیوں کی مدد سے علیزہ کا منہ بند کیا۔۔۔۔۔

اور کچن سے باہر نکل کر لاؤنج میں آگیا۔۔۔۔

ارے احرار بیٹا آپ کب آئے۔۔۔ بیٹھو بیٹا علیزہ احرار کے لیے کچھ کھانے کو لاؤ پہلی بار بچہ گھر آیا ہے شگفتہ بیگم احرار کو گلے لگاتے ہوئے بولی ۔۔۔۔۔

آئی ماما،، علیزہ شگفتہ بیگم کی آواز پر جلدی سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔۔۔۔

احرار بیٹا تمھیں آئے ہفتہ ہونے کو ہے اور تم مجھے آج ملنے آئے ہو شگفتہ بیگم ناراضگی سے بولیں۔۔۔۔

میری پیاری آنٹی میں بھلا آپ کو بھول سکتا ہوں۔۔۔

وہ بس بڑے پاپا ڈیڈ اور چاچو کے ساتھ بزی تھا بزنس وغیرہ دیکھنے میں

۔۔۔۔۔

بس آج ہی فری ہوا تھا احرار نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔۔

شکر ہے علیزہ تم آگئی مجھے تو لگا تھا مجھے خود آنا پڑے گا تمھیں لینے۔۔۔۔۔

علیزہ جو ٹرے میں کھانے کے لوازمات سیٹ کر کے لائی تھی شگفتہ بیگم کے ڈانٹنے پر منہ بنا کے رہ گئی۔۔۔۔۔

ماما بھائی کب آئیں گے۔۔۔۔۔علیزہ نے احرار کو اگنور کیے اپنی ماں سے پوچھا۔۔۔۔۔

بتایا تو تھا کل چلی جانا اپنی دوست کے آج ذایان لیٹ آئے گا۔۔۔۔

نو ماما کل میرا ٹیسٹ ہے میں نہ گئی تو میم مجھے بہت ڈانٹیں گی میرے نوٹس بھی عائشہ لے گئی۔۔۔۔میں نے اسے بولا بھی تھا یاد سے مجھے دے دینا علیزہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔۔

آنٹی اگر آپ کی اجازت ہو اور آپ کو برا نہ لگے تو میں لے جاؤں علیزہ کو اس کی دوست کے گھر احرار نے ایک نظر علیزہ کی طرف دیکھ کر شگفتہ بیگم کو کہا جو اپنے آنسو واپس اندر دھکیلنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

اجازت کی کیا بات ہے بیٹا تم بھی زیادہ کی طرح ہو لیکن شام ہونے والی ہے اور روڈ بھی خراب ہیں اس طرف کے۔۔۔۔

ایسا کرنا شام ہونے سے پہلے پہلے آجانا شگفتہ بیگم تحمل سے بولیں۔۔۔۔۔۔

اوکے آنٹی میں کار لے کر آیا آپ علیزہ کو ریڈی ہونے کا کہہ دیں۔۔۔۔۔ احرار شگفتہ بیگم سے بولتے باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔۔

نو ماما مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا علیزہ منمناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیا ہے علیزہ پہلے جانا ضروری تھا اور اب نہیں جانا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں احرار سے اتنا پیارا اور معصوم بچہ ہے وہ شگفتہ بیگم لہجے میں محبت سموئے بولی۔۔۔۔۔

جبکہ ان کے احرار کو معصوم بولنے پر علیزہ نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔

اور اپنے روم میں ریڈی ہونے چلی گئی۔۔۔۔

علیزہ ریڈی ہو کے خاموشی سے آ کر کار کا بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

او ہیلو!!! میں کوئی ڈرائیور نہیں ہوں خاموشی سے آ کر آگے بیٹھو احرار سنجیدگی سے بولا جس پر علیزہ ٹیڑھے میڑھے منہ کے زاویے بناتی آگے آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

علیزہ کے ٹیڑھے میڑھے منہ کے زاویے بنانے پر احرار کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔۔

احرار نے چہرہ خاموشی سے سامنے کی طرف دیکھتے کار سٹارٹ کی۔۔۔۔

مس علیزہ کیا آپ مجھے آگے بتانا پسند کریں گی اب کہاں جانا ہے کیونکہ میں اس طرف پہلی دفع جا رہا ہوں احرار نے علیزہ کو خاموش بیٹھے دیکھ کے پوچھا ۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کو راستہ نہیں پتا۔۔۔علیزہ نے منہ کھولے پوچھا کیونکہ راستے کے بارے میں وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ۔۔۔۔

وہ تو عنبر کے گھر دو سے تین دفع گئی تھی اور جب بھی گئی تھی ذایان کے ساتھ ہی گئی تھی۔۔۔۔۔

تو مطلب میڈم کو راستے کا ہی نہیں پتا احرار نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

ہاں تو مجھے لگا آپ کو پتا ہو گا آپ بھی تو مزے سے آ گئے پہلے پوچھ تو لیتے علیزہ نے سارا ملبہ احرار پر ڈالا۔۔۔۔۔

واٹ،، احرار نے چینختے ہوئے اچانک سے بریک لگائی جس سے علیزہ کا سر ڈیش بورڈ میں جا کے لگا۔۔۔۔۔

آہ علیزہ نے سسکتے ہوئے اپنے سر پر ہاتھ رکھا جو ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا

کیا ہوا علیزہ؟؟؟

علیزہ تم ٹھیک ہو؟؟؟ احرار نے پریشان ہوتے ہوئے اس سے پوچھا

آپ نے اچانک سے بریک کیوں لگائی بندہ بتا ہی دیتا ہے۔۔۔۔ علیزہ غصے سے اپنے درد کرتے سر کی پرواہ کیے بغیر بولی۔۔۔۔

تم پاگل ہو تم نے سیٹ بیلٹ بھی نہیں باندھا تھا اگر کوئی بڑا نقصان ہو جاتا تو ۔۔۔۔ اگر زیادہ چوٹ لگ جاتی تو پاگل لڑکی۔۔۔۔

احرار نے غصے سے دانت پیستے اس کی کم عقلی پر ماتم کیا جس نے سیٹ بیلٹ ہی نہیں باندھا ہوا تھا۔۔۔۔

ہاں تو مجھے نہیں باندھنا آتا تو میں کیا کروں اف میرا سر علیزہ نے اپنے آنسو صاف کرتے اسے بتایا۔۔۔۔۔

علیزہ نے عنبر کو کال کر کے اس کے گھر کا راستہ پوچھا جس کی وجہ سے تقریباً تین گھنٹے لگا کر علیزہ اور احرار عنبر کے گھر میں تھے۔۔۔

واؤ بہت ہینڈسم ہے علیزہ یہ کون ہے اس سے میری ہی سیٹنگ کروا دو۔۔۔۔ عنبر نے علیزہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

احرار نے عنبر کی بات لب بھینچے سنی تھی بلکہ وہ علیزہ کے جواب کا منتظر تھا ۔۔۔یقینن اس کی سوچ کے عین مطابق ہی علیزہ کی طرف سے جواب آئے گا۔۔۔۔

ریئلی،،، عنبر یہ کہاں سے ہینڈ سم ہیں پورے کے پورے جن ہیں اور ہر وقت مرچیں چبائے رکھتے ہیں اور دیکھتے تو ایسے ہیں جیسے کچا چبا جائیں گے ۔۔۔ذرا دیکھو کتنے موٹے ہیں یہ ۔۔۔

ہمیں دیکھو ہم کتنے پیارے ہیں۔۔۔ سمارٹ ہیں علیزہ نے پہلے اپنے فیس کے گندے گندے زاویے بنا کر احرار کی خصوصیات بیان کیں اور پھر آنکھیں پٹپٹاتے اپنی تعریف کی۔۔۔

احرار نے کھا جانے والی نظروں سے علیزہ کی طرف دیکھا۔۔۔

دیکھا دیکھا کیسے ہمیں گھور رہے ہیں ہم سچ بول رہے تھے اب مان گئی نہ تم علیزہ نے احرار کے گھورنے پر جلدی سے عنبر کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

اوفو،،، کیا ہو گیا ہے علیزہ اتنا تو ہینڈسم ہے عنبر نوٹس اس کی کمر میں مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اوکے انکل،،،، اب ہمیں چلنا چاہیے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔احرار نے عنبر کے بابا سے ملتے ہوئے علیزہ کو اشارہ کیا جو جب سے آئی تھی عنبر کے کان میں گھسی اس کی برائیاں کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

اوکے عنبر اب ہم چلتے ہیں۔۔۔۔ابھی جا کر ہم نے ٹیسٹ بھی پریپیئر کرنا ہے ورنہ ٹیچر کل ہماری جان نکال دیں گی۔۔۔۔

اللہ حافظ !!!!علیزہ عنبر کے گلے ملتے باہر کی جانب بھاگی جہاں احرار پندرہ منٹس سے کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

اوہ،، آگئی علیزہ میڈم ابھی اگر ہماری کوئی برائی باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی کر آئیں۔۔۔۔

ہم ہیں نہ آپ کے ملازم آپ کا ویٹ کر لیں گے وہ دانت پیستے غرایا

۔۔۔۔۔۔۔

علیزہ جو ہنستے ہوئے کار میں بیٹھی تھی احرار کی بات پر سہم کر دروازے کے پاس کھسک گئی جیسے احرار ابھی اس کی جان نکال دے گا۔۔۔۔

علیزہ کے سہم کر احرار کی طرف دیکھنے پر احرار نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا ۔۔۔۔

سیٹ بیلٹ باندھو اب کی بار وہ تھوڑی نرمی سے بولا۔۔۔۔

ہم نے کہا تھا نہ ہمیں نہیں باندھنا آتا۔۔۔علیزہ اپنا سر شرمندگی سے جھکاتے ہوئے بولی جیسے ساری غلطی اس کی ہو۔۔۔۔

ذایان نے تو کبھی اسے سیٹ بیلٹ باندھنے ہی نہیں دیا تھا وہ خود ہی اپنی گڑیا کا سیٹ بیلٹ باندھتا تھا۔۔۔۔

اوکے فائن،،،احرار بولتے ہوئے علیزہ کی طرف جھکا۔۔۔۔علیزہ نے حیرت کی زیادتی سے احرار کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اور اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔ی۔۔۔یہ آپ کیا کر رہے ہیں علیزہ کے بولنے پر احرار جو علیزہ کا سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا علیزہ کی طرف دیکھا جو آنکھیں نیچے کیے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بولی۔۔۔۔

ڈونٹ وری،،بے بی فلحال سیٹ بیلٹ باندھ رہا ہوں۔۔۔اوپس تم تھوڑی نہ بے بی ہو تم تو۔۔۔۔۔احرار نے علیزہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑی اور پھر جلدی سے کار سٹارٹ کی ۔۔۔۔

جس پر علیزہ نے آنکھیں کھولتے اپنی سانسیں ہموار کیں جو احرار کے قریب آنے پر تیز ہو چکی تھیں۔۔۔۔

پلیز۔۔۔کار آہستہ چلائیں علیزہ روتے ہوئے مدھم سی آواز میں بولی احرار نے اس کی آواز بمشکل سنی تھی۔۔۔۔

اوکے علیزہ رونا بند کرو ورنہ میں تمھیں کار سے باہر پھینک دوں گا سٹاپ کرائینگ۔۔۔

احرار سنجیدگی سے بولا جانتا تھا اگر پیار سے بولا تو وہ کبھی بھی نہیں مانے گی۔۔۔۔۔

احرار کی دھمکی سن کر اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔
دیکھیں ہم نہیں رو رہے پلیز سپیڈ سلو کریں۔۔۔۔۔

علیزہ نے ایک بار پھر سے اپنے آنسو صاف کیے جو پھر سے نکلنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

علیزہ کی حرکت پر احرار کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ نے ڈیرا جمایا تھا۔۔۔۔

احرار نے کار کی سپیڈ سلو کرتے ایک نظر علیزہ کی جانب دیکھا جو ابھی تک اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

احرار جو ٹرن لینے لگا تھا اچانک سامنے سے آتے بائیک کو دیکھ کر کار کو سائیڈ پر کرنا چاہا جو کہ روڈ سے اتر کر ہلکی سی درخت سے ٹکراتی۔۔۔۔

اف اللہ آج اگر آپ ہمیں مارنا چاہتے ہیں تو ایک ہی بار بتا دیں ہمیں۔۔۔۔
وہ غصہ اپنی چھوٹی سی ناک پر سجائے بولی۔۔۔۔۔

مجھے گھورو مت تمھاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔۔۔۔نہ تم مجھے غصہ دلاتی نہ ہی میں تم سے روڈلی بات کرتا اور نہ ہی تم روتی۔۔۔۔

تمھارے رونے کی وجہ سے میرا دھیان سارا تمھاری طرف تھا۔۔۔۔
احرار نے بھی سارا ملبہ اس پر ڈالا۔۔۔۔

آپ ہمیں ان سب کا قصور وار ٹھہرا رہے ہیں؟؟؟؟اس نے احرار کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

زیادہ دماغ خراب نہ کرو میرا۔۔۔میں چیک کرتا ہوں کار صیح ہو سکتی ہے یا نہیں احرار اسے بتاتے ساتھ کار سے باہر نکلا۔۔۔۔

آئے بڑے نواب زادے اونہہ۔۔۔علیزہ نے جاتے ہوئے احرار کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے کسی مکینک کو بلانا پڑے گا۔۔۔۔تمھارے موبائل میں سگنل آرہے ہیں یا نہیں میرے موبائل میں سگنل نہیں آرہے احرار پریشانی سے بولا۔۔۔

نہیں ہمارے موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی ہے علیزہ نے ارد گرد پھیلتے اندھیرے کو دیکھ کے اسے بتایا۔۔۔۔

چلو باہر آؤ جلدی سے یوں ایسے سنسان روڈ پر ہمارا ٹھہرے رہنا ٹھیک نہیں ہے تھوڑا آگے چل کر دیکھتے ہیں شاید کوئی میکنک مل جائے۔۔۔۔

احرار اس کی سائیڈ کا دور اوپن کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے تھوڑی دور ایک گاؤں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

بات سنیں ہم سے اور نہیں چلا جا رہا دیکھیں وہ سامنے کچھ گھر ہیں ہم ان سے مدد مانگتے ہیں علیزہ ہانپتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہیں میں نہیں چاہتا یہاں پھر سے کوئی مسئلہ ہو جائے ویسے بھی ہم ان لوگوں کو جانتے بھی نہیں ہیں۔۔۔۔

احرار جو علیزہ کی بات سننے کے لئے رکا تھا سنجیدگی سے دو قدم آگے چلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

آہ پلیز ہمیں پین ہو رہا ہے ہمارے پاؤں آہ پلیز ان سے ہیلپ لے لیں علیزہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ احرار کے پاس پہنچی ہی تھی پتھر پر ٹھوکر لگنے کے باعث نیچے گر گئی۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔۔ ہمیں آپ بلکل بھی اچھے نہیں لگتے آپ کی وجہ سے ہمیں ہمیشہ چوٹ لگتی ہے علیزہ درد سے کراہتی روتے ہوئے بولی

۔۔۔۔۔

احرار غصے میں آگے بڑھ کر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔۔

احرار کے یوں غصے سے خود کے پاس آ کر بیٹھنے سے علیزہ نے روتے ہوئے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔

پھر اچانک سے اپنے پاؤں پر احرار کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور آنکھیں پھیرے احرار کی طرف دیکھا ۔۔۔۔۔

یہ آپ ہمارے پاؤں کو چھوڑیں علیزہ ہڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اب کیا مسئلہ ہے چپ کر کے بیٹھو اور دیکھنے دو مجھے احرار نے گھورتے ہوئے اسے چپ رہنے کو کہا اور خود اس کے پاؤں کا معائنہ کرنے لگا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا زیادہ چلنے کی وجہ سے پین کر رہے ہونگے۔۔۔

اچھا چلو وہاں چلتے ہیں شاید کوئی مدد مل جائے احرار اسے اپنے سہارے کھڑا کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نین کیا کر رہی ہو نیوز پیپرز کے ساتھ ریحان نے نین کو نیوز پیپرز پر پنسل سے کچھ مارک کرتے ہوئے دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ڈیڈ بس سکیرٹری کی جاب کے لیے مختلف کمپنیوں میں وکینسیز دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

Don't do this Nain..

پہلے بھی تم جا چکی ہو نہ انٹرویو کے لیے کیا بنا تھا انہوں نے بد تمیزی کی تھی

۔۔۔۔۔

میں اب آپ کو کہیں اور نہیں جانے دینے والا اس لیے خاموشی سے جہاں میں کہہ رہا ہوں وہیں جاب کرو ریحان سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

لیکن آپ کی کمپنی۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نین اپنی بات مکمل کرتی ریحان نے اسے ٹوک دیا۔۔۔۔

میں نے ہماری کمپنی کا کب بولا تمھیں۔۔۔۔تم میرے ایک فرینڈ ہیں ان کی کمپنی میں جاب کرو گی۔۔۔۔

میں ان سے تمھارے بارے میں بات بے کر چکا ہوں۔۔۔۔

لیکن ڈیڈ وہاں وہ لوگ مجھے ایزاین امپلائی ٹریٹ نہیں کریں گے۔۔۔

تمھیں اس چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں ان سے بات کر چکا ہوں تمھیں ایزاین امپلائی ہی ٹریٹ کیا جائے گا ریحان نے اسے بتایا

۔۔۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ جیسا آپ کہیں وہ گہری سانس خارج کرتے بولی۔۔۔۔۔

اوکے مس سمائرہ آپ آج سے ہی جوائننگ کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔

لیکن آپ ابھی ویزیٹنگ لیکچرار کے طور پر کام جوائن ہو نگی۔۔۔۔۔

پانچ چھ مہینے کے بعد آپ کے ٹیچنگ میتھڈ اور سٹوڈنٹس کی پراگریس کو مد نظر رکھ کر ہی ڈیسائیڈ کیا جائے گا کہ آپ پرمانینٹ لیکچرار اپائنٹ ہو نگی یا نہیں۔۔۔۔۔۔

Okay sir I'll make sure that you weren't disappointed for me.

اور ہاں مس سمائرہ ایک اور بات آپ کو جو بھی گائیڈنس چاہیے ہو گی آپ سینیئر پروفیسرز سے لے سکتی ہیں۔۔۔۔

وہ سب بھی آپ کے ہی ڈیپارٹمنٹ کے ہیں۔۔۔۔

اوکے، سر تھینک یو سمائرہ سمائرہ مسکراتے ہوئے بولی اور اٹھ کر باہر چلی گئی

۔۔۔۔۔

میرے خیال سے آپ کو انہیں بتانا چاہیے تھا کہ وہ جس کلاس کو پڑھانے والی ہیں وہاں کیسے سٹوڈنٹس ہیں۔۔۔۔۔

انٹرویوز لینے والے میں سے ایک پروفیسر بولا۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے اگر ہم اُنہیں بتا دیتے تو کیا وہ رضامند ہوتیں؟؟۔۔۔۔۔

کبھی نہیں اور ہاں انہیں تو ابھی تک یہ بھی نہیں پتا پرانی لیکچرار کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اگر انھیں پتا چل گیا تو؟؟ دوسرا پروفیسر اپنی بات کے اختتام پر پریشانی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں اس معاملے کو یہیں ختم کر دینا چاہیے۔۔۔

Let's see what happens next.

پہلا پروفیسر اپنے ماتھے کے بل ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

سمائرہ جیسے ہی کلاس میں اینٹر ہوئی کسی نے بھی سمائرہ کی طرف دھیان نہیں دیا۔۔۔۔

کچھ سٹوڈنٹس ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے تو کچھ پانچ چھ بچوں کی گینگ بنا کے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

جبکہ کلاس کے کچھ شریف سٹوڈنٹس گروپس لیڈرز کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے جیسے ان کے حکم کے پابند ہوں۔۔۔۔

اوہو تو سب کے سب بگڑے بچے ہیں لیکن مجھ سے زیادہ بگڑے ہوئے نہیں ہو سکتے۔۔۔

ڈنڈے کی طرح سیدھا نہ کر دیا تو میرا نام بھی سمائرہ دانش نہیں سمائرہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے مسکرائی تھی اور پھر ڈیسک کی طرف بڑھی تھی ۔۔۔

سمائرہ نے ڈیسک کے پاس جا کر گلا کھنکارتے ہوئے کلاس کو اونچی آواز میں مخاطب کیا۔۔۔

اسلام علیکم !کلاس میں آپ سب کی نئی بائیوڈائیورسٹی سبجیکٹ لیکچرار سمائرہ دانش۔۔۔۔

سمائرہ کے اونچی آواز میں بولنے پر چند بچوں نے سمائرہ کی طرف کانوں میں انگلیاں گھمائے دیکھا اور پھر سے باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔۔

اور کچھ بچوں نے کانوں میں ایسے انگلی گھمائی جیسے انہیں سمائرہ کا اونچی آواز میں بولنا ناگوار گزرا ہو۔۔۔۔۔

You idiots listen to me don't you dare to ignore me?

سمائرہ کے چینخ کر بولنے پر کلاس میں یک دم سے خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ؟؟

اور آپ ہیں کون ؟؟؟ایک گروپ کا لیڈر سمائرہ کے پاس آکر بولا جبکہ اس کے یوں بولنے پر سمائرہ نے اسے ناگوار نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

کیا میں نے یہاں آکر راکٹ سائنس بولی تھی کہ آپ کو میرا انٹروڈکشن سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

ویٹ ویٹ کہیں آپ بہرے تو نہیں ہیں جو آپ کو میری باتیں سمجھ میں نہیں آ رہیں۔۔۔۔

تم۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکا اپنی بات مکمل کرتا سمائرہ دو قدم چلتے اس کے پاس آئی۔۔۔۔

Shut up you have no manners how to speak with teachers....

کیا کبھی مینرز سیکھے ہیں؟؟؟ سمائرہ نے ایک آئیبرو اونچا کرتے اس سے پوچھا۔۔۔۔

جبکہ پوری کلاس منہ کھولے ٹیچر اور عثمان کو دیکھ رہی تھی جو ٹیچرز کو اپنی جوتی کے برابر سمجھتا تھا آج ایک ٹیچر کے ہاتھوں ہی بے عزت ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

عثمان نے غصے سے سمائرہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تمھیں تو میں۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ عثمان کا ہاتھ سمائرہ پر اٹھتا سمائرہ نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روکتے اچانک ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔۔۔۔

جبکہ پوری کلاس حیرت سے اس اچانک ہوئے انسیڈینٹ کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔

اور ابھی شاک میں تھی کہ یہ حقیقت تھی یا ان کا وہم۔۔۔۔

میں ان ٹیچرز میں سے بلکل بھی نہیں ہوں جو سٹوڈنٹس کی بدتمیزی پر خاموش رہیں گے۔۔۔۔۔

آج سے میری بات پوری کلاس غور سے سن لے میں پہلی اور آخری بار کہہ رہی ہوں اس کے بعد میں کہوں گی نہیں بلکہ کر کے دکھاؤں گی۔۔۔۔۔

میں وہ ٹیچر نہیں ہوں جسے آپ نے ڈرامے کر کے یونیورسٹی سے باہر نکلوا دیا۔۔۔۔۔۔

اچھے سے جانتی ہوں میں پوری کلاس کو۔۔۔۔

And you go to your seat now.

سمائرہ کے غصے سے بولنے پر عثمان بھی خاموشی سے اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا ۔۔۔۔۔

سمائرہ نے پوری کلاس کا انٹروڈکشن لینے کے بعد ایک ٹاپک انہیں سمجھا دیا۔۔۔۔

لیکچر اینڈ ہونے سے پہلے انہیں اسائمنٹ بھی دے ڈالی۔۔۔۔

سمائرہ کی اولڈ ٹیچر والی بات پر کلاس کے باہر سے گزرتے پروفیسر ٹھٹک کر رکے اور حیرانگی سے کھلے دروازے سے سمائرہ کی طرف دیکھا کہ آج صبح ہی تو انہوں نے اس کا انٹرویو لیا تھا تو اسے کیسے پتا چلا پرانی ٹیچر کا۔۔۔۔

ریحان کے کہنے پر آج نین ایم۔ایس انٹرپرائزز کے باہر کھڑی تھی اور منہ کھولے اس خوبصورت بلڈنگ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ہاں تو میں بھی نین ہوں کسی سے تھوڑی کم ہوں جو مجھے جاب نہیں ملے گی

۔۔۔۔۔

نین منہ ہی منہ میں بڑ بڑاتے ہوئے اینٹرینس پر بیٹھی لڑکی کی طرف بڑھی

۔۔۔۔۔

ایکسکیوز می،، کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ انکل میرا مطلب ہے مسٹر توقیر شاہ کا آفس کہاں ہے۔۔۔۔۔

لڑکی نے نیچے سے لے کر اوپر تک نین کا معائنہ کیا اور پھر بولی۔۔۔۔

مسٹر توقیر شاہ تو ابھی پاکستان نہیں آئے ہیں۔۔۔۔ان کے بیٹے ابھی تین دن پہلے ہی آئے ہیں۔۔۔۔۔

اوکے، کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ ان کا آفس کہاں ہے؟؟؟ نین سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جی آپ یہاں سے ففتھ فلور پر چلی جائیں وہاں پر رائیٹ سائیڈ پر باس کا آفس ہے۔۔۔۔۔

اوکے جزاک اللہ نین بولتے ہی سیڑھیوں کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

ایکسکیوز می میم،،،،آپ سیڑھیوں کی جانب سے کیوں جا رہی ہیں لفٹ سامنے ہی ہے آپ وہاں سے جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔

کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی نے نین کو سیڑھیوں کی جانب جاتے دیکھ کے پوچھا ۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں لفٹ سے نہیں جاتی میں سیڑھیوں سے ہی جاتی ہوتی ہوں نین نے مسکراتے ہوئے بتایا اور پھر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

مرتسم جو اپنے آفس میں بیٹھا چیئر کا رخ موڑے اپنے ڈیڈ سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

اچانک سے دروازہ ناک ہونے پر اس نے اللہ حافظ بولتے اونچی آواز میں آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

اسلام علیکم سر!!! سر میں نین ریحان۔۔۔ نین نے پھولی سانس کے ساتھ سلام کیا اور ساتھ ہی اپنا نام بتا ڈالا۔۔۔۔

او کے سٹ ڈاؤن!! مس نین مرتسم نے بغیر چیئر کا رخ موڑے دو انگلیوں سے اندر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

جبکہ اس کے یوں اشارہ کرنے پر نین نے اپنی ناک چڑھائی۔۔۔۔

بدتمیز باس امپلائی سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے نین منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

کچھ فرمایا آپ نے مس نین ؟؟؟ مرتسم جو پہلے ہی نام کی وجہ سے سوچ رہا تھا کہیں سنا ہے سامنے مرر میں سے نین کا عکس دیکھتے حیران ہوا تھا

جبکہ نین کے ناک چڑھانے اور منہ ہی منہ میں بڑبڑانے پر مرتسم کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی-----

نو---نو سر نین جلدی سے بولی کہیں باس کچھ سن ہی نہ لے-----

اس دن تو بڑی غنڈی بنی پھر رہی تھی آج اتنی مہذب کیسے ہو گئی مرتسم نے دل ہی دل میں چیئر پر بیٹھی نین کو ٹیڑھے میڑھے منہ کے زاویے بناتے دیکھ کے سوچا-----

اوکے مس نین آپ آج سے ہی میری سیکرٹری اپائنٹ ہو چکی ہیں اینڈ آپ کے سامنے فائل پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

آپ کو اس پر سگنیچرز کرنے ہیں تاکہ آپ کی کسی غلطی کی وجہ سے اگر کمپنی کو کوئی لاس ہو تو اس کی زمہ دار آپ ہو نگی۔۔۔۔

مرتسم کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مرتسم کے یوں بولنے پر نین نے ایک نظر چیئر کو دیکھا اور زبان چڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

سر یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی میں یہاں کس کی ریفرنس سے آئی ہوں۔۔۔۔

یہ ڈیڈ کے فرینڈ کی کمپنی ہے افکورس اچھی ہی ہو گی تو مجھے یہاں کے رولز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

اینڈ ایک اور بات سر۔۔۔۔چند لمحوں کے توقف کے بعد نین سنجیدہ ہوتے ہوئے پھر سے بولی۔۔۔۔

سر میں یہاں ایک امپلائی کی حیثیت سے کام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

ویل ڈن مس نین آپ کو یہاں ایک امپلائی کی حیثیت سے ہی ٹریٹ کیا جائے گا۔۔۔۔

نین کے پیج پر سائن کرنے پر مرتسم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی جبکہ نین کی آخری بات بولنے پر وہ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اب آئے گا مزہ نین ریحان میری گاڑی خراب کی تھی نہ اب تمھیں پتا چلے گا تم نے پنگا کس سے لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اوکے تو مس نین آپ آج سے بلکہ ابھی سے میری نئی سیکرٹری ہیں تو آپ ثانیہ سے ساری ڈیٹیلز وغیرہ پوچھ لیں۔۔۔۔

آگے کا شیڈول سب آپ مجھے بتایا کریں گی میری میٹنگز کب ہیں کب نہیں پریزنٹیشن کو فائنل ٹچ دینے کے بعد ایک بار مجھ سے ڈسکس کیا کریں گی

۔۔۔۔۔

مرتسم نے سنجیدگی سے بتاتے اپنی چیئر کارخ نین کی جانب موڑا تھا۔۔۔

تمم۔۔۔۔۔ نین تقریباً چینختے ہوئے بولی۔۔۔۔

احرار اور علیزہ ایک گھر کے سامنے پہنچتے ہی دروازا ناک کرنے لگے ۔۔۔۔۔۔

تین سے چار بار دروازا ناک کرنے پر اندر سے ایک بوڑھی عورت نے دروازا کھولا اور علیزہ احرار کو نا آشنا نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

اسلام علیکم !!! انابی وہ ہم اپنی ایک دوست کے گھر سے آرہے ہیں راستے میں ہماری گاڑی خراب ہوگئی ہے۔۔۔۔۔

کیا آج رات کے لیے ہمیں یہاں پناہ مل سکتی ہے علیزہ کو سمجھ نہ آیا کہ اپنے سامنے کھڑی بوڑھی عورت سے کیا بولے اس لیے انابی کہتے انہیں ساری صورتحال کے بارے میں بتایا۔۔۔۔

جی بیٹا آپ لوگ یہاں رک سکتے ہیں انابی نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

انابی کیا پریشانی ہے آپ ہمیں بتا سکتی ہیں ؟؟؟؟احرار انابی کی ایک ایک حرکت نوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بیٹا آپ دونوں اندر آؤ میں بتاتی ہوں انابی دروازا بند کر کے دونوں کو اندر لے گئیں۔۔۔۔۔

اور پھر اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

بیٹا آپ دونوں اس طرف شاید پہلی بار آئے ہیں ورنہ یہاں کے قانون ضرور اچھی طرح جانتے ہوتے۔۔۔۔۔

اچھا آپ دونوں مجھے یہ بتائیں کہ آپ دونوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے مطلب آپ دونوں ایک دوسرے کے کیا لگتے ہیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ہم ان۔۔۔۔کی۔۔۔ہم۔۔۔۔اس سے پہلے کہ علیزہ اپنی بات مکمل کرتی احرار اس کی بات کا مطلب سمجھتے علیزہ کی بات پوری ہونے سے پہلے بول پڑا۔۔۔۔

بیوی ہیں یہ میری احرار چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اس کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

جو احرار کی بات پر اپنا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا شاک لگا بیوی احرار نے ہنستے ہوئے علیزہ کی جانب جھک کر سرگوشی کی۔۔۔۔۔

اور دونوں انگلیوں سے اس کا کھلا ہوا منہ بند کیا۔۔۔۔

جس پر علیزہ جی بھر کے شرمندہ ہوئی اور اپنی شرمندگی دور کرنے کے لیے احرار کو گھورا۔۔۔۔۔

پھر تو بہت اچھی بات ہے بیٹا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

انابی دونوں کی حرکتیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا آپ جائیں جا کر آرام کریں انابی نے علیزہ کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔۔

اور بیٹا آپ میری بات سن کر جایئے گا انابی نے احرار کو رکنے کا اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔۔۔

احرار انابی کے پاس ہی بیٹھ گیا اور علیزہ کو دیکھنے لگا جو تین سے چار بار مڑ کر دیکھ چکی تھی احرار اور انابی کے درمیان کیا بات چیت ہو رہی ہے۔۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچ کر علیزہ نے ایک بار پھر مڑ کر دیکھا جس پر احرار نے اسے گھورا۔۔۔

احرار کے گھورنے پر وہ جلدی سے دروازہ بند کر گئی۔۔۔۔

جی بولیے انابی احرار سوالیہ نظروں سے انابی کی طرف دیکھتے ہوئے مخاطب ہوا۔۔۔۔

بیٹا آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں کہ آپ کی باتوں میں کتنی سچائی تھی۔۔۔۔

آپ دونوں کے گھورنے اور ایک دوسرے کے ساتھ بولنے کے انداز سے ہی صاف پتا چل رہا تھا کہ آپ دونوں شادی شدہ نہیں ہیں۔۔۔۔

میں نے آپ دونوں سے زیادہ زندگی گزاری ہے جانتی ہوں آپ نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔

انابی بولتے ہوئے کچھ لمحے ٹھہری اور پھر سے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

ان کی باتوں سے احرار کا سر مارے شرمندگی کے جھک گیا۔۔۔۔

وہ انابی میں نے سوچا آپ ہمارے بارے میں کچھ غلط نہ سوچیں۔۔۔

میں پھر بھی لڑکا ہوں کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن وہ معصوم ہے میں نہیں چاہتا اس کی عزت پر کوئی آنچ آئے بس اس لیے میں نے آپ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔

احرار نے سر جھکاتے شرمندگی سے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا لیکن تم یہاں کے قانون سے ناواقف ہو۔۔۔

جانتے ہو کچھ عرصہ پہلے سامنے والے گھر میں ایک لڑکا اور لڑکی آ کے رکے تھے۔۔۔۔

ہمارے گاؤں میں قانون ہے باہر سے اگر مہمانوں میں کوئی بھی کنواری لڑکی آجائے تو اسے گاؤں کے سرپنچ کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔

اس دن جو جوڑا آیا تھا ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

گاؤں کے سرپنچ نے شرط رکھی تھی اگر وہ لڑکی کنواری ہے تو اسے اس کی اصل جگہ پہنچا دیا جائے۔۔۔۔

اگر انہیں پتا چلے کہ لڑکی کنواری ہے تو وہ انہیں قتل کر دیتے ہیں۔۔۔۔

تم دونوں ایسا کرنا اگر گاؤں کے سرپنچ آئیں تو کہنا شادی شدہ ہو۔۔۔۔۔

اور گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے یہاں ایک رات کے لیے پناہ لینے آئے ہو۔۔۔۔۔

انابی نے بات کا اختتام کرتے آخر میں اسے مخلصانہ مشورہ بھی دے ڈالا۔۔۔۔۔

آپ سہی کہہ رہی ہیں انابی علیزہ کو مت بتایئے گا ورنہ وہ پریشان ہو جائے گی۔۔۔۔۔

احرار اپنا ماتھا مسلتے پریشانی کے عالم میں بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اب تم بھی۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ انابی کچھ بولتی کسی نے باہر سے زوروں سے دروازا بجایا۔۔۔۔

یقینن گاؤں کے سرپنچ کو آنے والے نئے مہمانوں کی آمد کے بارے میں علم ہو چکا ہو گا۔۔۔۔

انابی نے پریشانی سے احرار کی طرف دیکھا جس پر احرار نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں تسلی دی اور خود دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اے لڑکے کون ہے توں اور وہ لڑکی کدھر ہے جو تیرے ساتھ تھی۔۔۔۔

ایک آدمی نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے احرار سے پوچھا۔۔۔۔

احرار نے غور سے اس آدمی کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں وہ لڑکی کہنے پر ایک چمک نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

تمیز سے بولو میری بیوی کے بارے میں بات کر رہے ہو تم شکر مناؤ زندہ کھڑے ہو ورنہ اگر کوئی اور اس لہجے میں میری بیوی کے بارے میں بات کرتا تو ابھی تک اس کا منہ سلامت نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔

احرار غصے سے اس کی جانب دیکھ کے بولا۔۔۔

اے لڑکے زیادہ نہ بن اچھے سے جانتے ہیں تو جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

ہم کیسے مانیں کہ وہ تیری بیوی ہے دوسرا آدمی احرار کے غصے سے بولنے پر جھٹ سے بولا۔۔۔۔

کیوں تمھارے گاؤں میں ساتھ سرٹیفکیٹ لے کے گھوما جاتا ہے جب شادی ہو جائے۔۔۔۔

اگر پتا ہوتا ایک ایسے ہی گاؤں میں ہمیں بھی رکنا پر سکتا ہے تو تعویز کی طرح ساتھ ہی رکھ لیتا نکاح نامہ احرار طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

زیادہ ہوشیار نہ بن لڑکے چل سرپنچ صاحب کے پاس اور ہاں اس چھوکری کو بھی لے ساتھ بڑے صاحب ہی فیصلہ کریں گے تم لوگوں کا۔۔۔۔

ایک آدمی نے احرار کو بولتے ہوئے ساتھ چلنے کا کہا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن میں اکیلا جاؤں گا میری بیوی نہیں جائے گی ساتھ تم لوگوں کو جو بھی کہنا یا پوچھنا ہے مجھ سے پوچھنا۔۔۔۔

اے لڑکے تو کچھ زیادہ ہی ہوشیار بن رہا ہے چپ کر کے ہماری بات مان لے۔۔۔۔۔

اور جو بھی سوال جواب ہونگے تجھ سے اور تیری بیوی دونوں سے ہونگے ۔۔۔۔۔

کیا پتا تو جھوٹ بول رہا ہو اب جلدی چل اور ہمارا وقت ضائع نہ کر۔۔۔۔۔

ایک آدمی تھوڑا تیز لہجے میں بولا جس پر احرار سر ہلاتے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

جہاں علیزہ کچھ ہی دیر پہلے گئی تھی۔۔۔۔

احرار نے کمرے کے پاس جاتے ہی دروازا ناک کیا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

احرار جیسے ہی اندر داخل ہوا علیزہ جو پہلے ہی کمرے میں اندھیرا ہونے کے باعث ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی جلدی سے احرار کے پاس آئی

۔۔۔۔۔

دیکھیں ہماری بات سنیں اس کمرے میں لائیٹ لگوائیں ہمیں یہاں ڈر لگ رہا ہے پلیز۔۔۔۔۔

علیزہ احرار کا بازو زور سے پکڑتے ہوئے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

علیزہ بات سنو اب جو جو میں بتاؤں گا غور سے سننا اور ہاں تمھیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے-----

میں تمھارے ساتھ ہوں او کے احرار نرم لہجے میں بولا-----

دیکھیں آپ کیا کہہ رہے ہیں ہم کیا کہہ رہے ہیں کیا آپ کو سنائی نہیں دیا

علیزہ احرار کی جانب سے اپنی بات کا جواب نہ پاتے ہوئے تلملائی تھی

تم چپ نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔تم نرم لہجے کے قابل ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔

اب غور سے میری بات سنو احرار کمرے کے دروازے سے تھوڑا سائیڈ پر ہوتے علیزہ کو بھی اسی جانب کر گیا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ علیزہ کچھ بولتی احرار گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

Shut your mouth stupid girl....

احرار غصے سے علیزہ کو باہر ہوئی ایک ایک بات بتاتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جس پر علیزہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ پورا منہ کھولے احرار کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے تو احرار کی بات کو مذاق سمجھا تھا پر یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا۔۔۔۔۔

اب اپنا منہ بند کرو ہر دفع کھول کر کھڑی ہو جاتی ہو۔۔۔۔

اور میری بات غور سے سن لو اگر جلدی مرنا نہیں چاہتی تو انہیں وہی کہنا جو میں نے کہا ہے اوکے۔۔۔۔۔

احرار اپنی دو انگلیوں کی مدد سے ہمیشہ کی طرح علیزہ کا منہ بند کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

اوراس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے اس کے سر پر دوپٹہ جو آدھا کندھے پر اور آدھا زمین پر جھول رہا تھا سیٹ کرتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ ہی باہر لے آیا۔۔۔۔۔۔

باہر آتے ہی احرار خاموشی سے علیزہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے سر پنچ کے لوگوں کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔۔

ہاں میں اینڈ ویٹ ویٹ مس نین میں تمھارا باس ہوں کوئی تمھارا دوست نہیں۔۔۔۔۔

سو مجھے تم نہیں آپ کہہ کر مخاطب کریں مرتسم ایک نگاہ اس پر ڈالے بولا

تم میرے باس نو نیور ایور ------ نین اس کی طرف دیکھتے دانت پیستے ہوئے بولی----

یس ایور،، مس نین آپ مانیں یا نہ مانیں آپ میری سیکرٹری اپائنٹ ہو چکی ہیں-----

Haven't you remembered that before a while you signed on an agreement???

مرتسم نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہا---

میں ابھی ریزائن کرتی ہوں اس جاب سے نین مسکراتے ہوئے بولی

لیکن شاید وہ مرتسم کی اگلی چال کے بارے میں بھول چکی تھی۔۔۔۔

اوکے،، مس نین ریزائن خوشی سے کریں لیکن ریزائن کرنے کے بعد آپ کو پچاس لاکھ کمپنی کو پے کرنا ہو گا۔۔۔۔

کیونکہ یہ میری کمپنی کا اصول ہے کوئی بھی امپلائی اگر جوائن ہونے کے بعد ایک سال پورا کیے بغیر ریزائن کرتا ہے تو اسے کمپنی کو پچاس لاکھ پے کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔

مرتسم نین کو سائیڈ سمائل پاس کرتے چیئر سے اٹھ کر اس کے سامنے آیا ۔۔۔۔

تم نے جان بوجھ کر کیا نہ ایسا؟؟؟؟ نین اپنی شہادت کی انگلی مرتسم کے سامنے کرتے ناک پر غصہ سجائے بولی۔۔۔۔

یس افکورس مائے ڈیئر سیکرٹری مرتسم نے اس کا غصے سے پھولا چہرہ دیکھ کے قہقہ لگایا۔۔۔

Okay fine myself dear sir I'll be here tomorrow for my job...

نین دماغ میں پلان بناتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے فرمانبرداری سے بولی

۔۔۔۔

مرتسم شاہ تمھیں میں نے ناکوں چنے ناچبوا دیئے تو میرا نام بھی نین ریحان نہیں۔۔۔۔

ہونہہ،، آیا بڑا مجھ سے بدلہ لینے کے بارے میں سوچنے والا۔۔۔

نین نے دل ہی دل میں مرتسم شاہ کو مخاطب کیا۔۔۔۔

یس شیور مس نین،،، اب آپ جا سکتی ہیں مجھے ناکوں چنے چبوانے کی پلاننگ کرنے۔۔۔۔

مرتسم نے مسکراتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دی۔۔۔۔

ک۔۔کی۔۔۔کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔۔میں نے ایسا کب کہا
۔۔۔

نین نے سٹپٹاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

مجھے لگا مس نین آپ نے ایسا کچھ کہا ہے۔۔۔

اوکے اب آپ جا سکتی ہیں مرتسم نین کو بولتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف گیا اور کوٹ اٹھا کر دوبارا اسے اس کے سامنے آیا۔۔۔۔

کیا آپ کو سنائی نہیں دیا مس نین میں نے کیا کہا؟؟؟'مرتسم نے تھوڑا نین کی طرف آگے کو جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ میں جارہی ہوں نین بولتے ہی جلدی سے آفس سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

نین کو گئے ہوئے ابھی چند ہی پل گزرے تھے جب مرتسم بھی اس کے پیچھے ہی آفس سے باہر آیا۔۔۔۔

مس نین آپ سیڑھیوں کی طرف کیوں جارہی ہیں ہماری کمپنی میں لفٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔۔۔۔

مرتسم اسے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کے بولا۔۔۔۔

سوواٹ ؟؟؟

میری مرضی میں جہاں سے مرضی جاؤں نین اس کے سامنے آتے بولی

آپ لفٹ سے جا رہی ہیں سیڑھیوں سے نہیں مرتسم نے اب کی بار تھوڑے غصے سے کہا۔۔۔۔

میری مرضی میں جہاں سے مرضی جاؤں۔۔۔۔میں سیڑھیوں سے ہی جاؤں گی۔۔۔۔

نین نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔۔

جبکہ مرتسم نین کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگا جو لفٹ کے نام پر ہی ڈر میں تبدیل ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں مس نین آپ سیڑھیوں سے کیسے جاتی ہیں مرتسم بات کو ختم کرتے ہوئے نین کا ہاتھ پکڑے اسے لفٹ کی طرف لے گیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے میں تمھارا منہ نوچ لوں گی۔۔۔۔ نہیں جانا مجھے لفٹ سے ۔۔۔۔۔

نین مسلسل اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے غصے سے چینخی ۔۔۔۔

شٹ اپ مس نین،،،، ڈونٹ بیہیو لائک آ چائلڈ

پلیز مجھے لفٹ سے نہیں جانا۔۔۔ نین نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔

جس پر مرتسم نے لفٹ کے پاس رکتے ہوئے ایک پل اس کے چہرے کی دیکھا جہاں آنکھوں سے آنسو بہنے کو تیار بیٹھے تھے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا لفٹ میں بلیو می مرتسم نے بازو سے پکڑ کر اسے سامنے کرتے حوصلہ دیا۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔ میں نے کہا نا ایک بار میں کہی گئی بات تمھیں سمجھ میں نہیں آتی کیا۔۔۔۔

نین مرتسم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ایک بار پھر سے کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

مرتسم نے نین کے ہاتھ کو ڈھیلا چھوڑتے اچانک اپنی طرف زور سے کھینچا جس پر نین بھی مرتسم کے ساتھ ہی لفٹ میں اینٹر ہوئی۔۔۔۔۔

نو وہ اس دن۔۔۔۔۔تب بھی۔۔۔۔۔وہ مر گیا۔۔۔۔۔میں بھی مر جاؤں گی۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔پلیز نو۔۔۔۔۔نین ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں حواس باختگی میں بولتے ایک طرف کو لڑھک گئی۔۔۔۔۔

نین کے اچانک سے بیہوش ہونے پر مرتسم نے جلدی سے نین کو پکڑا اور اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اب بھی آنسوؤں کے مٹے مٹے سے نشانات تھے۔۔۔۔

مس نین۔۔۔ نین۔۔۔۔ نین۔۔۔۔ مرتسم نے اس کے گال تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔۔۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

دیکھیں مس نین اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا ہے۔۔۔۔

بلیو می میں تمھیں جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔۔

مرتسم کو لگا تھا وہ مذاق کر رہی ہے اس لیئے تھوڑے غصے میں بولا۔۔۔۔۔

جب نین کی طرف سے کوئی رسپانس شو نہ ہوا تو جلدی سے لفٹ کا بٹن دباتے گراؤنڈ فلور پر کلک کیا۔۔۔۔۔۔

لفٹ کے کھلتے ہی مرتسم جلدی سے نین کو بازوؤں میں اٹھائے ایک سیٹ کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

اور اس پر نین کو سہارا دیتے ہوئے بٹھایا۔۔۔۔۔

جبکہ پورا اسٹاف اپنے باس کے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جس نے آتے ہی پورے آفس میں دہشت پھلائی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور اب ایک لڑکی کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔

پانی لے کر آؤ جلدی سے۔۔۔۔ مرتسم کے غصے سے دھاڑنے پر ایک امپلائی جلدی سے پانی کی بوتل لے کر آئی۔۔۔۔

بوتل کھولتے ہی مرتسم نے جلدی سے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارے جس پر نین کی آنکھوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔۔۔۔

Are you okay now miss main????

مرتسم نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

پانی۔۔۔پانی۔۔۔ نین اپنے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکی سی آواز میں بولی جو بمشکل ہی مرتسم تک پہنچی تھی۔۔۔۔

مرتسم نے جلدی سے پانی کی بوتل نین کے منہ کو لگائی جسے وہ ایک ہی سانس میں غٹا غٹ پی گئی۔۔

اب کیسی ہیں آپ مس نین؟؟؟مرتسم نے ایک بار پھر سے اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔۔

اب میں ٹھیک ہوں سر،،،، نین ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولی اور ایک دم سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اب مجھے چلنا چاہیے سر کل میں ٹائم پر آفس پہنچ جاؤں گی۔۔۔۔

نین نے زمین پر پڑا پاؤچ اٹھاتے اسے بتایا اور پھر قدم آگے کی طرف بڑھا ڈالے۔۔۔۔۔

ویٹ مس نین میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں آپ کی طبیعت مجھے ابھی بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔

مرتسم اسے آگے کی جانب قدم بڑھاتے دیکھ کے بولا۔۔۔۔۔

اس کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ واضح بتا رہی تھی وہ ابھی ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔

اٹس اوکے سر!!! میں مینیج کر لوں گی۔۔۔۔۔

نین ایک نظر مرتسم جو اپنی بات کہتے اس کے پاس آیا تھا کو دیکھتے سپاٹ نظروں سے بولی۔۔۔۔۔۔

ہر جگہ ضد ضروری نہیں ہوتی مس نین۔۔۔۔

کہا نہ میں ڈراپ کر رہا ہوں تو مطلب کر رہا ہوں مرتسم تھوڑے سخت لہجے میں بولا اور باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔

مرتسم کے گھر کے سامنے کار روکتے ہی نین جلدی سے بغیر کچھ کہے کار سے اتر گئی۔۔۔۔۔

مرتسم نین کے گھر میں داخل ہونے تک اس کی پیٹھ کو گھورتا رہا۔۔۔۔۔

نین جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی علیزہ کی ماما بھی اس کے پیچھے ہی ہال میں داخل ہوئی۔۔۔۔

ریحان بھائی احرار ابھی تک واپس نہیں آیا کیا۔۔۔۔۔آپ کی اس سے کوئی بات ہوئی۔۔۔۔۔

علیزہ کی ماما نے پریشانی سے ریحان سے پوچھا۔۔۔۔

ریحان جو کب سے احرار کو کال کر رہا تھا اب علیزہ کی ماما کے بولنے پر نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ احرار علیزہ کے ساتھ اس کی دوست کے گھر گیا تھا اسے کچھ نوٹس چاہیے تھے پر ابھی تک واپس نہیں آیا۔۔۔

میں نے ذایان کو بھی بھیجا ہے اُدھر وہ دیکھنے گیا ہے علیزہ کی ماما نے انہیں تفصیل سے بتایا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر ان کا نمبر کیوں نہیں لگ رہا ملیحہ پریشانی سے بولی۔۔۔۔

نین خاموشی سے سمائرہ کے کمرے کی طرف چل دی کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی اگر علیزہ احرار کے ساتھ ہے تو یقینن محفوظ ہو گی۔۔۔

لیکن وہ یہ بات علیزہ کی ماما کو یا گھر میں سب کو نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ ان کا پریشان ہونا بنتا تھا۔۔۔۔

سمائرہ۔۔۔۔ بدتمیز۔۔۔ کمینی۔۔۔اٹھ جا ثمو۔۔۔۔ نین نے کمرے میں جا کر سمائرہ کو جھنجھوڑا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کون سی قیامت آ گئی ہے سمائرہ بمشکل نیند سے بھری آنکھیں کھولتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ڈفر تجھے پتا ہے کیوٹی پائی احرار کے ساتھ اپنی دوست کے گھر گئی تھی نوٹس لینے۔۔۔۔

ابھی تک وہ دونوں واپس نہیں آئے نین نے لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ ادھر اُدھر جھلاتے اسے بتایا۔۔۔۔

ہاں تو مسئلہ کیا ہے احرار ہے تو سہی کیوٹی پائی کے ساتھ سمائرہ نے واپس سے اپنے بستر میں گھستے کہا۔۔۔۔۔

دفع ہو کمینی بھاڑ میں جا۔۔۔ نین غصے سے سمائرہ کی کمر میں دو مکے جڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اور سمائرہ کے کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ اس کے یوں کمر میں مکے جڑنے اور زور سے دروازہ بند کرنے پر وہ چڑ کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

اف کمینی نین۔۔۔ڈنگر کہیں کی ساری کی ساری نیند کا ستیاناس کر دیا ۔۔۔۔

سمائرہ زور سے چینختے ہوئے بولی اور واپس سے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔

آپ ایک بار پھر ٹرائے کریں میں تب تک احرار کا نمبر ڈائل کرتا ہوں
ریحان ایک بار پھر احرار کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ریحان بھائی علیزہ کا نمبر سوئچڈ آف آ رہا ہے علیزہ کی ماما پریشانی سے اپنا سر تھامتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آپ ٹینشن نہ لیں شگفتہ ذایان گیا تو ہے ان کے پیچھے ماہا علیزہ کی ماما سے بولتے ہوئے انہیں تسلی دیتے ان کے لیے پانی لینے کچن میں چلی گئی

احرار اور علیزہ کو سرپنچ کے گھر لے جایا جا چکا تھا جہاں گاؤں کے سرپنچ اپنے نئے آنے والے شکار کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

اچانک سامنے سے آتے احرار کے پیچھے ایک نازک سی لڑکی کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی۔۔۔۔۔۔

جس پر سرپنچ کی آنکھوں میں خباثت سی چمک کر نمودار ہوئی۔۔۔۔

جسے احرار پل میں دیکھ چکا تھا اور اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں بلایا گیا ہے ہمیں یہاں ؟؟؟احرار اپنا غصہ ضبط کرتے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔۔

جبکہ علیزہ احرار کے پیچھے خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے علیزہ احرار نے نرمی سے علیزہ کو اپنی جانب کرتے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

جس پر علیزہ نے احرار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے بازو پر اپنی گرفت ایک بار پھر سخت کر لی تھی۔۔۔۔۔

اے لڑکے جانتا ہے نا یہاں کے گاؤں کا کیا قانون ہے۔۔۔۔ چل تو بھی کیا یاد کرے گا اس بار۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اگر تو میرے حوالے کر دے تو میرے آدمی تجھے زندہ چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔۔

سر پنچ نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اکڑ کر کہا۔۔۔۔۔

ریئلی،،،احرار طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

میری بیوی کو مجھے ہی دھمکی دے کر حاصل کرو گے اتنا بغیرت نہیں ہوں میں آئی سمجھ۔۔۔۔۔۔

احرار کے یوں طنزیہ ہنسنے پر سرپنچ کو تھوڑا عجیب لگا تھا لیکن اس کی اگلی بات پر غصہ سوا نیزے کو پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

لڑکے تو جانتا نہیں ہے مجھے اگر جانتا ہوتا تو میرے سامنے بولنے کی ہمت نہ کرتا۔۔۔۔۔۔

سرپنچ نے ایک بار پھر اکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ارے ارے سرپنچ جی آپ کو ہی تو جانتا ہوں میں وہ بھی اچھے سے بلکہ بہت اچھے سے۔۔۔۔۔۔

احرار ایک بار پھر سے مسکرا یا تھا جیسے پہلے سے جانتا ہو آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سرپنچ کچھ بولتا اچانک مین ڈور پر گاؤں کے لوگوں کی مشترکہ آوازیں آنے لگیں۔۔۔۔

گھر کے باہر سے آنے والی آوازوں پر ایک پل کے لیے سرپنچ بھی گھبرا گیا ۔۔۔۔۔۔

کہ گاؤں والوں کو کیسے پتا چلا۔۔۔۔

سرپنچ نے تو سوچا تھا آج کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چلے گا اور ان کا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔۔

لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہوا چلا تھا۔۔۔۔۔

باہر دیکھو کیا ہوا ہے سرپنچ نے اپنے آدمی کو حکم دیا۔۔۔۔۔

جبکہ اس سارے معاملے میں احرار چہرے پر سنجیدگی سجائے ہوئے تھا

۔۔۔۔۔۔

لیکن اندر ہی اندر سے وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش بھی ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

سرپنچ کے یوں گھبرانے پر احرار نے دل ہی دل میں انابی کا شکریہ ادا کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

اگر وہ احرار کو وہ سب نہ بتاتی تو احرار کبھی بھی انہیں گاؤں والوں کو بلانے کا مشورہ نہ دے پاتا۔۔۔۔۔

اب وہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ سرپنچ اپنی گدی پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ گاؤں کے لوگ سرپنچ کی ایک جانب کھڑے تھے اور دوسری جانب علیزہ اور احرار سرپنچ کے لوگوں کے بیچ کھڑے تھے۔۔۔۔

سرپنچ نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے آدمیوں کو بولنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

سلام سرپنچ جی۔۔۔۔اس آدمی نے آگے بڑھتے سلام کیا اور اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

سر پنچ جی ہم باہر سے شہر والی سائیڈ سے آرہے تھے تب میں نے راستے میں دیکھا یہ لڑکا اور اس کے ساتھ یہ جو لڑکی کھڑی ہے۔۔۔۔۔

دونوں ہمارے گاؤں کی طرف آرہے تھے۔۔۔۔۔

شاید بھاگ کے آئے ہیں کہیں سے۔۔۔۔

جی سر پنچ جی میں بھی ساتھ ہی تھا اس وقت شیدے کے شاید یہ دونوں بھاگ کر ہمارے گاؤں میں چھپنے کے ارادے سے آئے ہیں۔۔۔۔۔

سر پنچ نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں داد دی تھی۔۔۔۔۔۔

اور احرار کی جانب دیکھا جو سرپنچ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سرپنچ نے اب احرار کو بولنے کا اشارہ کیا جس پر احرار علیزہ کا ہاتھ چھوڑے سب کے درمیان آیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ احرار کے یوں علیزہ کا ہاتھ چھوڑنے پر علیزہ ڈرتے ہوئے جلدی سے احرار کے پاس پہنچی۔۔۔۔۔

پلیز ہمیں ان موٹے انکلز کے پاس نہ چھوڑیں دیکھیں وہ ہمیں کیسے گھور رہے ہیں۔۔۔۔

ہمیں آپ کے پاس ہی رہنا ہے ان کے پاس نہیں جانا۔۔۔۔۔

علیزہ آنکھوں میں نمی لیے احرار سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

جس پر احرار نے ایک نظر علیزہ کو دیکھا پھر ان انکلز کو جو علیزہ کو گھور رہے تھے اور پھر گاؤں والوں کی طرف دیکھ کر بولنا سٹارٹ کیا۔۔۔۔۔

جبکہ ان سب میں احرار نے سرپنچ کو یوں اگنور کیا جیسے اس کا وہاں پر ہونا یا نا ہونا اس کے لیے کوئی معنی ہی نہ رکھتا ہو۔۔۔۔۔

میں یہاں پر اپنی بیوی کے ساتھ اس کی دوست کے گھر آیا تھا۔۔۔۔۔

راستے میں ہماری گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔ ہمیں پاس میں ہی کچھ گھر نظر آئے تھے۔۔۔۔

جس پر ہم نے سوچا ہم رات کو یہاں پر پناہ لیتے ہیں۔۔۔۔

صبح اٹھ کر چلے جائیں گے رات کو باہر کار میں رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن اب یہاں پر آ کر لگ رہا ہے کہ ہمارے لیے خطرہ وہاں کی بجائے یہاں پر زیادہ ہے۔۔۔۔۔

بس بس لڑکے خاموش ہو جاؤ سرپنچ نے جلدی سے احرار کو خاموش کروایا کہیں وہ گاؤں والوں کو ساری بات ہی نہ بتا ڈالے۔۔۔۔

ایک منٹ سرپنچ جی ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی احرار جو تب سے سرپنچ کو اگنور کیے ہوئے تھا سرخ انگارا ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے چلایا۔۔۔۔

جی تو میں کہاں تھا۔۔۔ہاں یاد آیا مجھے لگا تھا یہاں ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن ابھی ہم ایک بزرگ عورت کے گھر رکے ہی تھے کہ سرپنچ جی کا ہمیں بلاوا آگیا۔۔۔۔

پھر ہمیں زبردستی یہاں بلایا گیا۔۔۔۔۔

کیا آپ لوگوں کے گاؤں میں ایسا کیا جاتا ہے کسی مہمان کے ساتھ۔۔۔۔

سرپنچ جی نے مجھے کہا ہے میں اپنی بیوی ان کے حوالے کر دوں گا تو یہ مجھے یہاں سے زندہ جانے دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احرار نے سرپنچ کی طرف دیکھتے کہا جو بار بار اپنے ماتھے پر آنے والا پسینہ صاف کر رہے تھے۔۔۔۔۔

گاؤں والوں نے آپس میں چہمگوئیاں کرنی سٹارٹ کر دیں۔۔۔۔۔

جب سرپنچ کو سارا معاملہ ہاتھ سے نکلتا ہوا محسوس ہوا تو جلدی سے اپنا آخری داؤ کھیلا۔۔۔۔

تجھے کیا لگتا ہے تو کچھ بھی کہے گا اور گاؤں والے مان جائیں گے۔۔۔۔۔

اے لڑکے ہم یہاں پر سالوں سے رہ رہے ہیں گاؤں والے کیسے مان جائیں کہ تو سچ کہہ رہا ہے-----

سرپنچ کے بولنے پر گاؤں والے دوبارا سے احرار کی جانب متوجہ ہو چکے تھے -------

تو آپ کیا چاہتے ہیں سرپنچ جی----

اے لڑکی تو بتا یہ لڑکا تیرا کیا لگتا ہے ؟؟؟علیزہ جو کب سے سر کو نیچے جھکائے کھڑی کانپ رہی تھی-----

سرپنچ کے یوں بولنے پر ڈر کے احرار کے پیچھے چھپ گئی----

علیزہ میں تمھارے ساتھ ہوں دیکھو۔۔۔۔۔۔ادھر دیکھو میری طرف ۔۔۔۔۔احرار نے علیزہ کی طرف دیکھا جو مسلسل کانپ رہی تھی ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔یہ۔۔۔۔سچ۔۔۔۔ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔
ہم۔۔۔۔ہم۔۔۔۔ ہمارے شوہر ہی ہیں۔۔۔۔۔

احرار کے تسلی دینے پر علیزہ احرار کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہو گیا یقین آپ لوگوں کو اور سرپنچ جی آپ کو بھی۔۔۔۔۔

یا ابھی بھی ہمیں آپ لوگوں کو یقین دلوانے کے لیے کچھ کرنا پڑے گا احرار غصے سے چینخا۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں بس ایک آخری کام اس کے بعد تم دونوں کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا۔۔۔۔

جی سرپنچ جی بتائیں اب کیا کرنا ہوگا ہمیں ؟؟؟ احرار نے ایک آئیبر واچکائے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ارے تم دونوں میاں بیوی کو تو بس تین تین الفاظ بولنے ہیں۔۔۔۔

کام تو مولوی کرے گا نہ سرپنچ ان دونوں پر نظریں ٹکائے بولا۔۔۔۔۔

سرپنچ کے بولنے پر احرار نے ناسمجھی سے سرپنچ کی طرف دیکھا۔۔۔

اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آئی لڑکے نکاح ہو گا تم دونوں کا۔۔۔۔۔۔

اور صبح ہوتے ہی لڑکی کے گھر سے کوئی آئے گا تب ہی جاؤ گے تم دونوں۔۔۔۔۔۔

تاکہ پتا چلے لڑکی بھاگی ہے یا نہیں اور تم دونوں جھوٹ بول رہے ہو یا سچ سرپنچ نے ہنستے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔

سرپنچ کی بات پر جہاں علیزہ اور احرار اپنی جگہ پر ساکت ہوئے تھے وہیں پر انابی مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

احرار نے تو سوچا بھی نہیں تھا بات یہاں تک پہنچ جائے گی۔۔۔

کیا ہوا ایسے بت کیوں بن گئے ہو تم لوگ ویسے بھی پہلے سے ہی شادی شدہ ہو۔۔۔۔

ایک بار اور نکاح سہی سرپنچ کی سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

جاؤ اور قاضی کو بلا کر لاؤ جلدی سے سرپنچ نے پاس کھڑے ایک آدمی کو حکم دیا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ ہم آپ سے شادی نہیں کریں گے آپ ہمیں ایسے کچا چبانے والا ہوتے ہیں پھر تو پکا ہماری ننھی سی جان نکال دیں گے۔۔۔۔

تو ہمیں ماما بھائی کے پاس جانا ہے۔۔۔ علیزہ اپنی ایڑھیاں اونچی کرتے احرار کے کندھے کا سہارا لیے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی ۔۔۔۔

احرار نے اسے غصے سے گھورا۔۔۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے ایک بچی اڈاپٹ کرنے کا اور ہاں اگر نہیں کرنی شادی تو نہ کرو۔۔۔۔

شوق سے مر وادھر۔۔۔۔ ایک تو تمھاری وجہ سے پھنسا ہوں اوپر سے میڈم کو زبردستی کی شادی پر بھی نکھرے آرہے ہیں احرار نے اسے سنانے کے ساتھ زبردست سی گھوری سے نوازا۔۔۔۔

نو جی آپ ایسے ہی ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں سارا قصور آپ کا ہے اگر کہہ دیتے آپ ہمارے بھائی ہیں تو بات یہاں تک آنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

علیزہ نے منہ پھولائے سارا ملبہ احرار پر ڈالا۔۔۔۔

اچھا میری بات سنو اگر یہاں سے نکلنا ہے تو یہی ایک طریقہ ہے۔۔۔۔۔

ورنہ میں تو بچ کر بھاگ جاؤں گا لیکن تم نازک سی پھلجھڑی کہاں تک بھاگو گی۔۔۔۔۔

آخر کار ان کے ہاتھ لگ کے مر ہی جاؤ گی۔۔۔۔۔

سارا الزام مجھ پر لگانے سے پہلے سوچ تو لیتی اگر وہ لوگ ڈی این اے ٹیسٹ کروا لیتے تو۔۔۔۔۔۔احرار پہلی بات سے علیزہ کو ڈراتے ہوئے بولا جبکہ دوسری بات پر اپنا قہقہ روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

ہاں ہم نے کیوں نہیں سوچا اگر ڈی این اے ٹیسٹ کروا لیتے تو پھر تو ہمیں مار ہی ڈالتے یہ لوگ۔۔۔۔۔

علیزہ نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ورنہ گاؤں میں ایک ہی رات میں ڈی این اے ٹیسٹ اور پھر ٹیسٹ کی رپورٹ ملنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

اس لیے دیکھو میری بات سنا کرو اور ہاں نکاح کر لو گھر جا کے سوچیں گے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

احرار نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اپنا قہقہ ضبط کرتے کہا۔۔۔۔۔

اوئے وہاں کھڑے کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔۔۔۔

اگر بھاگ نکلنے کا سوچ رہے ہو تو یہاں سے زندہ نہیں بھاگ پاؤ گے۔۔۔۔۔

سرپنچ کا آدمی جو قاضی کے آنے پر انہیں بلانے آیا تھا۔۔۔۔۔

احرار اور علیزہ کو آپس میں سرگوشی کرتے دیکھ کے بولا۔۔۔۔۔

فکر نہ کرو اپنی بیوی سے دوسری بار نکاح کرنے کی سب سے زیادہ خوشی مجھے ہی ہو گی احرار نے علیزہ کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بس بس زیادہ ڈرامے بازی نہ کرو قاضی صاحب آ گئے ہیں سرپنچ جی بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔

سرپنچ کے آدمی نے بولتے ہوئے دونوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

جس پر دونوں خاموشی سے اسی جانب چل دیے جہاں سرپنچ کا آدمی جا رہا تھا

قاضی صاحب آتے ہی کاغذی کاروائی شروع کر چکے تھے-----

احرار اور علیزہ کی معصومیت درج کرنے کے بعد انابی نے ایک لال رنگ کی چنڑی جو انہوں نے ایک لڑکی کو کہہ کر ابھی منگوائی تھی علیزہ پر اوڑھا دی------

علیزہ اور احرار کو ایک ساتھ ہی صوفے پر بٹھایا گیا تھا----

جب اچانک ہی احرار کو علیزہ کی سسکیاں بڑھنے کی آواز آئی تھی-----

احرار نے چونک کر علیزہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

علیزہ کیا ہوا ہے؟؟احرار کے نرمی سے یوں بولنے پر علیزہ نے گھونگھٹ سے ہی شکوہ کناں نظروں سے احرار کو دیکھا۔۔۔۔

ہمیں آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔اور ہمارے گھر والے بھی نہیں ہیں ۔۔۔۔

ہم ان سے پوچھے بغیر شادی کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔
آپ پلیز ہمیں یہاں سے لے جائیں۔۔۔

علیزہ روتے ہوئے بولی جبکہ اس کی اس بات نے احرار کا دماغ گھما کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

میں نے کیا بکواس کی تھی تم سے مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے شادی کرنے کا۔۔۔۔۔

اور نہ ہی میرے سر پر چوٹ لگی ہوئی ہے جو میں ایک اٹھارہ سالہ بچی کو اڈاپٹ کرلوں۔۔۔۔۔

اور ہاں آخری بات یہاں سے جاتے ہی سب سے پہلے اس نکاح کا کچھ کروں گا۔۔۔۔۔

احرار غصے سے کہتے اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر گیا۔۔۔۔۔

جبکہ احرار کی بات پر علیزہ اپنی جگہ پر سن ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

کتنی آسانی سے اس نے چھوڑنے کی بات کر دی تھی۔۔۔۔

ہاں چھوڑتے رہیں ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دھواں دھار محبت ہے ان سے۔۔۔۔

علیزہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔۔

کچھ کہا تم نے احرار اس کی بڑبڑ سن کر اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ہم نے کچھ نہیں کہا علیزہ نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

چلیں قاضی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔۔ سرپنچ کے بولنے پر گواہان کی موجودگی میں علیزہ قاسم سے علیزہ احرار بن چکی تھی۔۔۔۔

ایک پل میں ہی وہ اپنی ساری زندگی اس شخص کے نام کر چکی تھی جس نے روزِ اول سے ہی علیزہ کا خون سکھایا ہوا تھا۔۔۔

آیئے سرپنچ جی آپ کی بیٹی میرا مطلب ہے بیٹی جیسی لڑکی کی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔

مبارکباد اور دعا نہیں دیں گے احرار سرپنچ کو وہاں سے کھسکتے دیکھ جلدی سے بولا۔۔۔۔

جس پر سرپنچ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ہم نے ہی تو کروایا ہے یہ نکاح۔۔۔۔۔

سرپنچ مصنوعی ہنسی ہنستے گویا ہوا اور احرار کے گلے مل کر علیزہ کے سر پر پیار دیا۔۔۔۔

جس پر علیزہ ڈر کے احرار سے چپکی تھی۔۔۔۔۔

بقول علیزہ وہ لمبی لمبی مونچھوں والا انکل اسے خوابوں میں بھی ڈرایا کرے گا۔۔۔۔

علیزہ اور احرار کو واپس انابی کے گھر پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن سرپنچ کے دو آدمی گھر کے باہر دروازے پر چوکیداری کے لیے ٹھہرائے گئے تھے۔۔۔۔

تاکہ علیزہ اور احرار کسی طرح فرار نہ ہو سکیں۔۔۔۔۔

انابی آپ کا بہت بہت شکریہ اگر آپ نہ ہوتی تو شاید ابھی ہم زندہ نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

احرار انابی کے ہاتھ تھامتے ہوئے عقیدت سے اپنی آنکھوں کے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ارے بیٹا میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔

اگر تب تم مجھے گاؤں والوں کو بلانے کا نہ کہتے تو میں کمزور ہڈی کیا کرتی ----

انا بی مسکراتے ہوئے پیار سے احرار کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں -----

ہاں ہیلو ذایان ملے وہ دونوں ؟؟؟ ذایان کی کال آنے پر شگفتہ بیگم جھٹ سے پوچھنے لگیں-----

دوسری طرف سے پتا نہیں کیا کہا گیا تھا مگر ذایان کا جواب سنتے ہی شگفتہ بیگم نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں-----

خدا حافظ ! بیٹا جلدی آجائیں پھر شگفتہ بیگم نے خدا حافظ کہتے ہی رابطہ منقطع کیا۔۔۔۔۔

کیا کہا ذایان نے شگفتہ ؟؟؟ ملیحہ جس کی کب سے سانسیں اٹکی ہوئی تھیں جلدی سے ذایان کی کال آنے پر جلدی سے شگفتہ بیگم کے پاس پہنچی

۔۔۔۔۔

وہ ذایان کہہ رہا تھا علیزہ اور احرار اس کے ساتھ ہیں اور وہ تینوں واپس آ رہے ہیں۔۔۔۔۔

شکر ہے اللہ کا وہ دونوں ٹھیک تو ہیں نہ ؟؟؟ ماہا نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ تو جب آئیں گے تب ہی پتا چلے گا نہ۔۔۔۔ وہ لوگ بس آنے ہی والے ہونگے۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے انہیں بتایا۔۔۔۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔ احرار۔۔۔۔۔ ماہ نور جو اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی سامنے سے آتے احرار کو دیکھ کر جلدی سے پکارا۔۔۔۔۔۔

ت۔۔۔ تم۔۔۔۔ تم لوگ ٹھیک تو ہو نا۔۔۔۔۔ ملیحہ اور شگفتہ بیگم جلدی سے احرار اور علیزہ کے پاس گئیں۔۔۔۔۔

علیزہ میری بچی کہاں رہ گئے تھے تم لوگ۔۔۔۔۔ شگفتہ بیگم نے علیزہ کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

اوہو ماما دیکھیں ہم بلکل ٹھیک ہیں کچھ بھی نہیں ہوا ہمیں۔۔۔۔

علیزہ جو اندر آتے ہی پریشانی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی شگفتہ بیگم کے گلے لگانے پر تھوڑا پر سکون ہو کر بولی۔۔۔۔۔

احرار کیا تم ایک کال بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔پتا بھی ہے تمھیں کتنا پریشان تھے ہم سب ریحان سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

بڑے پاپا سگنل ایشو تھا اس لیے کال نہیں کر پائے۔۔۔۔

اب ہمیں تھوڑا نہ علم تھا کہ راستے میں کار خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

احرار کان میں انگلیاں گھمائے بولا جیسے اسے ریحان کے ڈانٹنے پر کچھ خاص فرق نہ پڑا ہو۔۔۔۔۔۔

جبکہ احرار کے ایسا کرنے پر ساحر نے احرار کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔۔

ذایان تمھیں یہ دونوں کہاں سے ملے ریحان اب ذایان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

انکل ایک گاؤں میں ملے دونوں راستے میں ان کی گاڑی دیکھی تو ادھر ادھر ڈھونڈنے پر مل گئے دونوں۔۔۔۔

ذایان نے پہلے ایک گھوری سے علیزہ کو نوازا اور پھر احرار کو گھور کر ریحان کو جواب دیا۔۔۔۔

ذایان کے یوں گھورنے پر احرار نے ایک آئی برو اچکا کر اس کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کوئی مسئلہ ؟؟؟

چلو اب انہیں بیٹھنے بھی دو کب سے سوال جواب کیے جا رہے ہو ماہا نے غصے سے ریحان کو گھورا جو کب سے ان سے ایسے تفتیش کر رہا تھا جیسے وہ کوئی مجرم ہوں اور ریحان پولیس آفیسر۔۔۔۔

ماہا کے بولنے پر ریحان نے ماہا کو گھورا اور پھر سے بولنا شروع کیا۔۔۔۔

چلیں اب سب جا کر ریسٹ کریں پہلے ہی کافی رات ہو چکی ہے۔۔۔۔

جی انکل ! اب ہمیں بھی گھر چلنا چاہیے۔۔۔۔

ذایان نے بولتے ہوئے ایک بازو شگفتہ بیگم کا جبکہ دوسرا علیزہ کا پکڑا

۔۔۔۔۔

اللہ حافظ ! ! ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ان سب کے درمیان ایک احرار ہی تھا جو سب کی فضول باتوں سے بقول احرار کے تنگ آچکا تھا۔۔۔۔

اور پھر آہستہ سے اپنے روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔

احرار جو نیند کی وادیوں میں گم تھا اچانک سے اپنے اوپر ٹھنڈا پانی گرنے کی وجہ سے ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اف گاڈ،،، احرار جلدی سے بیڈ سے کھڑا ہوتے بولا۔۔۔۔

لیکن سامنے نین اور سمائرہ کو کھڑے دیکھ کر اس کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔۔

نین۔۔۔ سمائرہ یہ سب کیا ہے ؟؟؟ احرار نے غصے سے دانت پیستے ان سے پوچھا۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو بڑی ہوں میں تم سے نین نے اکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور میں چھوٹی سمائرہ دانتوں کی نمائش کرتے بولی۔۔۔۔

آفس نہیں جانا کیا تم نے آج ؟؟؟ نین بیڈ کے ایک کونے پر خود کو گیلا ہونے سے بچاتے ہوئے جبکہ سمائرہ صوفے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ احرار کچھ بولتا نین خود ہی شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

چلو آج جانا بھی نہیں ہے تم نے پاپا تمھیں یاد فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔

اور ہاں مجھے لگتا ہے تمھارے خلاف کوئی بہت بڑا پلان کیا جارہا ہے ۔۔۔۔۔

نین نے پہلی بات میں ریحان کا پیغام دیا جبکہ دوسری بات پر احرار کو ڈرایا
۔۔۔۔۔۔

احرار نے آگے بڑھ کر اس کی گردن اپنے بازوؤں میں ڈبوچی۔۔۔۔

احرار۔۔۔آہ۔۔۔۔گدھے۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔آہ۔۔۔۔

نین نے خود کو بچانے کی ناکام کوششیں کرتے کہا۔۔۔۔

پہلے یہ بتاؤ بڑے پاپا نے کیوں بلایا ہے پھر چھوڑوں گا ورنہ اس دنیا میں تمھاری ضرورت کسی کو بھی نہیں ہے۔۔۔

تم بس لوگوں کا جینا حرام کرنے اور مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے ہو
۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا گدھے چھوڑو مجھے بھولو مت لیڈر ابھی بھی میں ہی ہوں
۔۔۔۔ نین نے احرار کو یاد دلایا۔۔۔۔

او اچھا جی احرار طنزیہ ہنسی ہنسا۔۔۔۔

دیکھو احرار چھوڑو نین کو مجھے آج بھی یاد ہے کیسے نین ہمیں ہر کام میں لیڈ کرتی تھی۔۔۔۔

اور پھر جب دانت کھانے کی باری آتی تھی تو گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہوتی تھی۔۔۔۔

سمائرہ نین کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ بے عزتی بھی کر چکی تھی

جبکہ نین منہ کھولے سمائرہ کو دیکھنے لگی اسے سمجھ میں ہی نہ آیا کہ سمائرہ نے اس کی تعریف کی ہے یا انسلٹ------

جاؤ کیا یاد کرو گی آج تمھیں معاف کیا احرار نے نین کی گردن چھوڑتے اکڑتے ہوئے کہا-----

اور واشروم کی جانب چل دیا----

چل نین اب ہمیں بھی چلنا چاہیے سمائرہ اٹھتے ہوئے اپنے بالوں کو شیشے میں سیٹ کرنے لگی جو کندھوں پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں چلو چلتے ہیں ویسے بھی مجھے ابھی کسی کو مزہ بھی چکھانا ہے نین نے پہلی بات اونچی آواز میں اور دوسری بات ہلکی آواز میں کہی۔۔۔۔

ورنہ کچھ بعید نہیں تھا کہ سمائرہ ابھی ساری تفتیش شروع کر دیتی اور جب تک تسلی نہ ہو جاتی نین کی جان نہ چھوڑتی۔۔۔۔

نین صبح ٹائم سے آفس پہنچ چکی تھی اور مرتسم کے پی اے سے ساری انفارمیشن لے چکی تھی۔۔۔۔

نین مرتسم کے پہنچنے سے پہلے اس کی تمام تر فائلز ٹیبل پر سیٹ کر چکی تھی -----

اور اب اس کا ویٹ کر رہی تھی کب وہ بد تمیز انسان آئے اور نین کی وقت کی پابند ہونے پر تعریف کرے-----

مرتسم جیسے ہی آفس میں داخل ہوا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ پورے کا پورا کھل گیا----

وہ سنجیدگی سے نین کی طرف بڑھا جو مزے سے اس کا انتظار کرتے کرتے پاؤں ٹیبل پر رکھے کرسی سے ٹیک لگائے سو رہی تھی-----

جبکہ آدھا سر کرسی سے نیچے کو ڈھلک رہا تھا۔۔۔۔ ٹیل پونی میں مقید بال چہرے کو ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

مرتسم نین کے قریب جاتے چند پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ ایک انگلی کی مدد سے چہرے پر آئے بالوں کو سائیڈ پر کیا مگر وہ دوبارہ سے چہرے پر آ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

جس پر مرتسم نے بالوں کو گھور کر دیکھا اور ایک بار پھر سے بال اس کے چہرے پر سے ہٹائے۔۔۔۔۔۔

اف مس نین آپ بس دیکھنے میں ہی معصوم ہیں۔۔۔۔۔

جتنا آپ کا چہرہ معصوم ہے اتنا ہی شیطانی دماغ ہے آپ کا مرتسم نے نین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

اور ایک بال پوائنٹ ٹیبل سے اٹھا کر نین کے کندھے میں چبھو ڈالا۔۔۔۔

اف اس بدتمیز کے آفس میں مچھر بھی ہیں نین اپنے کندھے کو مسلتے ہوئے بند آنکھوں سے ہی بڑبڑائی۔۔۔۔

اس کی بڑبڑاہٹ سن کر مرتسم کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔

مس نین۔۔۔۔ نین۔۔۔۔۔ مرتسم نے غصے سے دانت پیستے ہوئے نین کو پکارا۔۔۔۔

جس کا دی گریٹ نین ریحان پر تنکا برابر بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔

مرتسم نے اسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ پاس پڑے گلاس میں سے پانی اس کے چہرے پر انڈیل ڈالا۔۔۔۔

اف احرار گدھے انسان تمھیں شرم نہیں آئی مجھ سے بدلہ لینے کے لیے تم میرے آفس میں ہی آ ٹپکے۔۔۔۔

میں نے کونسا ادھر اپنے باس کے ساتھ گھر بسانا تھا واپس گھر آ ہی جانا تھا تھوڑا صبر ہی کر لیتے۔۔۔۔

لیکن شاید تم جانتے نہیں ہو میرے باس بہت ہی کوئی کھڑوس قسم کے انسان ہیں وہ تمھارا منہ توڑ دیں گے۔۔۔۔۔

نین پانی منہ پر گرنے کی وجہ سے نیند سے ہڑ بڑا کے اٹھی اور پھر بغیر ایک نظر سامنے دیکھے ہمیشہ کی طرح شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ایکسکیوز می،،، مس نین؟؟؟؟ مرتسم نین کی کلائی کو زور سے اپنے ہاتھوں میں ڈبوچے اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا۔۔۔۔۔

جبکہ مرتسم کی آواز پر نین اپنی جگہ پر اچھلی اور پیچھے ہونے کی کوشش کی

۔۔۔۔۔

لیکن مرتسم کے ہاتھ میں اس کی کلائی ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا۔۔۔۔

سمائرہ جو ابھی یونیورسٹی میں اینٹر ہی ہوئی تھی اندھادھن چلتے ہوئے کلاس کی جانب بھاگی جس میں وہ لیٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

لیکن ہمیشہ کی طرح ہائے رے قسمت راستے میں ہی ذایان سے ہمیشہ کی طرح زوردار تصادم ہوا۔۔۔۔۔

جس پر ذایان تو بچ گیا اسے کچھ نہیں ہوا لیکن سمائرہ نیچے گر چکی تھی۔۔۔۔

ہائے اماں۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔ مر گئی سمائرہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے کراہتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

دیکھ کر چل لیا کرو اگر نظر نہیں آتا تو ایک چشمہ ہی لے لو۔۔۔۔۔

ذایان اس کی طرف دیکھتے بیزاری سے بولا جیسے اسے صبح صبح سمائرہ سے ٹکرانا اچھا نہ لگا ہو۔۔۔۔۔۔

پاگل انسان تمھیں ہر بار میں ہی نظر آتی ہوں ٹکرانے کے لیے۔۔۔۔۔

کبھی میری فائل خراب کرتے ہو تو کبھی مجھے ہی نقصان پہنچا دیتے ہو

۔۔۔۔۔

سمائرہ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو یہ کوئی تمھارا گھر نہیں ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں تمھیں ٹیچر کیسے رکھ لیا یہاں۔۔۔۔۔خود میں ہی مینرز نہیں ہیں تو دوسروں کو کیا ہی سیکھاؤ گی۔۔۔۔۔

ذایان جو پہلے ہی تپا ہوا تھا کلاس سے اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا سارا غصہ سمائرہ پر نکال ڈالا۔۔۔۔۔۔

تم سے زیادہ مینرز ہیں مجھ میں پاگل انسان سمائرہ کمر کا درد برداشت کرتے کھڑی ہوتی بولی۔۔۔۔۔

لیکن کھڑے ہوتے ہی ایک بار پھر سے لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی لیکن اس بار دو مضبوط ہاتھ اسے تھام چکے تھے۔۔۔۔۔۔

سمائرہ نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں جبکہ اس کی اس حرکت پر ذایان کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔

جہاں ذایان کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک تھی وہیں کسی کی آنکھوں میں انگارے بھر چکے تھے۔۔۔۔

اس منظر کو دیکھتے ہوئے اور پھر اچانک چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! گڈ مارننگ بڑے پاپا۔۔۔۔

آپ نے مجھے بلایا؟؟؟احرار فریش ہو کر کمرے سے نکلتے ہی سیدھا ریحان کے کمرے میں گیا۔۔۔۔

مگر وہاں سب بڑوں کو دیکھ کر ایک ہی سانس میں اپنے مطلب کی بات کہہ ڈالی۔۔۔۔۔

ہاں کچھ بات کرنی تھی بلکہ کچھ پوچھنا تھا تم سے ریحان کی بجائے ساحر کی طرف سے جواب آیا۔۔۔۔

جی پوچھیں کیا پوچھنا ہے؟؟احرار نے ملیحہ اور ماہا کے درمیان میں بیٹھتے ہوئے فرمانبرداری سے کہا۔۔۔۔

اب تم لوگ بڑے ہو چکے ہو اور اپنے اپنے کاموں پر بھی لگ چکے ہو تو ہم سب نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ تم سب کی اب شادی کر دی جائے

۔۔۔۔۔

اگر تمھیں کوئی اعتراض نہ ہو تو اور ہاں اگر کوئی لڑکی پسند ہے تو بھی بتا سکتے ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔

ریحان نے گلا کھنکارتے ہوئے پوری بات اس کے گوشگوار کی۔۔۔۔

ابھی کل ہی تو اس کا نکاح ہوا تھا علیزہ کے ساتھ اور آج اس کے گھر والے اس کی شادی کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔

جس پر احرار چند پل تو خاموش رہا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔

جی بڑے پاپا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور کوئی پسند بھی نہیں ہے جیسے آپ سب کی مرضی احرار نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ہم جلد از جلد تم تینوں بچوں کی شادی کرنا چاہتے ہیں

۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک اسی مہینے کے آخر میں تمھارا اور سمائرہ کا نکاح ہو گا۔۔۔۔

اور نین کے لیے میرے ایک دوست ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کا بولا ہے وہ بھی دیکھ کر ہم نین کا بھی نکاح کر دیں گے آپ دونوں کے ساتھ ہی

۔۔۔۔۔۔

سمائرہ سے۔۔۔۔احرار ایک دم سے بولا جبکہ اس کے ایسے بولنے پر سب کا رخ اب احرار کی جانب تھا۔۔۔۔۔

کیوں کوئی مسئلہ ہے ؟؟؟ساحر نے سنجیدگی سے آئی بر واچکاتے اس سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔ مطلب سمائرہ۔۔۔۔۔احرار کو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا بولے۔۔۔۔۔

کیا وہ مطلب نہیں تھا اگر کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ؟؟؟اب کی بار ساحر دانش اور ماہ نور کی طرف ایک نظر دیکھتے ہوئے احرار سے غصے میں بولا۔۔۔۔۔

نو ڈیڈ نو ایشو احرار نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہوش آ گیا یا ابھی بھی آنا ہے باقی ہے مس نین؟؟؟مرتسم نے طنزیہ لہجے میں اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔جی جی۔۔۔۔۔جی سر۔۔۔۔وہ سر میں تو بس آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

نین ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔۔

ریئلی مس نین؟؟؟ یہاں پر سو کر میرا ویٹ کیا جا رہا تھا؟؟؟ مرتسم نے اس کے سونے پر چوٹ کی۔۔۔۔

نو سر وہ تو پتا نہیں بس کیسے آنکھ لگ گئی۔۔۔۔ نین نے جلدی سے مرتسم کے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑوائی جس پر وہ بات کرتے ہوئے اپنی گرفت ڈھیلی کر چکا تھا۔۔۔۔

سر مے آئی کم ان ؟؟؟اس سے پہلے کہ مرتسم جوابی کاروائی کرتا پی اے نے دروازہ ناک کیا اور آفس میں آنے کی اجازت چاہی۔۔۔۔

یس ! مرتسم نے لیپ ٹاپ ٹیبل پر سیٹ کرتے اس سے اجازت چاہی

۔۔۔۔

سر آپ کی کافی پی اے نے ایک نظر نین پر ڈال کر کافی ٹیبل پر رکھ دی

۔۔۔۔۔

نین جوان سب میں مرتسم کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے آہستہ سے باھر کی طرف جانے لگی تھی اچانک ہاتھ کافی کے کپ سے ٹکرایا اور کافی مرتسم کے لیپ ٹاپ کے ساتھ ساتھ کپڑوں پر بھی گر کر اسے خراب کر چکی تھی

۔۔۔۔۔

نین نے جلدی سے کبوتر کی طرح اپنی آنکھیں میچ لیں جیسے اس طرح وہ مرتسم کے قہر سے بچ جائے گی۔۔۔۔۔

How dare you miss nain??

مرتسم غصے سے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔

جبکہ مرتسم کی دھاڑ پر نین خوف سے اپنی جگہ سے اچھل کر دو قدم دور ہوئی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا

۔۔۔۔۔

مس نین آپ اتنی غیر ذمے دار کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔

کیا آپ کو ایسے سکون ملتا ہے یوں دوسروں کو ذلیل کر کے ذرا بھی سینس نہیں ہے آپ میں۔۔۔۔۔

Out from my office...

نین جو پہلے ہی مرتسم کے یوں بولنے پر اپنے آنسو بمشکل ضبط کر رہی تھی ۔۔۔۔۔

مرتسم کے آؤٹ بولنے پر رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

رونا بند کریں مس نین۔۔۔۔۔

I said stop crying and get out from here....

وہ بیزاری سے اسے آنسو بہاتے دیکھ ایک بار پھر سے چینخا۔۔۔۔

نین مرتسم کی بات سنتی اپنے آنسو صاف کرتی اس کے آفس سے نکل گئی۔۔۔۔

نین مرتسم کے آفس سے نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتی جلدی سے اپنے کیبن کی جانب بھاگی۔۔۔۔

جبکہ سارا اسٹاف نین کو بار بار ہتھیلی سے اپنا چہرہ جو پہلے ہی سرخ ہو چکا تھا رگڑتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اس کے گھورنے پر سب جلدی سے اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔

نین کے آفس سے نکلتے ہی مرتسم نے غصے سے پی اے کی جانب دیکھا

۔۔۔۔۔

مرتسم کے اس طرح غصے سے دیکھنے پر پی اے کا اوپر کا سانس اوپر جبکہ نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔

کیا تمھیں انویٹیشن کارڈ دوں پھر دفع ہو گے یہاں سے ؟؟؟ مرتسم اپنا ماتھا مسلتے غرایا۔۔۔۔۔

پی اے نے کچھ بولے بغیر ہی آفس سے جانے میں عافیت جانی۔۔۔۔

مرتسم نے ایک نظر اپنے آفس کی لیفٹ سائیڈ پر بنے کیبن کی جانب دیکھا جہاں کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

یہ بھی شاید مرتسم ہی جانتا تھا وہ نین کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھ سکتا ہے لیکن اس نے ایسا کیوں تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جو بھی تھا وہ نین کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

لیکن آج جو کچھ اس نے نین کے ساتھ کیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ غصے میں وہ نین کو کتنا سنا چکا ہے۔۔۔۔۔

مرتسم ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں پی چکا تھا مگر غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

مرتسم نے ایک بار پھر آفس کے پار اپنے کیبن میں بیٹھی نین کی طرف دیکھا مگر وہاں شاہزیب کی موجودگی سے ایک بار پھر غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہزیب مرتسم کے آفس سے نکلتے ہی سیدھا نین کے کیبن میں گیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے خاموش کروانے لگا۔۔۔۔۔

مرتسم غصے سے اپنے لب بھینچ گیا غصے کی وجہ تو اب سمجھ میں آئی تھی مرتسم آفس میں ہی شاہزیب کی ایکسرے کرتی نظریں دیکھ چکا تھا

۔۔۔۔

جو جب سے آفس میں آیا تھا نین کو خباثت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

Miss nain come into my office....

Right now...

مرتسم نے پی ٹی سی ایل کے ذریعے نین کو دیکھتے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

ڈونٹ وری مس نین باس ایسے ہی ہیں وہ ایسے ہی ہم سب پر غصہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ تمھیں بھی عادت ہو جائے گی شاہزیب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دی۔۔۔۔

نین کو شاہزیب کا اس کے کندھے پر بار بار ہاتھ رکھنا اسے ناگوار گزرا تھا

۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں مسٹر شاہزیب نین نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ شاہزیب کچھ اور کہتا ایک بار پھر پی ٹی سی ایل پر کال آتے دیکھ نین نے جلدی سے پک کی۔۔۔۔

لیکن دوسری طرف سے مرتسم کی آواز سنتے وہ ایک بار پھر سے کانپی تھی

۔۔۔۔۔

آج تک کسی نے اس سے اتنے غصے میں کبھی بھی بات نہیں کی تھی اگر کبھی ریحان کرنے کی کوشش کرتا تو ماہا بیچ میں آجاتی۔۔۔۔

کیا میں اندر آسکتی ہوں سر؟؟ نین نے دروازہ ناک کرتے اندر آنے کی اجازت چاہی۔۔۔۔

یس کم ان مس نین!! مرتسم نے ایک نظر بند دروازے پر ڈال کر اسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔

سر آپ نے مجھے بلایا؟؟؟اب کی بار نین نے مرتسم کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔۔۔۔

مرتسم نے نین کے چہرے کی طرف دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا ناک کے ساتھ ساتھ اس کے گال بھی سرخ ہو چکے تھے۔۔۔۔

جبکہ آنکھیں بھی حد درجے تک سوجھ چکی تھیں۔۔۔۔

نین کی حالت دیکھ کر مرتسم کو خود پر غصہ آنے لگا اور نین پر افسوس ہوا ۔۔۔۔۔

نین کی تو غلطی بھی نہیں تھی وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کوئی غلیظ نظروں سے اسے گھور رہا ہے۔۔۔۔

بیٹھ جائیں مس نین،،،وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹائے چیئر کی جانب اشارہ کیے بولا۔۔۔۔۔

نین خاموشی سے چیئر پر بیٹھ گئی جبکہ مرتسم اب اپنی چیئر سے اٹھ کر نین کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

سمائرہ جو کلاس سے لیکچر لینے کے بعد واپس آرہی تھی موبائل پر آنے والے نوٹیفکیشن کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

سمائرہ جیسے جیسے نوٹیفکیشن پڑھتی جارہی تھی اس کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے پلر کا سہارا لیتے اپنے حواس بحال کرنے کی کوشش کی ۔۔۔۔۔

جبکہ چہرہ اب غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے ذایان کے آفس کی جانب بھاگی۔۔۔۔

ذایان۔۔۔ذایان یہ دیکھو۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ سب کیا ہے ؟؟؟ سمائرہ اپنی پھولی ہوئی سانسوں کے بیچ ہی ذایان کے آفس میں داخل ہوتے بولنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

دوسری طرف موجود ذایان کے چہرے کے تاثرات بھی سمائرہ کے چہرے کے تاثرات جیسے تھے۔۔۔۔۔۔

سمائرہ نے اپنا موبائل ذایان کی جانب بڑھایا جسے ذایان نے پکڑنے کی بجائے اپنا موبائل سمائرہ کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

سمائرہ آنکھیں پھیرے ذایان کے موبائل پر آنے والے نوٹیفکیشن کی طرف دیکھنے لگی اسے تو لگا تھا یہ میسج صرف اسے ہی بھیجا گیا ہے۔۔۔۔۔

ذایان اب کیا ہو گا؟؟؟.... سمائرہ نے پریشان کھڑے ذایان کی طرف نظریں گاڑے پوچھا۔۔۔۔

ذایان نے ایک نظر سمائرہ کی طرف دیکھا اسے یہ سمائرہ اس سمائرہ سے بلکل مختلف لگی تھی جو ہر وقت بس کسی نا کسی کو تنگ کرنے میں لگی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا سمائرہ میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

آئی سویئر،،، یہ جس کا بھی کام ہوا میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔

ذایان اگر اس نے یہ میسج پوری یونیورسٹی کو فارورڈ کر دیا تو؟؟؟ سمائرہ کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ذایان نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

آئی ایم سوری نین،،،، میں ایسا نہیں چاہتا تھا مرتسم سرد سی آہ بھرے بولا۔۔۔۔۔

نین کے چہرے کے تاثرات بلکل سپاٹ سے تھے۔۔۔۔۔

اٹس او کے سر،،،، وہ بغیر مرتسم کی جانب دیکھے بولی۔۔۔۔۔۔

جبکہ نین کا خود کی طرف نا دیکھا اسے آگ ہی لگا گیا تھا۔۔۔۔

نین میری طرف دیکھو اور پھر جواب دو۔۔۔۔۔۔ مرتسم اپنا غصہ کنٹرول کیے بولا۔۔۔۔۔۔

سر اب مجھے چلنا چاہیے آپ کی فائل آپ کے ٹیبل پر میں صبح ہی رکھ چکی ہوں اور آج آپ کی قریشی انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ ہے جس میں صرف ایک گھنٹہ باقی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

نین آئے ایم سوری،،، مرتسم نے نین کے چہرے کے سپاٹ تاثرات دیکھے۔۔۔۔۔۔

نو سر آئے ایم سوری،،،، آپ باس ہیں کچھ بھی کہہ سکتے ہیں نین نے نم آنکھوں سے ایک نظر مرتسم کو دیکھا اور پھر آفس سے باہر نکلنے لگی

۔۔۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے ہی مرتسم نین کی کلائی پکڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

مس نین آئندہ تم مجھے اس شاہزیب کے ارد گرد یا اس سے باتیں کرتی نظر نہ آؤ۔۔۔۔۔۔

وہ تمھارے آس پاس بھی نظر نہ آئے اور ہاں کل سے دوپٹہ تمھارے کندھوں کی بجائے سر پر ہونا چاہیے۔۔۔۔۔۔

مرتسم اسے اپنے سامنے کیے بولا لیکن پھر نین کے کراہنے پر ایک نظر اس کی کلائی پر ڈالی جہاں گرم کافی گرنے کی وجہ سے نشان پڑ چکے تھے ۔۔۔۔۔۔

بتا نہیں سکتی تھی تم پاگل لڑکی تمھیں چوٹ آئی ہے مرتسم نے اسے جلدی سے چیئر پر بیٹھائے ڈراز میں سے آئنٹمنٹ نکالا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ مرتسم واپس سے اس کی کلائی پکڑتا وہ جلدی سے اٹھ کر اس سے دو قدم دور ہوئی۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری مرتسم شاہ میں مر نہیں جاؤں گی اس ذرا سی چوٹ پر۔۔۔۔۔

آپ کو ایک بے جان چیز میرا مطلب ہے اپنے لیپ ٹاپ کی فکر ہونی چاہیے ۔۔۔۔

آخر آپ کو کڑوروں کا نقصان بھی ہو سکتا ہے پھر کیا ہوا اگر کسی کو چوٹ لگ بھی گئی تو۔۔۔۔۔۔

اینڈ ویٹ مر تسم شاہ آپ کو یہ نظر آ گیا کوئی مجھے گھور رہا ہے کیا آپ کو یہ نظر نہیں آیا میں اسے نہیں گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ہاں آج تک مجھے میرے پیرینٹس نے ایسے کپڑے پہننے سے نہیں روکا تو آپ کون ہوتے ہیں مجھے منع کرنے والے۔۔۔۔۔۔

میں جس سے مرضی بات کروں آپ کو کوئی حق نہیں ہے مجھے روکنے کا میرا جتنا کام تھا میں کر چکی ہوں۔۔۔۔۔

:!!!اللہ حافظ

اب کل ملاقات ہو گی نین جو تب سے غصے سے بھری بیٹھی تھی مرتسم کے پہلے ذلیل کرنے پر اور اچانک اتنی فکر جتانے پر پھٹ پڑی۔۔۔۔

آخر سمجھ کیا رکھا تھا اسے جب دل کیا جیسے دل کیا ٹریٹ کیا۔۔۔۔

نین اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جا چکی تھی لیکن اس کی باتیں ابھی تک مرتسم کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

تین ہفتے پر لگا کر کیسے اڑے کسی کو پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔سب اپنی اپنی زندگیوں میں مگن تھے۔۔۔۔۔

کوئی خوش تھا تو کوئی غمگیں تھا۔۔۔۔۔

جہاں نین نے شاہزیب سے دوستی کر کے مرتسم کو آگ لگائی تھی ۔۔۔۔۔وہیں سمائرہ اور ذایان کو ابھی تک میسج سینڈ کرنے والے کے بارے میں پتا نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔

گاؤں سے واپس آنے کے بعد علیزہ اپنے ایگزامز میں مگن ہو چکی تھی اس بات کو بلکل فراموش کیے کہ وہ اپنے زندگی کے تمام حقوق کسی اور کے نام کر چکی ہے۔۔۔۔۔

احرار بزنس میں ایسا پھنسا کہ کچھ سوچنے سمجھنے کا وقت ہی نہ ملا مگر اس مصروف وقت میں بھی علیزہ اس کے دل و دماغ میں گردش کر رہی تھی

سمائرہ سے شادی کی بات وہ بلکل فراموش کر چکا تھا لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہی فراموشی اسے برباد کرنے والی تھی یا آباد-----

گھر والے شادی کی تیاریوں میں مکمل طور پر مصروف ہو چکے تھے اور یہ بھی طے کر چکے تھے سمائرہ کو شادی سے ایک ہفتہ پہلے ہی انفارم کیا جائے گا ورنہ وہ گھر میں کوئی نیا طوفان برپا کر دے گی-----

سمائرہ بیٹا کیا ہوا ہے ؟؟؟

کیا ساری رات سوئی نہیں ہو آنکھیں دیکھو اپنی ماہ نور بیٹی کی اجڑی حالت دیکھ کے تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

کہاں اس کی آنکھیں ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہتی تھیں اور اب کہاں آنکھوں میں ہنسی کی جگہ سیاہ ہلکے بسیرا کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں ماما!!!! بس بچوں کے ایگزامز ہونے والے ہیں تو پیپرز بنا رہی تھی اس لیے سو نہیں پائی۔۔۔۔

سمائرہ جو ساری رات روز بروز آنے والے نوٹیفکیشنز سے پریشان ہو چکی تھی ماہ نور کو پریشان ہوتا دیکھ بتایا۔۔۔۔۔

پکا ٹھیک ہو نا؟؟؟ماہ نور نے تسلی بخش جواب نہ ملنے پر ایک بار پھر سے سمائرہ سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

یس ماما ڈونٹ وری،،،، سمائرہ نے کافی حد تک اپنے چہرے سے پریشان کن تاثرات سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

سمائرہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی دیکھو اگر تم راضی نہ ہوئی تو بھی بتا دینا۔۔۔۔

لیکن مجھے پکا یقین ہے تم ہماری بات سے کبھی بھی اختلاف نہیں کرو گی ہے نا؟؟؟

سمائرہ نے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی آچکی تھی۔۔۔۔۔۔

جی ماما آپ کہیں کیا بات ہے؟؟؟ سمائرہ نے ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تسلی دی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم نے۔۔۔ میرا مطلب ہے سب گھر والوں نے مل کر ڈیسائیڈ کیا ہے کہ تمھاری شادی احرار سے کر دی جائے اس لیے اگلے جمعے کو تمھارا نکاح رکھا ہے۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے تفصیل سے بتاتے سمائرہ کی طرف دیکھا جس کے چہرے سے پتا لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا بولے گی۔۔۔۔۔۔

جیسی آپ سب کی مرضی کی ماما۔۔۔۔ سمائرہ نے چند لمحے ٹھہر کر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ خود کے اندر ایک اور نئی جنگ چھیڑ چکی ہے جس سے رہائی پانا ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

چلو پھر تو بہت اچھی بات ہے ایسا کرنا یونیورسٹی سے لیو لے لینا اور کل سے ہی جو جو شاپنگ کرنی ہو تم اور نین مل کر کر لینا۔۔۔۔۔۔

احرار جو آج آفس سے جلدی گھر آ گیا تھا علیزہ کو گھر سے نکلتا دیکھ چند پل کے لیے رکا تھا۔۔۔۔۔

علیزہ نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا جب یقین ہو گیا کہ وہ جن ابھی تک آفس سے واپس نہیں آیا تو جلدی سے دارم صاحب سے ملنے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔

آخر ان کا شکوہ بھی دور کرنا تھا لیکن جب سے احرار سے نکاح ہوا تھا احرار کے بارے میں سوچتے ہی دل کے دھڑکنے کی رفتار تیز ہو جایا کرتی تھی اس لیے وہ احرار کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

احرار نے علیزہ کو اندر جاتے دیکھا تو اپنے قدم بھی پارکنگ ایریا سے گھر کی جانب بڑھا دیے شاید وہ پارکنگ میں نظر دوڑانا بھول چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! آنٹی علیزہ نے سامنے سے آتی ملیحہ کو دیکھ کے سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو علیزہ بیٹا آج اتنے دنوں بعد کیوں چکر لگایا ہے ملیحہ نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

ہم بلکل ٹھیک ہیں آنٹی۔۔۔۔۔ وہ دراصل ہمارے ایگزامز ہو رہے تھے تو ان میں بزی تھے ہم۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے ان ایڈیٹ ایگزامز کی وجہ سے ہم اپنی برتھڈے بھی سلیبریٹ نہیں کر پائے۔۔۔۔۔

علیزہ نے اپنی ناک سکورے جواب دیا جبکہ اس کی اس ادا پر احرار کو اپنا دل سینے میں زوروں سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں بیٹا اب تو آپ بہت سارا انجوائے کرنے والی ہیں ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے ملیحہ اپنی بات مکمل کرتی سامنے سے آتے احرار کو دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

ارے احرار تم آج اتنی جلدی آفس سے آ گئے خیریت ؟؟؟؟ملیحہ نے سوالیہ نظریں احرار کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

جبکہ علیزہ جس کی احرار کی جانب پیٹھ تھی احرار کا نام سنتے ہی اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جی ماما،،، آج جلدی فری ہو گیا تھا تو سوچا گھر جا کے ریسٹ کر لوں احرار نے مسکرا کر آگے کی جانب قدم بڑھائے اپنی ماں کو جواب دیا۔۔۔۔۔

اور علیزہ کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔اچھا تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں تمھارے لیے۔۔۔۔۔

نہیں ماما میں ٹھیک ہوں اور کھانا آفس میں ہی بڑے پاپا ڈیڈ اور انکل کے ساتھ کر چکا ہوں۔۔۔۔۔

چلو پھر تو اور بھی اچھی بات ہے تم ایسا کرو فریش ہو جاؤ پھر سمائرہ کو شاپنگ بھی کروانی ہے ایک ہی ہفتہ بچا پڑا ہے اتنی جلدی سب کیسے ہو گا۔۔۔۔۔

ملیحہ اپنے ہی دھیان میں مگن پانی کا گلاس احرار کے سامنے کرتے ہوئے بولی جبکہ ملیحہ کی بات پر جہاں احرار کے گلاس پکڑتے ہاتھ رکے تھے وہیں علیزہ نے ناسمجھی سے ایک نظر احرار اور ملیحہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

کس کی شادی ہو رہی ہے آنٹی آپ نے ہمیں بتایا نہیں علیزہ نے ملیحہ سے پوچھا مگر دل میں ایک خوف بھی تھا کہیں وہ سچ نہ ہو جائے جو اس کا دماغ کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ارے میں بتانا ہی بھول گئی سمائرہ کی شادی ہو رہی ہے احرار کے ساتھ ملیحہ نے خوشی سے علیزہ کو بتایا۔۔۔۔

جہاں ملیحہ کے سمائرہ کا نام لینے پر علیزہ کو تسلی ہوئی تھی وہیں احرار کا نام سنتے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا جبکہ دل اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔۔۔

علیزہ نے نم آنکھیں لیے احرار کی جانب دیکھا علیزہ کے یوں پر شکوہ آنکھوں سے دیکھنے پر احرار کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

علیزہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور آنکھوں کی نمی چھپائے مسکراتے ہوئے ملیحہ کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے آنٹی پھر آپ ہمیں کب بلا رہی ہیں ہم بھی یہ شادی دیکھنا چاہتے ہیں علیزہ آنسوؤں کا گولہ حلق سے نیچے اتارتے بولی اور چپکے سے اپنی آنکھوں سے نمی صاف کی جو احرار کی نگاہوں سے چھپی نہ رہ سکی۔۔۔۔

مرتسم کے ڈیڈ کو پاکستان آئے تقریباً ہفتہ گزر چکا تھا جس میں وہ ریحان سے بھی مل چکے تھے اور نین سے بھی۔۔۔۔

مرتسم کے ڈیڈ کے آفس میں آتے ہی نین اپنے چہرے کی معصومیت سے ان کو اپنی طرف کر چکی تھی۔۔۔۔۔

جس کا سب سے زیادہ نقصان مرتسم شاہ کو ہوا تھا۔۔۔اتنی تو اس نے بچپن سے لے کر اب تک اپنے ڈیڈ سے ڈانٹ نہیں سنی تھی جتنی ان چند دنوں میں وہ نین کی وجہ سے سن چکا تھا۔۔۔۔۔۔

بلکہ مرتسم تین سے چار بار اپنے ڈیڈ سے پوچھ بھی چکا تھا وہ اپنے ڈیڈ کی سگی اولاد ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

مس نین بقول مرتسم شاہ اس ایک ڈانٹ کا پچاس بار بدلہ لے چکی تھی اور اس سڑے ہوئے انڈے سے مرتسم کے منع کرنے کے باوجود دوستی بھی کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نین کے یوں شاہزیب سے بات کرنے پر مرتسم کے اندر ہی اندر لاوا بن چکا تھا جسے جب پھٹنا تھا تو سب کو تباہ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

مرتسم بیٹا جانتے ہو جب سے تمھاری ماما اس دنیا سے گئی ہیں میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ تمھیں ان کی کمی محسوس نہ ہو۔۔۔۔۔۔

میں نے دوسری شادی بھی اسی لیے نہیں کی تھی تاکہ تمھاری اچھے سے دیکھ بھال اور پرورش کر سکوں۔۔۔۔

مرتسم جو رات بارہ بجے گھر واپس آیا تھا توقیر صاحب کی غمزدہ آواز سنتے اپنی جگہ پر ساکت ہوا تھا۔۔۔۔

مرتسم جس نے ابھی دو سیڑھیاں ہی پھلانگی تھیں توقیر صاحب کی بات پر اپنا رخ لاؤنج میں پڑے صوفے کی جانب کیا جہاں سے توقیر صاحب کی پشت نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں ڈیڈ اور مجھے آپ سے کوئی شکوہ بھی نہیں ہے۔۔۔

آپ نے مجھے کبھی موم کی کمی محسوس ہونے نہیں دی لیکن ان سب باتوں کا اس وقت کیا مطلب؟؟؟

میرا مطلب ہے ڈیڈ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے ؟؟ مرتسم توقیر صاحب کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان کے ہاتھوں پر باری باری بوسہ دیتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں بیٹا ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے میں نے تمہارے لئے ایک لڑکی دیکھی ہے اور مجھے پوری امید ہے تم کبھی بھی انکار نہیں کرو گے۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے بولے۔۔۔۔

جبکہ مرتسم کی آنکھوں میں شادی کے نام پر چھن سے نین کا عکس لہرایا تھا۔۔۔۔

کوئی اور پسند ہے بیٹا؟؟؟ مرتسم کے جواب نہ دینے پر توقیر صاحب کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔جی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔آئی مین۔۔۔نو ڈیڈ کوئی بھی پرابلم نہیں ہے آپ نے جسے سلیکٹ کیا ہوگا یقینن وہ اچھی لڑکی ہی ہوگی۔۔۔۔

دیکھنا نہیں چاہو گے؟؟؟؟ مرتسم کے جواب پر توقیر صاحب مسکرائے تھے۔۔۔۔

نو ڈیڈ آپ نے دیکھ لیا اتنا ہی کافی ہے مرتسم نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔۔۔۔۔

اور نام بھی نہیں جاننا چاہو گے توقیر صاحب جانتے تھے جس کا نام وہ لینے والے ہیں اسے سنتے ہی مرتسم کو جھٹکا لگے گا۔۔۔۔

جی ڈیڈ بتائیں وہ کونسی خوش نصیب لڑکی ہے جسے آپ کے بقول مجھ جیسے نکمے کے پلے باندھا جا رہا ہے مرتسم نے شرارتی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

نین۔۔۔ نین ریحان ہے وہ لڑکی جسے میں نے اپنے نکمے اور نالائق بیٹے کو سدھارنے کے لیے اپنے گھر کی بیٹی بنانے کا سوچا ہے۔۔۔۔۔

اور شادی کی ڈیٹ بھی نیکسٹ جمعے کی ہے توقیر صاحب نے مرتسم کے سر پر دھماکہ کیا۔۔۔۔۔

What... What did you said dad??

مرتسم کی آنکھیں شاک سے کافی حد تک بڑی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

جبکہ اسے ابھی تک اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے نین ریحان کا نام ہی سنا ہے یا پھر اس کے کان بج رہے ہیں۔۔۔۔۔

کیا لگتا ہے تمھیں میں تمھارے دل کے حال سے ناواقف ہوں؟؟؟؟

مجھے ہر وقت پتا ہوتا ہے تمھارے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہوتا ہے ۔۔۔۔۔

پچھلے ایک مہینے سے دیکھ رہا ہوں تمھیں کیسے نین کو گھورتے ہو تم۔۔۔۔

توقیر صاحب نے قہقہ لگانے کے ساتھ اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔۔۔۔

ریحان مجھے لگتا ہے ہمیں نین کو بتا دینا چاہیے سمائرہ اور احرار کے ساتھ ساتھ اس کی بھی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ماہا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بالوں کو کیچر سے باندھتے بولی۔۔۔۔

تم جانتی ہو ناوہ سارا گھر سر پر اٹھا لے گی وہ کبھی بھی شادی کے لیے نہیں مانے گی۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو وہ شادی نہ کرے ریحان نے بیڈ پر بیٹھتے شیشے میں ماہا کا عکس دیکھا۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے ریحان میں کیوں نہیں چاہوں گی۔۔۔وہ میری بھی بیٹی ہے وہ میں تو بس اس لیے کہہ رہی تھی کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے ہم سے کہ ہم نے اسے اتنی بڑی بات نہیں بتائی۔۔۔۔

علیزہ۔۔۔۔علیزہ بات سنو۔۔۔۔۔علیزہ۔۔۔۔۔احرار جو چھت پر تھوڑا سکون حاصل کرنے کے لیے آیا تھا سامنے چھت پر اداس کھڑی علیزہ کو دیکھ کر بیقراری سے اسے آوازیں دینے لگا۔۔۔۔۔

احرار پر نظر پڑتے ہی علیزہ نے جلدی سے نیچے جانے کی کوشش کی مگر احرار دوسری چھت پر کود کر علیزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں ڈبوچ چکا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ میں نہیں آئی میری بات کب سے بلا رہا ہوں بات سنو وہ اس کے سامنے جاتے غرایا۔۔۔۔

ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ ہمارا ہاتھ چھوڑیں ہمیں نیچے جانا ہے۔۔۔۔

علیزہ نے بھرائی آواز میں کہا جبکہ اس کے روٹھ کر بچوں جیسا منہ بنا کر کہنے پر احرار کے چہرے پر مسکراہٹ جھلکی تھی۔۔۔۔

وہ سکون جس کو پانے کے لیے احرار اپنے کمرے سے باہر آیا تھا وہ تو اسے علیزہ کے پاس آ کر ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور علیزہ کو مجھ سے بات کیوں نہیں کرنی؟؟ احرار دو انگلیوں کی مدد سے علیزہ کا جھکا ہوا چہرہ اوپر کی جانب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ہم آپ کو کیوں بتائیں آپ جائیں اور اپنی شادی کی تیاریاں کریں علیزہ نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

ہاں وہ تو میں کروں گا آخر میری ایک بار پھر سے شادی ہو رہی ہے احرار نے اسے تپایا۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔اور۔۔۔۔آپ۔۔۔۔آپ ہمیں طلاق بھی دے دیں۔۔۔۔۔
احرار کے ایسا بولنے پر وہ اپنا دل مضبوط کرتے اس سے طلاق کی ڈیمانڈ کرنے لگی۔۔۔۔

جبکہ علیزہ کے طلاق کا بولنے پر احرار نے علیزہ کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی اور پھر غصے سے علیزہ کو اپنے قریب کرتے پھنکارا تھا۔۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ بولنے کی تمھیں تو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔اب میں بھی دیکھتا ہوں تم مجھ سے الگ کیسے ہو گی اور ہاں شادی تو اب میں تمھیں کر کے دکھاؤں گا۔۔۔۔

احرار نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

آپ۔۔۔۔آپ۔۔۔بھول۔۔۔۔رہے ہیں

۔۔۔۔ہم۔۔۔ہم۔۔۔ہماری شادی کے بارے میں کوئی اور بھی جانتا ہے اور وہ آپ کو دوسری شادی نہیں کرنے دے گا۔۔۔۔

علیزہ اپنی درد ہوتی کلائی کو احرار کے ہاتھ سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے تکلیف کے باعث اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

سمائرہ یار تم ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی۔۔۔۔ جلدی سے ریڈی ہو جاؤ شاپنگ بھی کرنی ہے ابھی اتنے کام رہتے ہیں ابھی اتنا کچھ کرنا ہے۔۔۔۔

نین سمائرہ کے کمرے میں آتے ہی اپنی قینچی جیسی زبان چلانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

نین تم اکیلی شاپنگ کر آؤ مجھے نہیں جانا شاپنگ پر سمائرہ نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔۔

کیا مطلب نہیں جانا؟؟؟ تمھارے نہ جانے کی ایسی کی تیسی چلو ابھی کے ابھی اٹھو شاپنگ پر چلیں اتنی مشکل سے میں احرار علیزہ کو منا کر آئی ہوں وہ دونوں بھی تمھاری طرح ڈھیٹ ثابت ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

پلیز چلو نا؟؟؟ نین اپنی بات بنتی نا دیکھ کے بولی۔۔۔۔۔

اچھا چلو چلتے ہیں سمائرہ اپنا ماتھا مسلتے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

کیا کوئی پرابلم ہے سمائرہ؟؟؟ میں اتنے دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں تم پریشان ہو۔۔۔۔۔

کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو؟؟ نین نے اتنے دنوں سے دل میں آتی بات پوچھ ڈالی۔۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے یار اور تم جانتی ہو نا ہم نے کیا سوچا تھا۔۔۔۔

ہم اگر کسی کے بارے میں سوچیں گے تو شادی کے بعد ہی اور میں نے بھی کبھی احرار کے بارے میں نہیں سوچا تھا اور ہاں اگر میں خوش نہیں ہوں تو اداس بھی نہیں ہوں۔۔۔۔۔

خیر چھوڑو چلو شاپنگ پر چلتے ہیں سمائرہ اپنی طرف سے نین کو پر سکون کر چکی تھی لیکن اندر ہی اندر اپنے دل میں چھڑی ہوئی جنگ سے لڑ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

ہاں چلو میں نیچے جا رہی ہوں تم بھی جلدی نیچے آ جانا نین اس کمرے سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

نین کے جاتے ہی سمائرہ فریش ہونے کے لیے واشروم میں گھس گئی

۔۔۔۔۔

نین نے نیچے آکر دیکھا تو احرار گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ علیزہ ابھی تک نہیں پہنچی تھی نین نے اپنا رخ علیزہ کے گھر کی جانب کیا۔۔۔۔۔

افففف ایک تو ان سب کو مجھے ہی بلانا پڑ رہا ہے پتا نہیں کیا ہے سب کو ۔۔۔سب کونسے روگ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

نین اپنے ہی دھیان میں بڑبڑاتے ہوئے جارہی تھی کہ راستے میں ہی اسے ذایان نظر آگیا۔۔۔۔

ہیلو ذایان۔۔۔۔۔ نین نے ہاتھ ہوامیں لہراتے اسے ہائے کیا۔۔۔۔

اسلام علیکم! نین۔۔۔۔ذایان نے نین کو تھوڑا شرمندہ کرنا چاہا لیکن سدا کی ڈھیٹ نین ذایان کے سلام لینے پر دانت نکالتے ہوئے علیزہ کا پوچھنے لگی ۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام! کیا تمھیں پتا ہے علیزہ کہاں ہے ؟؟؟ نین نے سلام کا جواب دیتے اپنے دانتوں کی نمائش کی۔۔۔۔۔

ہاں وہ کمرے میں ہے ذایان نے صوفے پر بیٹھتے جواب دیا۔۔۔۔

اچھا ایک تو سب کو مجھے ہی ریڈی کرنا پڑ رہا ہے شادی میں دن ہی کتنے باقی رہ گئے ہیں کبھی احرار کو مناؤ کبھی سمائرہ کو مناؤ اب یہ کیوٹی پائی۔۔۔۔۔۔۔

اف اللہ نین بڑبڑاتے ہوئے علیزہ کے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔

جبکہ نین کی بڑبڑاہٹ سنتے ذایان کے موبائل استعمال کرتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔۔

کس کی شادی ہو رہی ہے؟؟؟ اس سے پہلے کہ نین علیزہ کو آواز دیتی ذایان نے اس کے پاس جاتے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

افووو،،،ایک تو کسی کو خبر ہی نہیں ہے کس کی شادی ہو رہی ہے پتا نہیں کیا سو جھی ہے سب گھر والوں کو جلدی شادی کرنے کی۔۔۔۔۔

میں بھی کیا باتیں لے کر کھڑی ہوں اچھا تم کیا پوچھ رہے تھے؟؟؟

۔۔۔۔ہاں شادی۔۔۔۔ہاں وہ احرار اور سمائرہ کی شادی ہے وہ بھی یہ جو جمعہ ہے نا تب نکاح ہے ان کا۔۔۔۔۔ نین خود ہی سوال کرتے اور پھر جواب دیتے علیزہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

واٹ سمائرہ کی شادی؟؟؟ذایان سکتے کے عالم میں بس اتنا ہی بول پایا

۔۔۔۔

مگر اگلی بات سنتے ہی ماتھے کی رگیں تن چکی تھیں احرار کے ساتھ شادی

۔۔۔۔۔۔

کیسا مذاق تھا یہ؟؟؟

لیکن مذاق تو نہیں تھا نین نے تھوڑی کبھی اس کے ساتھ مذاق کیا تھا ۔۔۔۔تو کیا سچ میں شادی ہو رہی تھی۔۔۔۔

غصے کی شدت سے ذایان کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔۔

اف اللہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ذایان غصے سے کہتا باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

جبکہ باہر آتے سامنے احرار کو گاڑی میں بیٹھے دیکھ کے ایک بار پھر سے غصہ امڈ آیا تھا۔۔۔۔۔

ذایان نے کار کے پاس جاتے ہی زور سے دروازا ناک کیا جبکہ اس کے یوں دروازا ناک کرنے پر احرار نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔۔

.....احرار غصے سے کار سے نکل کر باہر آیا

کیا مسئلہ ہے؟؟؟اس نے باہر نکلتے پوچھا۔۔۔۔

ہوا تو نہیں ہے لیکن بہت جلد ہونے والا ہے۔۔۔۔ذایان نے طنزیہ سمائل پاس کی۔۔۔

سوواٹ؟؟؟احرار نے کندھے اچکائے۔۔۔۔

جبکہ احرار کا پر سکون انداز اسے اندر تک تپا گیا تھا۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے احرار اگر تم نے سمائرہ سے شادی کی تو میں سب گھر والوں کو بتادوں گا کہ تم پہلے ہی میری بہن سے نکاح کر چکے ہو۔۔۔۔۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا۔۔۔۔

جاؤ بتادو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔احرار نے بھی غصے کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

ریئلی تمھیں فرق نہیں پڑے گا دو دو لڑکیوں کی زندگی برباد کر کے ۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میری بہن کو آج ابھی اور اسی وقت طلاق دو۔۔۔۔اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اگلی دفع ہماری ملاقات کورٹ میں ہو گی۔۔۔۔

میں اپنی بہن کی زندگی یوں برباد ہونے نہیں دوں گا۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔میں علیزہ کو کبھی بھی طلاق نہیں دوں گا۔۔۔

اگر اسے مجھ سے الگ ہونا ہے تو میرے مرنے کا انتظار کرے وہ بھی اور تم بھی۔۔۔۔۔

احرار طلاق کی بات سنتے آپے سے باہر ہوا تھا جبکہ احرار کی بات سنتے پیچھے سے آتی سمائرہ اور علیزہ کے ساتھ نین بھی اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

تمھیں تو میں۔۔۔اس سے پہلے کہ ذایان کچھ بولتا نین ان دونوں کے بیچ آئی تھی۔۔۔۔

اور دونوں کو اپنے ہاتھوں سے پیچھے کی جانب دھکیلتے ہوئے گھورا تھا۔۔۔۔

نین نے ایک نظر احرار کو دیکھا اور پھر ذایان کو جبکہ علیزہ کے پیر تو اپنی جگہ سے ہلنے سے ہی انکاری تھی۔۔۔۔

تو کیا اس کا اور ذایان کا ساتھ بس اتنا سا ہی تھا۔۔۔۔

ڈیڈ جیسے آپ نے کہا تھا میں سب سامان لے آیا ہوں مگر کچھ باقی ہے تو دیکھ لیں مجھے ویسے بھی نہیں پتا کیا ضروری ہے لے کر جانا۔۔۔۔۔۔

مرتسم صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ماہا سب تیاری ہو گئی ہے نا؟؟...... ملیحہ نے آخری باؤل ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں سب ہو گیا ہے اور سب سے بڑی بات ہمارے سر سے بلا بھی ٹلی میرا مطلب ہے نین بھی شاپنگ پر گئی ہوئی ہے سب کے ساتھ۔۔۔۔

ماہا اپنی ہی بیٹی کو بلا کہتے ہوئے ہنس دی۔۔۔۔۔

ویسے یہ تو سہی بولا ہے ماہا نے اگر نین یہاں ہوتی اور اسے پتا چل جاتا کہ اس کے سسرال والے آرہے ہیں تو ضرور ہنگامہ کھڑا کر دیتی۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے بھی مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔۔
بس دعا کرو نکاح والے دن وہ جنی کوئی ہنگامہ نا کرے اور مکر نہ جائے

۔۔۔۔۔

ماہا نے پریشانی سے ملیحہ اور ماہ نور کی طرف دیکھتے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔

اللہ نا کرے۔۔۔۔۔ماہ نور ملیحہ ایک ساتھ بولیں۔۔۔۔

چھوڑو کیا ٹینشن والا ماحول بنایا ہوا ہے چلو سب جلدی سے فریش ہو جائیں نین کے سسرال اس کا شادی اور مہندی کا سامان لے کر کسی بھی وقت پہنچتے ہوں گے۔۔۔۔۔

اور ان نواب زادیوں سے بھی پوچھ لیں کب تک پہنچیں گے ماہا نے ماحول کو ہلکا پھلکا کیا۔۔۔۔

چلو ہم بھی تھوڑا تیار ہو جاتے ہیں آخر کو ہمارے بچوں کی شادی ہے ماہ نور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! توقیر صاحب اور مرتسم جو گھر کے اندر جانے لگے تھے باہر سے آتے ریحان، دانش اور ساحر کو دیکھ کر یک زبان ہو کر بولے

۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام! آپ لوگ یہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آ جائیں۔۔۔۔

ان سے ملنے کے بعد ریحان نے خوش اسلوبی سے کہا۔۔۔۔

ارے ہم تو اندر ہی جا رہے تھے بس تم لوگوں کو دیکھا تو یہیں پر رک گئے

۔۔۔۔۔

توقیر صاحب نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔

چلیں پھر اندر چلتے ہیں ریحان نے ایک نظر مرتسم کی طرف دیکھا اور پھر انہیں اندر چلنے کو کہا۔۔۔۔

ان کی بات سنتے مرتسم ہوش میں آیا جو نا جانے کب سے اندر ادھر کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔۔۔۔

کیا ہوا مرتسم بیٹا کیا کچھ کھو گیا ہے۔۔۔۔دانش نے ایک نظر ریحان کی طرف دیکھا اور پھر آنکھوں میں شرارت سموئے سنجیدہ لہجے میں مرتسم سے پوچھا۔۔۔۔

مرتسم جو ایک بار پھر سے ادھر ادھر نظریں گھمانے میں مصروف تھا دانش کی بات پر ہڑبڑا گیا۔۔۔۔۔

نو۔۔۔ نتھنگ انکل۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں کھویا مر تسم نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے جواب دیا۔۔۔۔۔

اوکے لیٹس گو،،،، ریحان نے دانش کو گھوراجو اپنی ہنسی ضبط کرنے میں لگا ہواتھااور پھر توقیر صاحب اور مرتسم کو اپنے ساتھ اندر آنے کو بولا

۔۔۔۔۔۔

یس شیور،،، مرتسم اور توقیر صاحب بھی ان کے ساتھ اندر کو چل دیے

۔۔۔۔۔۔

توقیر صاحب اور مرتسم کے بیٹھتے ہی دارم صاحب اور ماہا، ماہ نور، ملیحہ بھی لاؤنج میں آچکی تھیں۔۔۔۔۔

بچیاں نظر نہیں آرہی اور احرار بھی نظر نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔

توقیر صاحب نے مرتسم کو بے چینی سے پہلو بدلتے دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔۔

جی وہ دراصل نین سمائرہ اور احرار شاپنگ پر گئے ہیں۔۔۔۔۔

شادی میں دن ہی کتنے بچے ہیں اوپر سے سب بچوں کی شادی بھی ایک ساتھ ہی ہورہی ہے ماہا نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا۔۔۔۔۔

جہاں نین کے نام پر مرتسم کے کان کھڑے ہوئے تھے وہیں ان کے گھر میں نہ ہونے کا سن کر مرتسم پیچ وتاب کھا کے رہ گیا۔۔۔۔

کیونکہ اس کا آنا تو فضول ہی تھا وہ تو یہ سوچ کر آیا تھا نین کو اچھا خاصا ذلیل کرے۔۔۔۔۔

لیکن وہ میڈم تو پچھلے ایک ہفتے سے سرے سے ہی غائب تھی۔۔۔۔
نظر نہ آنے کی قسم کھا رکھی تھی۔۔۔۔

وہ اصل میں ہم نین کے شادی اور مہندی وغیرہ کا جوڑا اور باقی سامان لے کر آئے ہیں۔۔۔۔

مرتسم چاہتا ہے کہ نین شادی کے فنکشنز میں وہی ڈریس پہنے۔۔۔۔

توقیر صاحب نے کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے انہیں یہاں آنے کی اصل وجہ بتائی۔۔۔۔

ویسے ان سب کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اب بس ہماری پٹاخہ یہ سب ڈریس سنبھال لے ملیحہ نے پہلی بات اونچی آواز جبکہ آخری بات ہلکی آواز میں کہی۔۔۔۔

ارے ضرورت کیوں نہیں تھی آخر میرے بیٹے کی شادی ہے اور ہاں ہمیں جو جو سامان پتا تھا۔۔۔۔۔

ہم وہ لے آئے ہیں باقی اگر کچھ رہ گیا ہو تو معذرت۔۔۔۔توقیر صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔۔۔۔

یار توقیر کیسی فضول باتیں کر رہے ہو ان سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

اگر مرتسم چاہتا ہے کہ نین اس کی پسند کا ڈریس پہنے تو ایسا ہی ہو گا نین شادی کے سب فنکشنز میں اس کی پسند کا ڈریس ہی پہنے گی۔۔۔۔۔ لیکن یہ معذرت والی باتیں کہہ کے پرایا نہ کرو۔۔۔۔۔

ریحان نے چہرے پر سنجیدگی سجائے کہا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی لڑکے والوں کا تو رعب ہوتا ہے لڑکی والوں پر۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا اب آپ لوگ مجھے ہی دیکھ لیں میرا ابھی کافی رعب ہے ان پر۔۔۔۔۔

آخر میں بھی لڑکے والی ہوں ملیحہ نے پہلے اپنی طرف پھر ماہ نور کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

جس پر سب ہی ہنسنے لگ گئے لیکن مرتسم کو آج شدت سے اپنے گھر میں ایک عورت کے نہ ہونے کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک عورت ہی تو گھر بناتی ہے اس کی وجہ سے تو گھر گھر ہوتا ہے گھر میں رونق ہوتی ہے۔۔۔۔۔

لوگ سچ ہی کہتے ہیں جس گھر میں عورت نہ ہو وہاں وحشتیں اپنا ڈیرہ جما لیتی ہیں۔۔۔۔زندگی بے ذوق ہوتی ہے۔۔۔۔

اور سناؤ مرتسم بیٹا بزنس کیسا جا رہا ہے ؟؟؟ ساحر نے مرتسم سے پوچھا

۔۔۔۔۔۔

مرتسم جو اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا ساحر کے بولنے پر چونکا تھا۔۔۔۔۔

جی انکل الحمدللہ بہت اچھا جا رہا ہے مرتسم نے اپنی سوچوں کو پرے دھکیلتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

کیا تم خوش ہو اس شادی سے ؟؟؟ دارم صاحب نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔۔۔۔۔

نا نو اگر میں خوش نہیں ہوتا تو یہاں پر کبھی نہیں بیٹھا ہوتا۔۔۔۔

اور ویسے بھی ڈیڈ میرے لئے بیسٹ آپشن ہی چوز کریں گے۔۔۔۔
بیشک ماں باپ کے ہر فیصلے میں اولاد کی بھلائی ہوتی ہے۔۔۔۔

مرتسم دارم صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر شرین لہجے میں بولا اور سارا ملبہ توقیر صاحب پر ڈالا۔۔۔۔

جس پر توقیر صاحب نے مرتسم کو گھوری سے نوازا۔۔۔۔ مگر مرتسم ڈھیٹ بنا رہا۔۔۔۔

وہ مرتسم ہی کیا جو اپنے دل کی بات کسی کو بتا دے۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے دوران ہی ساری باتیں ڈسک ہو چکی تھیں۔۔۔۔

مرتسم اور دارم صاحب انہیں الوداع کہتے وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

نین نے احرار کی جانب پلٹتے ہی ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔۔
جبکہ سب منہ کھولے کھڑے کبھی احرار کو تو کبھی نین کو دیکھ رہے تھے

۔۔۔۔۔

جبکہ احرار کی گال پر نین کی انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے۔۔۔۔

جو دیکھ کر ذایان کا زوردار قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

احرار نے پہلے کھا جانے والی نظروں سے ذایان کی طرف دیکھا اور پھر نین کو گھورا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ احرار کچھ کہتا ایک بار پھر سے تھپڑ کی زوردار آواز گونجی

۔۔۔۔۔

جس پر ایک بار پھر سب کے منہ کھل چکے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اس بار نین کی انگلیوں کے نشان احرار کی بجائے ذایان کے منہ پر چھپے تھے۔۔۔۔۔

اب کی بار ہنسنے کی باری احرار کی تھی اور گھورنے کی باری ذایان کی

۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ باتھ آف یو،،،

تم لوگوں کو ذرا شرم نہیں آتی۔۔۔۔۔

دماغ خراب ہے تم دونوں کا اتنی بڑی بات چھپائی کیسے تم لوگوں نے

۔۔۔۔۔

اور یہ کیوٹی پائی میڈم،،، ویسے تو قینچی کی طرح زبان چلائے پھرتی تھی

اب کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کسی کو بتا نہیں سکتی تھی نین نے احرار، ذایان اور علیزہ کو ایک ساتھ ہی جھاڑ کے رکھ ڈالا۔۔۔۔۔

جبکہ علیزہ کی حالت یوں تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔۔۔

اب میسنی شکل نہ بناؤ اور سب گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔

ایویں ای یہاں پر تماشا لگ جانا ہے۔۔۔۔

کہیں باہر جا کر سوچتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

وہ پانچوں اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔۔۔۔

احرار نے انہیں شروع سے لے کر آخر تک سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

اور آگے کی کہانی انہیں ذایان بتا چکا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ نین کی طنزیہ نظریں کبھی احرار پر جاتی تو کبھی ذایان پر۔۔۔۔۔۔

دیکھو نین مجھے گھورنا بند کرو میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

ذایان نے نین کی گھورتی نظروں سے تنگ آ کر کہا۔۔۔۔۔

جبکہ احرار علیزہ کو گھورنے میں مصروف تھا جیسے سارا قصور اس بیچاری کا ہی ہو۔۔۔۔۔۔

اوہو تو نواب صاحب کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔

ارے ان کی خدمت میں کوئی جام پیش کیا جائے۔۔۔۔۔

آخر کو ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔

ان کی بہن کا نکاح ہو چکا ہے اور ان کی بہن کے شوہر ایک اور نکاح کرنے جا رہے ہیں ان کا کیا قصور ہے اس میں۔۔۔۔۔۔۔

نین نے کافی کا مگ ٹیبل پر پٹخا اور ساتھ ہی احرار کی کمر میں ایک زوردار مکا جڑ ڈالا۔۔۔۔۔۔

جو ان کی باتوں کو سرے سے ہی اگنور کر کے علیزہ کو گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

نین کی بات پر جہاں ذایان کی بولتی بند ہوئی تھی وہیں احرار بھڑک اٹھا تھا

۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ چیونٹی جتنی تمھارے اندر جان ہے اور مکے ایسے برسا رہی ہو جیسے پہلوان ہو۔۔۔۔۔۔

اوہ تو مسئلہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

لعنتی انسان میں تمھیں جان سے مار ڈالوں گی نکاح کر کے بیٹھے ہو اور تمھارے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

نین نے ایک بار پھر کہنی مار کر اس کی خاطر تواضع کی تھی۔۔۔۔۔۔

یار نین چھوڑو ان سنکی انسانوں کو۔۔۔۔۔اور پرسوں کا سوچو۔۔۔۔۔

میں اس سے نکاح نہیں کرنے والی یہ جاہل پہلے سے ہی نکاح شدہ ہے۔۔۔۔۔۔

سمائرہ نے بھی ان پر طنز کیا۔۔۔۔۔۔

ویٹ تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تمھارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

اتنے دن ہو گئے ہیں میں نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

اب اگر تم لوگوں نے خود کو مہان سمجھنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تمھارا

منہ توڑ کے رکھ دوں گی۔۔۔۔۔۔

نین نے سرد سپاٹ لہجے میں کہتے سمائرہ کو گھورا۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ نین ایکچوئلی۔۔۔۔۔ سمائرہ نے نین کے ساکت لہجے

پر کچھ کہنا چاہا تھا جبکہ ذایان نے سمائرہ کو گھورا تھا۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ کیا ہے تمھیں سمائرہ کو گھورنا بند کرو اور تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے

میں لاسٹ ٹائم پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

اس بار نین نے کچھ سخت الفاظ کہنے سے خود کو باز رکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ نین کوئی ہمیں ایک مہینے سے بلیک میل کر رہا ہے۔۔۔۔

پتا نہیں کون ہے۔۔۔۔

کسی نے ہماری پکس ایڈٹ کی ہیں۔۔۔۔

اس نے کوئی ڈیمانڈ بھی نہیں کی پتا نہیں کیا چاہیے اسے۔۔۔۔۔۔

اوپر سے ہم یہ بھی جانتے کہ وہ شخص ہے کون۔۔۔۔۔

مجھے میری کلاس کے ایک سٹوڈنٹ پر شک تھا۔۔۔۔۔

لیکن ہم نے اس کی فل نگرانی کی ہے۔۔۔۔۔

یہاں تک کہ ہم اسے پتا لگنے دیے بغیر اس کا موبائل بھی چیک کر چکے ہیں

۔۔۔۔۔۔

اس میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

سمائرہ نے سختی سے اپنی آنکھیں میچتے نین کو سب کچھ بتا ڈالا۔۔۔۔۔

جبکہ سمائرہ کی بات سنتے ہی احرار نے اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیسے اس کے ہوتے ہوئے کوئی بھی ایرا غیرا اس کی کزن کو بلیک میل کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

تم پہلے یہ سب نہیں بتا سکتی تھی احرار دبے دبے لہجے میں اس پر دھاڑا

۔۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو احرار۔۔۔۔۔احرار کے سمائرہ پر غصہ کرنے پر ذایان نے کہا۔۔۔۔۔

تم تو چپ ہی رہو ابھی تک پتا نہیں لگا سکے کون ہے وہ جو تم دونوں کو بلیک میل کر رہا ہے احرار نے بھی غصے سے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ ذایان اور احرار کے غصہ کرنے پر علیزہ نے سہمی نظروں سے دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔آپ ہمارے بھائی سے ایسے بات نہ کریں علیزہ نے احرار کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ ان سب میں پہلی بار علیزہ کے بولنے پر سمائرہ نین نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ ذایان کی گردن اپنی بہن کی طرف داری پر اکڑ چکی تھی۔۔۔۔

احرار نے ایک آئی بر واچکائے علیزہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اوہ تو مینڈکی کو بھی زکام ہونے لگ گیا ہے احرار نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔۔

اچھا جی اور تمھیں یہ نظر نہیں آرہا کہ تمھارا بھائی تمھارے مجازی خدا سے بد تمیزی کر رہا ہے۔۔۔۔

احرار نے ذایان جو اپنی بہن کی بات پر اکڑتے ہوئے دیکھ کے علیزہ کی طرف دیکھ کے کہا۔۔۔۔۔

چلو اب سب بس کرو اور اس مسئلے کا حل ڈھونڈو۔۔۔۔۔ سمائرہ نے ایک بار پھر ذایان اور احرار کو ریسٹورنٹ کو میدان جنگ بناتے دیکھ کے کہا۔۔۔۔

ویسے ہیلپ کرنی تو نہیں چاہیے تم سب لوگ خود کو راکٹ سائنس کے ماسٹر سمجھتے ہو۔۔۔۔۔

جو لائف میں جتنی بھی مشکل پرابلم ہو سولو کر لو گے جیسے آج کر رہے تھے ۔۔۔۔

نین نے چاروں کو ایک نظر دیکھتے آخر میں ذایان اور احرار کی جانب منہ کرتے اپنی بات کہی۔۔۔۔

جس پر علیزہ تو اپنی جگہ شرمندہ ہوئی تھی جبکہ ذایان، احرار اور سمائرہ نے نیچے منہ کر کے اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔۔۔۔

زیادہ کھی کھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں کوئی جوک نہیں سنا رہی۔۔۔۔۔

بی سیریس،،،

نین کے سنجیدگی سے بولنے پر سب ہی اپنی جگہ پر سیریس ہو چکے تھے ۔۔۔۔۔۔

کیا تمھارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟؟؟

احرار نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ بھی اب جلد از جلد اس مسئلے کا حل چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

احرار کے سنجیدگی سے استفسار کرنے پر علیزہ اور سمائرہ نے اپنی امید بھری نظریں نین پر ٹکائیں۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان سب کی نسبت ذایان کچھ حد تک ریلیکس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

میرے پاس ایک پلان ہے بٹ ففٹی پر سینٹ چانس ہیں کہ نکاح رک جائے گا۔۔۔۔

اور ففٹی پر سینٹ چانسز ہیں کہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

اگر ایگری کرتے ہو تو بتا دو سب؟؟؟؟

پھر میں تم لوگوں کو بتا دوں گی۔۔۔۔۔

نین نے باری باری سب کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔۔

کچھ نہ ہونے سے تو کچھ ہونا ہی بہتر ہے بتاؤ کیا آئیڈیا ہے۔۔۔۔۔۔احرار نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

نین کے ففٹی پر سینٹ ہو جانے والی بات پر جہاں علیزہ کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔۔

وہیں ذایان اور احرار بھی سنجیدگی سے علیزہ اور پھر نین کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔۔۔ نین جیسے جیسے بولتی گئی سمائرہ کا رنگ پھیکا ہوتا گیا

۔۔۔۔۔

جبکہ علیزہ نین کی باتیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہیں احرار کو یہ پلان کچھ بہتر لگا تھا اور ذایان کے اعصاب بھی تن چکے تھے

۔۔۔۔۔

نو۔۔۔ نو نین میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی۔۔۔۔۔ ایسے مام ڈیڈ کی بہت بدنامی ہو گی۔۔۔۔۔۔

پلیز کچھ اور سوچ لو مگر یہ نہیں۔۔۔۔ سمائرہ نے اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

بالکل سمائرہ ٹھیک کہہ رہی ہے تمھارے گھر والے میرا قیمہ بنا دیں گے

۔۔۔۔۔۔

میں بھی جیسا تم کہہ رہی ہو ویسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔۔۔

ذایان نے بھی اپنے ہاتھ کھڑے کر ڈالے۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار یہ اتنی بھی بڑی بات نہیں ہے جس پر تم دونوں اتنا ہائپر ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔

احرار نے دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کی مدد سے ملاتے مٹھی کی صورت چن پر رکھتے ذایان اور سمائرہ کو گھور کر کہا۔۔۔۔۔۔

لائک سیریسلی،،،،احرار یہ چھوٹی بات ہے؟؟؟؟

تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو نا میں مر کر بھی ایسا نہیں کر سکتی جیسا نین نے بولا ہے ۔۔۔۔۔۔

اور نین کیا تم۔۔۔۔۔ تم بھی مجھے نہیں سمجھ سکی بہت افسوس ہوا ہے ۔۔۔۔۔

سمائرہ نے نم آنکھوں سے پہلی بات احرار کی جانب دیکھتے اور آخری بات نین کی طرف دیکھتے ہوئے کہی۔۔۔۔۔

اور اپنے آنسو صاف کیے جو پلکوں کی باڑ توڑے سرخ پھولے گالوں پر بہہ چکے تھے۔۔۔۔

آئی ایم سوری،،،، میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

پلیز چپ ہو جاؤ دیکھو اس سے بہتر اور کوئی بھی آئیڈیا نہیں ہے۔۔۔۔۔

نین نے افسردہ لہجے میں کہا جبکہ سمائرہ کے رونے پر علیزہ بھی رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

احرار کو بھی اپنے کہے گئے الفاظوں پر افسوس ہوا۔۔۔۔

وہ اپنی ہی کزن کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ بچپن سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ رہے تھے پھر بھی

۔۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری سمائرہ،،، احرار نے شرمندگی سے اپنے سر کو جھکایا

۔۔۔۔۔۔

تم کیا رونے لگ گئی ہو ہاں تمھیں تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔

احرار نے علیزہ کو روتے دیکھ گھورا جو بنا کسی بات کے رونے کا شغل فرمانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ہم۔۔۔۔ہمیں۔۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔رونا۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔گیا۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔ہم۔۔۔رو۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔رہے۔۔۔۔یہ۔۔۔خود۔۔۔بخود ہی آرہے ہیں۔۔۔۔۔علیزہ نے ہچکیاں بھرتے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔

جو ایک بار پھر بتاتے ہوئے بہنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

اووو کیوٹی پائی۔۔۔۔سو کیوٹ۔۔۔۔۔اچھا اچھا یہ جو آنسو آرہے ہیں خود ہی آرہے ہیں۔۔۔۔۔

نین نے آگے بڑھ کر علیزہ کے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔۔

علیزہ کی بات پر جہاں سمائرہ مسکرائی تھی وہیں احرار ذایان اور نین نے اپنا امڈ آنے والا قہقہہ ضبط کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اوکے تو پھر جو جیسا چل رہا ہے اسے ویسا ہی چلنے دو پھر دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ان شاءاللہ سب اچھا ہی ہو گا ذایان نے اپنی پر سوچ نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر مرکوز کرتے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ ذایان کی پر سوچ نظروں پر نین کو کچھ کھٹکا ضرور تھا۔۔۔۔۔۔

ریسٹورنٹ سے واپس آتے سب کو گیارہ بج چکے تھے۔۔۔۔۔

اوران کے گھر واپس آنے سے پہلے ہی توقیر صاحب اور مرتسم جا چُکے تھے۔۔۔۔۔

نین تو لمبی تان کر ہر ٹینشن سے آزاد ہو کر سو چکی تھی البتہ سمائرہ اور ذایان کی نیندیں اڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا تو بیٹا جی سسرال میں کیا گیا جا رہا تھا؟؟؟؟

گھر پہنچتے ہی توقیر صاحب مرتسم کی کلاس لینا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

جس نے نین کے گھر والوں کے سامنے فرمانبرداری کی اعلیٰ مثال قائم کی تھی۔۔۔۔۔

کیا ڈیڈ؟؟

کیا کہا تھا میں نے؟؟

مرتسم نے کورٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھے صوفے پر بیٹھتے ایک آئی برو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔۔

اور خود کو مکمل طور پر انجان ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔

اوہو،،، تو مرتسم شاہ کی یاداشت بھی کمزور ہو چکی ہے؟؟؟

میں تمھیں یاد دلاتا چلوں وہاں تم نے کہا تھا کہ تم یہ شادی میرے کہنے پر کر رہے ہو۔۔۔۔۔

توقیر صاحب مرتسم کے یوں خود کو انجان ظاہر کرنے پر تپ کے بولے

اس میں غلط میں کیا ہے ڈیڈ لڑکی آپ نے ہی پسند کی تھی-----

آپ نے ہی مجھے شادی کا کہا تھا-----

مرتسم نے موبائل پر سکرولنگ کرتے مصروف انداز میں جواب دیا

ہاں ہاں میں نے پسند کر لی تھی اور تمھیں اپنا یاد نہیں ہے کیسے بھڑک اٹھے تھے------

اگر میں تمھیں لڑکی کا نام نہ بتاتا تو خدا جانے تم کیا کرتے-----

توقیر صاحب نے مرتسم کو اچھا خاصا تپایا----

افو ڈیڈ،،، کیا آپ یہ باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں----

اور بچوں کی طرح بحث کر رہے ہیں؟؟؟

مرتسم نے موبائل سے نظریں ہٹاتے توقیر صاحب کی جانب دیکھتے جواب دیا۔۔۔۔۔

واٹ؟؟ میں۔۔۔۔۔ بچوں کی طرح بحث کر رہا ہوں؟؟

توقیر صاحب تو مرتسم کی باتوں پر عش عش کر اٹھے تھے۔۔۔۔۔

یس ڈیڈ اب دیکھیں پھر سے آپ ویسے ہی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

مرتسم نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔۔

مرتسم خدا کرے تمھاری اولاد تم سے دو ہاتھ آگے ہی نکلے۔۔۔۔۔۔

پھر میں تم سے پوچھوں گا توقیر صاحب جو مرتسم کو مسکراہٹ ضبط کرتے دیکھ چکے تھے تپ کر بولے۔۔۔۔۔۔

ابھی آتو جائیں ڈیڈ۔۔۔۔ ابھی تو ان کی ماما بھی اپنے گھر میں ہو گی۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ ڈیڈ ورنہ آپ پھر سے بحث کریں گے۔۔۔۔۔

مرتسم نے پہلی بات سرد سی آہ بھرتے ہوئے کہی۔۔۔۔

جبکہ آخر میں صوفے سے اٹھتے سیڑھیوں کے پاس پہنچتے ہوئے کہی

۔۔۔۔۔

کہیں توقیر صاحب کا جوتا مرتسم کی کمر کو سلامی پیش نہ کردے۔۔۔۔۔

الو کا پٹھا۔۔۔۔ توقیر صاحب اونچی آواز میں بڑبڑائے۔۔۔

ڈیڈ خدا کا واسطہ ہے خود کو ایسے نہ بولیں۔۔۔۔

مرتسم جو توقیر صاحب کی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا قہقہ لگاتے اونچی آواز میں

بولا۔۔۔۔

جبکہ اس کے یوں ہنسنے پر توقیر صاحب نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا اور

ہمیشہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ قائم رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آخر کار شادی کا دن بھی آن پہنچا تھا،،

چونکہ سمائرہ اور احرار دونوں مہندی اور باقی فنکشنز سے انکار کر چکے تھے

،،،،

اس لیے نکاح اور رخصتی کے لیے الگ الگ دن کا انتخاب کیا گیا تھا،،

جس پر نین نے واویلا تو بہت مچایا مگر گھر میں اس کی کسی نے نہیں سنی،،،

جہاں نین، سمائرہ، احرار اور علیزہ کا سوچ سوچ کر پریشان تھی،،،

وہیں سمائرہ اور علیزہ تیز بخار میں پھنک رہی تھیں،،،

جبکہ ذایان چاہ رہا تھا کوئی ایسی جادو کی چھری گھومے اور سب کچھ ٹھیک ہو

جائے،،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

بیوٹیشن کو سمائرہ کے بیمار ہونے کی وجہ سے گھر پر ہی بلایا جا چکا تھا،،،

تاکہ سمائرہ کمفرٹیبل محسوس کرے اور ریسٹ بھی کر لے،،،

سمائرہ تم ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی؟؟؟

یہ لو جوس پی لو اور ہاں میں میڈیسن بھی لے آئی ہوں،،،

نکاح تک بخار ہلکا ہو جائے گا،،،

نین سمائرہ کو لہنگا چولی میں بغیر میک اپ کیے دیکھ کر بولی،،،،

میم،،، میں اتنی دیر سے میم کو کہہ رہی ہوں مجھے میک اپ کرنے دیں،،،

لیکن سمائرہ میم کچھ بھی کروانے کے لیے ریڈی نہیں ہے،،،،

بیوٹیشن جو جب سے آئی تھی سمائرہ کی منتیں کر رہی تھی میک اپ کروانے کے لیے نین کے بولنے پر جھٹ سے پریشانی سے بولی،،،،

سمائرہ کیا ہو گیا ہے ؟؟ نین نے سمائرہ کی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھ کر کہا

،،،،

سیریسلی نین،،،، سمائرہ نم آنکھوں سے غم سے چور آواز میں بولی،،،،

جس پر نین جو سمائرہ کی طرف دیکھ رہی تھی اپنی نظریں موڑ گئی،،،،

سمائرہ کے بولے گئے دو لفظ اسے بہت کچھ باور کروا چکے تھے،،،،

ارے تم دونوں کو باتوں سے فرصت ہی نہیں مل رہی،،،

گھر میں شادی ہے مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں،،،

اور ہاں یاد آیا نین بیٹا ماہا ڈھونڈ رہی تھی تمھیں شاید کچھ کہنا ہے تمھیں

،،،،

ماہ نور نے روم میں آتے دونوں پر ایک نظر ڈالتے نین سے کہا،،،
جی خالہ جانی وہ میں بس سمائرہ کو میڈیسن دینے آئی تھی ،،،
میں بس جا رہی ہوں نین نے سمائرہ کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا اور پھر بغیر کچھ بھی کہے کمرے سے نکلتی چلی گئی،،،
جبکہ سمائرہ نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی،،،
ارے آپ ریڈی کریں نا ایسے کھڑی کیوں ہیں ؟؟؟
آج میری شہزادی کی شادی ہے میں چاہتی ہوں میری شہزادی سب سے زیادہ خوبصورت نظر آئے،،،
ماہ نور نے آنسوؤں کا گولا گلے میں اتارتے ہوئے سمائرہ کے ماتھے پر پیار کیا

،،،،

جبکہ ماہ نور کے یوں بولنے پر کئی آنسو سمائرہ کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوئے تھے،،،،

آئی لو یو ماما،،،

لو یو سو مچ،،، سمائرہ ہچکیوں کے درمیان بولی،،،

لو یو ٹو میرا بچہ یہ آنسو صاف کرو،،،

ایسے رو رو کر اور بیمار ہو جاؤ گی،،،

اور ویسے بھی میری بیٹی تھوڑی نہ مجھ سے بہت دور جا رہی ہے،،،

میرے پاس،، میرے ساتھ اسی گھر میں میری نظروں کے سامنے ہی رہے گی ماہ نور نے جلدی سے اس کے آنسو صاف کیے،،،

جہاں ماہ نور کی پہلی بات پر سمائرہ پر سکون ہوئی تھی وہیں دوسری بات پر دل میں ایک کسک سی اُٹھی تھی،،،

جب اسے اپنی چند گھنٹے پہلے والی ذایان سے ہوئی ملاقات یاد آئی،،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سمائرہ۔۔۔۔۔۔ کتنادرد تھاذایان کی آواز میں،،،

ذایان کیاہوا ہے ؟؟؟

سمائرہ جو بالکونی سے واپس کمرے میں آئی تھی وہاں اجڑی حالت میں کھڑے ذایان کو دیکھا،،،

جہاں وہ اسے اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان تھی وہیں اس کی حالت پر شبہ ہوا آیا وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں،،،،،

اس کی تو شادی بتائے گئے شخص سے ہورہی تھی اس لیے اس کی یہ حالت تھی،،،

لیکن ذایان اسے کیاہوا تھا؟؟؟

کیاوہ علیزہ کی وجہ سے ؟؟؟..... لیکن علیزہ کی وجہ سے تو ایسا نہیں ہو سکتا

،،،،،

ماتھے پر بکھرے ہوئے بال۔۔۔ سلوٹ زدہ شرٹ۔۔۔ کف لنکس بری طرح سے فولڈ کیے گئے تھے۔۔۔۔ آنکھوں کے گرد ہلکے اور اندر ہلکی ہلکی نمی،،،،

کیا ہو گیا تھا وہ شخص۔۔۔۔

جہاں تک سمائرہ نے دیکھا تھا ذایان ہمیشہ خود کو مینٹین رکھتا تھا،،،

تو پھر یہ حالت ؟؟

سمائرہ پلیز ڈونٹ دو دس۔۔۔۔۔ ذایان سمائرہ کے ہاتھ پکڑ تا زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،،،،

کیا نہ کروں ذایان ؟؟؟

اور تمھاری یہ حالت ؟؟

کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ تو سہی تم مجھے ڈرا رہے ہو،،،،

سمائرہ نے ذایان کو زمین سے اٹھانے کی کوشش کی مگر جب ناکام رہی تو خود بھی نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی،،،،

آئی لو یو سمائرہ،،،،،،،

پلیز یہ شادی نہ کرو،،،،

میں مر جاؤں گا،،،۔۔

میں نے سوچا تھا میں کچھ کر لوں گا کسی بھی طرح یہ شادی رکوا لوں گا لیکن میں ایسا کچھ بھی نہیں کر پایا،،،،

پلیز تم یہ نکاح نہ کرو ذایان نے سمائرہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے اپنی آنکھوں اور ماتھے پر رکھتے التجائیہ انداز میں کہا،،،،

ذایان یہ۔۔۔۔یہ۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔تم ہوش میں تو ہو،،،،

سمائرہ چند لمحے سن ہوتے دماغ کے ساتھ ساکت بیٹھی رہی،،،،

لیکن جلد ہی ہوش میں آتے اپنے ہاتھوں کو ذایان کی قید سے نکالا،،،

ابھی تو ہوش میں آیا ہوں،،،۔

جانتی ہو جب جب تمھیں کسی اور کا ہوتے تصور کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو میرا دل رک سا جاتا ہے،،،،

ابھی تو ہوش آئی ہے مجھے تو پتا ہی نہیں چلا کب تم یہاں بس گئی ذایان نے دوبارہ سمائرہ کا ہاتھ پکڑتے آخری بات اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے کہا،،،۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔ یہ سب اپنی بہن کی وجہ سے کہہ رہے ہو نا؟؟

ہاں اب سمجھ آئی تم مجھ سے پیار کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔

تم علیزہ کی وجہ سے ایسا کر رہے ہو۔۔۔۔

دیکھو ذایان میں کبھی بھی احرار اور علیزہ کے بیچ میں آنے کی کوشش نہیں کروں گی۔۔۔۔

لیکن پلیز یوں یہ مذاق نہ کرو میں آلریڈی بہت ٹینس ہوں۔۔۔ سمائرہ کچھ سوچتے ہوئے بولی،،،،۔

تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہو؟؟؟

میں تمھیں کیا کہہ رہا ہوں تم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔ذایان نے سمائرہ کے یوں فضول بولنے پر غصے سے کہا،،،

ایسا ہی ہے تم یہ سب علیزہ کی وجہ سے کر رہے ہو ورنہ دو دن میں کسی کو کسی سے محبت نہیں ہوتی،،،،

سمائرہ ذایان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ساکت لہجے میں بولی،،،

پلیز سمائرہ مجھے سمجھنے کی کوشش کرو میں یہ سب علیزہ کے لیے نہیں کہہ رہا،،،،۔

ذایان کو سمجھ میں نہ آیا کیسے وہ اپنی بات سمائرہ کو سمجھائے،،،

پلیز ذایان میرا نکاح ہے کچھ دیر میں۔۔۔

مجھے پریشان مت کرو میں آلریڈی بہت زیادہ پریشان ہوں،،،،

سمائرہ نے تھکن زدہ آواز میں کہا،،

اگر ذایان اس سے محبت کرتا بھی تھا تو اس میں وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی،،، اس وقت تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔

سمائرہ۔۔۔۔اس سے پہلے کہ ذایان کچھ کہتا سمائرہ نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا،،،،

میرا کچھ دیر میں نکاح ہے ذایان اور میں ریڈی ہونا چاہتی ہوں،،،

بیوٹیشن بھی آنے والی ہے سمائرہ نے اپنا لہجہ حتیٰ الامکان ساکت رکھا،،۔

تمھیں کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی نہ اس لیے تم ایسے کہہ رہی ہو،،،،

اگر کبھی تمھیں کسی سے محبت ہوئی ہوتی تو پتا ہوتا کتنا تکلیف دہ عمل ہے اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھنا،،،

ذایان اپنی بات کہتے رکا نہیں تھا بلکہ باہر جا چکا تھا،،،

جبکہ سمائرہ نے اس جگہ کو دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے ذایان اس سے اظہارِ محبت کر رہا تھا،،،۔

چند آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر نیچے فرش پر گرے تھے،،،

بڑی بھیانک ہوتی ہیں عشق کی سزائیں" بندہ پل پل مرتا ہے مگر موت_
نہیں آتی ....

کیا ہوا؟؟

کہاں کھو گئی سمائرہ بیٹا کب سے آوازیں دے رہی ہوں،،،،

ماہ نور نے سمائرہ کو کندھے سے پکڑ کر ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا جس پر سمائرہ نے خالی آنکھوں سے ماہ نور کی طرف دیکھا،،،،

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

جی ماما آپ نے مجھے بلایا نین نے ماہا کے کمرے میں جاتے ہی پوچھا،،،

اچھا یہ ڈریس پڑا ہوا ہے بیڈ پر آج تم نے یہ پہننا ہے ماہا نے نین کو ایک نظر دیکھتے مصروف سے انداز میں کہا،،،۔

لیکن ماما یہ تو بہت ہیوی ہے مجھ سے کیری نہیں ہو گا،،،

اور ویسے بھی میں اپنی شاپنگ کر چکی ہوں،،،۔

نین نے ڈریس کی طرف دیکھا تو ایک پل کے لیے تو ڈنگ رہ گئی،،،

کتنا خوبصورت تھا وہ ڈریس لیکن ہیوی بھی اتنا ہی زیادہ تھا،،،

سووٹ نین کیا تم میری بات نہیں مانو گی،،،

نین کو منع کرتے دیکھ ماہا نے ایمو شنل بلیک میل کرنا چاہا،،،

سیریسلی ماما؟؟

آپ کو لگتا ہے آپ مجھے ایمو شنلی بلیک میل کر سکتی ہیں،،،

اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو بیشک سہی لگتا ہے نین نے مسکراتے ہوئے کہا،،،

جبکہ نین کی بات پر ماہا نے مسکراتے ہوئے نین کے سر پر پیار کیا،،،

ابھی تو نین کو منانے کا کٹھن مرحلہ باقی تھا پتا نہیں جب نین کو اس کے نکاح کا پتا چلنا تھا تو اس نے کون سا ہنگامہ کھڑا کرنا تھا،،،

ماہا نے دل ہی دل میں پریشانی سے سوچا،،،

چلو اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ اس میں دلہے والے میرا مطلب باقی سب بھی ریڈی ہو چکے ہونگے ابھی تک،،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

احرار اور مرتسم سٹیج پر بیٹھ چکے تھے،،

سب مہمان بھی آ چکے تھے بس اب نکاح کا مرحلہ طے پانا باقی تھا،،

نین سمائرہ کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ سمائرہ اپنی آنکھوں میں امنڈ آنے والے آنسو ضبط کر رہی تھی،،،

تو کیا وہ ایک بانٹے ہوئے شخص کے حصے میں جا رہی تھی،،،

وہ کیسے اپنی کیوٹی پائی کا حق لے سکتی تھی،،،

سمائرہ ڈونٹ وری سب اچھا ہو گا ٹینشن نہ لو پلیز۔۔۔۔ نین نے سمائرہ کو کسی سوچ میں گم دیکھتے ہوئے حوصلہ دیا،،،

جانتی تھی اس کے یہ الفاظ تسلی بخش تو بلکل بھی نہیں ہیں لیکن پھر بھی اپنی جانب سے سمائرہ کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی،،،

نین کی بات سن کر سمائرہ نے نین کی طرف طنزیہ مسکراہٹ لیے دیکھا،،،

البتہ زبان سے ایک لفظ بھی ادا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ملیحہ سب کچھ ریڈی ہے نا؟؟

تم نے بات تو کرلی ہے نا؟؟

ماہ نور نے ملیحہ کے کان میں گھستے رازدانہ انداز اپنایا،،،

افکورس ملیحہ پتا بھی ہے کتنا مشکل ٹاسک تھا لیکن وہ مشکل ٹاسک ہی کیا جو ماہ نور دانش پار نہ کر پائے اس نے فخر سے بتایا،،،

مطلب کام ہو گیا؟؟ ملیحہ نے ایک بار پھر یقین دہانی چاہی،،،

یس بلکل کام ہو گیا ہے اب بس تھوڑا سا ویٹ کرو،،،

ماہ نور نے ایسے بات کہی جیسے پتا نہیں کتنا بڑا پہاڑ سر کر لیا ہو،،،

جانتی ہو ماہ نور یہ سب صرف تمھاری وجہ سے ہی ممکن ہو پایا ہے اگر تمھیں پتا نہ چلتا تو جانے کتنی بڑی غلطی کر جاتے ہم لوگ۔۔۔۔

ماہا نے مسکراتے ہوئے ماہ نور کے کندھے کو تھپتھپایا،،

ابھی تو تمھارا امتحان باقی ہے میڈم پھر پتا چلے گا۔۔۔

ماہ نور اور ملیحہ نے ہنستے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا،،،

جبکہ ان دونوں کی بات پر ماہا نے ناک چڑھایا تھا البتہ دل ہی دل میں نین کے ری ایکشن کے بارے میں سوچ کر پریشان بھی ہوئی تھی،،،،

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مولوی صاحب نے نکاح کا آغاز کیا تو احرار نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا،،

ابھی تو اس دل نے علیزہ کے ساتھ پر اسے قبول کیا تھا،،

تو کیا اس کا اور علیزہ کا ساتھ بس اتنا سا ہی تھا،،،

احرار نے خود کو بے بس محسوس کرتے ایک سرد سی آہ بھری،،،

کاش وہ مذاق میں بھی ہاں نہ بولتا،،

اس کا علیزہ کو پریشان کرنا اسے خود کو گہری کھائی میں دھکیل چکا تھا،،،

جہاں سے واپسی شاید ہی ممکن ہو سکتی تھی،،،

احرار کہاں گم ہو؟؟؟

مولوی صاحب تم سے کچھ پوچھ رہے ہیں جواب دو انہیں ریحان نے احرار کو خیالوں میں گم دیکھتے کندھے سے پکڑ کر ہلایا،،،

جی۔۔۔؟؟جی جی بڑے پاپا،،

قبول ہے،،

قبول ہے،،

قبول ہے،،

تو آج ثابت ہوا بعض اوقات خود سے کیا گیا مذاق بھی خود کی زندگی پر بھاری پڑ سکتا ہے،،،

ایک آنسو احرار کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوا تھا جسے وہ کسی کے بھی دیکھنے سے پہلے صاف کر چکا تھا،،،

آئی ایم سوری،،،علیزہ کاش میں تب ہاں نہ کرتا،،

پلیز مجھے معاف کر دینا احرار نے دل ہی دل میں علیزہ کو مخاطب کیا،،

اور ادھر ادھر اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا،،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

گھونگھٹ ٹھیک کر دو مولوی صاحب آ رہے ہیں ماہ نور نے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا،،،

جہاں سمائرہ بے جان گڑیا کی طرح ایک جگہ نظریں ٹکائے بیٹھی نا جانے کن سوچوں میں گم تھی،،،،

مولوی صاحب کے ساتھ ہی روم میں ساحر، دانش اور ریحان بھی داخل ہوئے تھے،،،

مولوی صاحب نے بولنا شروع کیا تو دانش جو سمائرہ کے پاس ہی کھڑا تھا سمائرہ کے سر پر ہاتھ رکھا،،

سمائرہ ہوش میں ہوتی تو ہی کچھ کہہ پاتی،،،

اس کے تو کانوں میں ابھی تک ذایان کے شدت سے بولے گئے الفاظ گونج رہے تھے،،،،

آئی لو یو!! سمائرہ کانوں میں ذایان کے الفاظ گونجے،،

سمائرہ مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں بیٹا دانش نے ایک بار پھر سمائرہ کے

سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا،،،

تو سمائرہ نے گم حال میں ہی قبول ہے کہا،،،

پلیز یہ شادی نہ کرو۔۔۔۔

قبول ہے،،،

چند آنسو سمائرہ کی آنکھوں سے نکل کر ہاتھوں پر گرے،،،

میں مر جاؤں گا،،،ایک بار پھر اسے ذایان کی التجاء کرتی آنکھیں نظر آئیں

،،،،

آئی ایم سوری ذایان،،،

قبول ہے،،،

قبول ہے کہتے ہی سمائرہ کا وجود بے جان ہوا تھا،،

البتہ بیہوش ہونے سے پہلے سمائرہ کے کانوں میں نین کی آواز پہنچی تھی جس

میں اس نے تھینک گاڈ بچ گئے بولا تھا،،،،

سمائرہ۔۔۔سمائرہ اٹھو کیا ہوا ہے سمائرہ کے ایک سائیڈ پر لڑکنے پر نین

بدحواسی میں بولی،،،،

نین کچھ نہیں ہوا بس بیہوش ہو گئی ہے سمائرہ بخار اور کچھ تھکن کی وجہ سے

،،،،،

ریحان نے روتی ہوئی نین کو سنبھالتے ہوئے بتایا،،،

ڈیڈ سمائرہ ٹھیک ہو جائے گی نہ ؟؟؟ نین نے روتے ہوئے ریحان سے پوچھا

،،،

کچھ نہیں ہو گا سمائرہ کو احرار ویسے بھی ڈاکٹر کو کال کر چکا ہے،،،،

پاس ہی گھر ہے ابھی آجائیں گے ڈاکٹر صاحب،،،،،

دیکھو ڈاکٹر صاحب آ گئے ہیں ریحان نے نین کو پچکارا جو بچوں کی طرح

روتے ہوئے سوں سوں کرنے میں مصروف تھی،،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ٹینشن کی وجہ سے بیہوش ہو گئی ہیں بخار بھی ہے انہیں،،،،

آپ انہیں مکمل بیڈ ریسٹ دیں اور جیسے ہی ہوش میں آ جائیں کچھ نہ کچھ کھانے کو دیتے رہیے گا،،،

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھ کر ساحر کو دیں اور ساتھ ہی ہدایات دیں،،،،

ڈاکٹر میری بچی کو ہوش کب تک آ جائے گا ماہ نور نے پریشانی سے پوچھا،،،

انہیں جلد ہی ہوش آ جائے گا ڈونٹ وری پریشانی والی کوئی بھی بات نہیں ہے،،،

یقینن شادی کی تھکن کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے اوپر سے انھیں بخار بھی تھا ڈاکٹر نے ماہ نور کو تسلی بخش جواب دیا،،،

جاؤ ساحر ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ آؤ ریحان نے ساحر کو ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ آنے کو کہا،،،

چلو سب باہر آ جاؤ سمائرہ کو ریسٹ کرنے دو،،،

ریحان نے نین کی طرف دیکھا جو سمائرہ کے پاس ہی اپنا ڈیرہ جما کر بیٹھ چکی تھی،،،،

نو ڈیڈ مجھے سمائرہ کے پاس ہی بیٹھنا ہے نین سرخ آنکھیں لیے بولی،،،

نہیں بیٹا ڈاکٹر نے کہا ہے نا اسے کمپلیٹ بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے اور ویسے بھی ابھی وہ بیہوش ہے،،،

آپ بعد میں دیکھ لینا ابھی چلیں یہاں سے ریحان نے نین کو اپنی جگہ پر جمے دیکھ ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا،،،

اوکے ڈیڈ۔۔۔۔ نین نے بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا اور ریحان کے ساتھ ہی باہر نکل گئی،،،،

چلو نین۔۔۔۔ ماہا جلدی سے نین کو ایک سائیڈ سے پکڑ کر باہر سٹیج کی طرف لیجانے لگی،،،،

پلیز مام ایسے بیہیو مت کریں جیسے آج میری شادی ہو میں خود چل لوں گی

،،،،،

نین نے صبح سے لیکر اب تک کے ماہا کے عجیب و غریب بیہویئر کی طرف اشارہ کیا،،،

جبکہ نین کی بات پر ملیحہ نے اپنی ہنسی دبائی تھی،،

وہ بھی ہونی ہے۔۔۔۔میرا مطلب ہے کسی نا کسی دن۔۔۔ملیحہ نے ہنستے ہوئے بات کو ٹالا۔۔۔۔

جبکہ ماہا نے ملیحہ کی بات پر اپنا ماتھا پیٹا تھا،،

ملیحہ کیا تم چپ کرو گی؟؟؟

اور نین تم بھی چپ چاپ چلو میرے ساتھ،،،

ماہا نے پہلے ملیحہ اور پھر بعد میں نین کو ڈپٹا اور نین کی باتوں پر کان دھرے بغیر اسے سٹیج پر لیجا کے بٹھا دیا،،،

اور گھونگھٹ سیٹ کیا جبکہ نین نے منہ کھولے یہ ساری کاروائی دیکھی البتہ ساتھ بیٹھے مرتسم کو دیکھنا اسے کہاں یاد رہا تھا جو اپنی ہنسی دبائے گھونگھٹ میں نین کے ایکسپریشنز پر لطف اندوز ہو رہا تھا،،،

نین ریحان ولد ریحان آپ کا نکاح مرتسم شاہ ولد توقیر شاہ کے ساتھ بحق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

نین جو اپنی جگہ سے اٹھنے والی تھی مولوی صاحب کی بات پر اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی،،،،

جبکہ ماہا اور ریحان نین کو اپنی جگہ پر ساکت ہوتا دیکھ پریشان ہوئے تھے

،،،،

مولوی صاحب نے پریشانی سے نین کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے اپنی بات دہرائی،،،

نین ریحان ولد ریحان آپ کا نکاح مرتسم شاہ ولد توقیر شاہ کے ساتھ بحق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

؟؟؟

ریحان نے نین کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ سکتے کے عالم سے باہر آئی،،،

ایک نظر ریحان کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اور اس کے ہاں کے انتظار میں تھا اور پھر اپنی ماں کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اس وقت صرف اور صرف التجا تھی پھر باقی سب کی طرف دیکھا جو مسکرا رہے تھے،،،،

اس کا مطلب سب گھر والے جانتے تھے اس شادی کے بارے میں صرف اسے ہی دھوکے میں رکھا گیا تھا،،،

نین نے سب کی طرف دیکھ کر ایک نظر ساتھ بیٹھے مرتسم کی طرف دیکھا جس کے چہرے کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ کتنا خوش ہے،،،

جیسے اس نے دنیا پا لی ہو البتہ نین کو یہ مسکراہٹ یہ آنکھوں کی چمک ایسے لگی تھی جیسے اس پر طنز کیا گیا ہو،،،

نین نے اپنے غصے اور آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے مولوی صاحب کو دیکھا جو نین کے جواب کے منتظر تھے،،،

قبول ہے،،

آپ کا نکاح مرتسم شاہ ولد توقیر شاہ سے بحق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے نین کے پہلی بار قبول ہے کہنے پر مولوی صاحب نے دوسری بار پھر اپنے وہی الفاظ دہرائے،،،

نین نے اپنی مٹھیاں بھینچتے کھا جانے والی نظروں سے ساتھ بیٹھے مرتسم کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر قبول ہے کہا،،،

آپ کا نکاح مرتسم شاہ ولد توقیر شاہ کے ساتھ بحق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے مولوی صاحب نے پھر تیسری بار اپنے الفاظ دہرائے تو نین نے پاس بیٹھے مرتسم کو کہنی مارتے قبول ہے کہا،،،

باقی سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی اب وہ جو اندر غصہ بھرے بیٹھی تھی کسی پر تو نکلنا ہی تھا،،،

نین نے مولوی صاحب کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور پھر ان کے ہاتھ سے نکاح کے پیپرز جھپٹنے والے انداز میں چھینے اور جلدی سے سائن کر ڈالے،،،

جبکہ مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی اس کی یہ حرکت منہ کھولے دیکھی،،،،

نکاح تو ہو چکے تھے لیکن نین نے رخصتی کا شوشہ چھوڑ کر سب پر بمب گرایا تھا،،،

سب گھر والوں کو لگا تھا وہ اس نکاح کو لے کر خوش نہیں ہے،،،

وہ کوئی نہ کوئی ہنگامہ تو ضرور کرے گی لیکن رخصتی کی بات سن کر گویا سب پر ایک ساتھ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے،،،،

اور ان سب میں مرتسم شاہ پہلے نمبر پر تھا،،

نین یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟؟

ابھی صرف تمھارا نکاح ہونا طے پایا تھا رخصتی کی تو کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی،،،

ملیحہ نے پریشانی سے سٹیج پر ناک چڑھائے بیٹھی نین کے پاس جا کر جھکتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کہا،،،

کیوں جب لڑکی خود کہہ رہی ہے کہ اس کی رخصتی کی جائے تو آپ لوگوں کو کیا مسئلہ ہے،،،،

اب کیا آپ لوگوں کا مجھے ساری زندگی نکاح کے نام پر بیٹھائے رکھنے کا ارادہ ہے؟؟؟

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں ایک نظر سب کو گھورتے ہوئے بولی،،،،

جبکہ اس کی بات پر مرتسم شاہ اور توقیر صاحب کے ساتھ ساتھ سب گھر والوں کے چہروں پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی،،،،

جیسا میری پرنسز چاہے گی ویسا ہی ہوگا ریحان نین کی طرف دیکھتے ہوئے محبت سے بولا،،،،

کیونکہ وہ اپنی پرنسز کو مزید خود سے ناراض نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس کی بات ماننے میں ہی خیر جانی،،،،

رخصتی تو میں نے کروا کے ہی رہنی ہے کوئی مانے یا نہ مانے نین نے اونچی آواز میں ریحان کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی سنایا،،،

اور کھلم کھلا اپنی ناراضگی کا اعلان بھی کر ڈالا،،

نین کچھ تو شرم کر جاؤ کیوں ہماری ناک کٹوانا چاہتی ہو ماہا نے غصے سے آگے بڑھ کر نین کو ڈپٹا،،

نین کے اونچی آواز میں کہنے پر کئی لوگوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جیسے کچھ انوکھا سن لیا ہو،،،

انوکھا ہی تو سنا تھا کوئی لڑکی خود اپنی رخصتی کا ہنگامہ کر رہی تھی،،،

کرتی بھی کیوں نہ آخر لڑکی بھی تو نین اوپس دی نین مرتسم شاہ تھی،،،

اوکے فائن،،، جیسا تم چاہو۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نین جوابی کارروائی کرتی ریحان نے بات ہی ختم کر ڈالی،،،

ہاں ہاں سب گھر والے تو پہلے ہی مجھ سے جان چھڑاواتے تھے اب تو میں نے ان کا مسئلہ ہی ختم کر دیا ہے،،،

جان تو میں بھی نہیں چھوڑنے والی ان کی ابھی یہ لوگ مجھے جانتے ہی کہاں ہیں،،،،

جبکہ ریحان کی بات پر نین آنکھیں چھوٹی کیے منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی جو اتنی بھی ہلکی آواز میں نہ تھی کہ مرتسم شاہ نہ سن پاتا،،

ڈونٹ وری،، گن گن کر سب گھر والوں سے بدلے لے لینا ۔۔۔۔مرتسم مسکراہٹ ضبط کیے بولا،،،،

کیونکہ اگر نین اسے مسکراتا ہوا دیکھ لیتی تو یقیناً اس وقت وہ جتنے غصے میں بیٹھی تھی اس کے بتیس کے بتیس دانت ہی توڑ ڈالتی،،،

آپ کو زیادہ شوخے ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ تو چپ ہی کر جائیں

،،،،۔

آپ بھی کونسا ان لوگوں سے کم ہیں،،،

ان لوگوں نے مجھ سے جان چھڑوانے کے لیے میری شادی کر دی اور آپ نے مجھ معصوم سے بدلے لینے کے لیے شادی کرلی،،،،

بڑا شوق ہے نا آپ کو دی گریٹ نین سے شادی کرنے کا آپ کو تو اب میں بتاؤں گی آخر آپ نے پنگا کس چیز سے لیا ہے،،،،،

اور ہاں میرے ارد گرد بھٹکنے کی کوشش بھی مت کیجیئے گا ورنہ میں آپ کو اس دنیا سے اڑا کر بھٹکی ہوئی آتما ہی بنادوں گی،،،،

نین نے اب اپنی توپوں کا رخ مرتسم شاہ کی جانب کیا،،،

وہ اسے بھی تھوڑا مزہ چکھانا چاہتی تھی جو نکاح کر کے بڑے مزے سے بیٹھا ہوا تھا،،،

جبکہ نین کی ہر بات میں مرتسم شاہ نے تو اس کا صرف آپ کہنا ہی سنا تھا،،،،

کتنا پیارا الگ رہا تھا نا اس کا آپ کہنا۔۔۔۔۔اور یہ سب یقیناً مرتسم شاہ کے خوف کی وجہ سے ہوا تھا جو نین میں غالباً ابھی تک باقی تھا،،،

سمائرہ نے اپنے چکراتے سر کو تھامے بڑی مشکل سے اٹھنے کی کوشش کی تھی،،،،

لیکن ناکام رہی اور ایک بار پھر بیڈ پر ڈھے گئی،،،،

لیکن آہستہ آہستہ آنکھیں کھول کر چھت کو گھورنے لگی،،،،

جبکہ سمائرہ کے علاؤہ روم میں بیٹھا دوسرا وجود خاموشی سے تھوری پر مٹھی کی صورت ہاتھ جمائے سنجیدہ نظروں سے اس کی ایک ایک حرکت کو ملاحظہ کر رہا تھا،،،،

کچھ غیر معمولی محسوس کرتے سمائرہ نے دکھتے سر کے ساتھ جھٹ سے ادھر ادھر دیکھا،،،

لیکن جیسے ہی اپنے دائیں جانب صوفے پر بیٹھے وجود کو دیکھا تو آنکھیں اپنی جگہ ساکت ہوئی تھیں،،،،

اچانک ہی اس کی آنکھوں میں غصے اور پریشانی کے تاثرات گھلے تھے،،،

سمائرہ نے جلدی سے اپنا سر تھامے کھڑی ہو کر بمشکل ایک ہی قدم چلا تھا کہ چکر آنے کی وجہ سے اپنی جگہ لڑکھڑائی تھی،،،،

اس سے پہلے کہ کسی چیز کا سہارا نہ ملنے پر سمائرہ ٹھنڈے فرش پر گرتی،،،

ذایان نے جلدی سے سمائرہ کو کمر سے تھامے خود کے ساتھ لگایا تھا،،،،

دیکھ لو ہمیشہ کی طرح آج بھی تمھیں تھام چکا ہوں،،،،

ذایان کے سمائرہ کو پکڑنے پر جہاں سمائرہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی،،،،

وہیں ذایان کی کانوں میں کی گئی سرگوشی پر سمائرہ اپنا سانس تک روک چکی تھی،،،،

سانس لو سمائرہ۔۔۔۔۔ذایان اسے ویسے ہی کمر سے تھامے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے بولا،،،،

ذایان کی بات پر سمائرہ جلدی سے ذایان کی گرفت سے آزاد ہوئی اور زور سے اپنا سانس کھینچا،،،

د۔۔۔دے۔۔۔دیکھ۔۔۔دیکھو۔۔۔ذا۔۔۔ذایا۔۔۔ذایان۔۔۔۔مج۔۔۔مجھ۔۔۔دو۔۔۔ر۔۔۔رہو

۔۔۔۔۔م۔۔۔می۔۔۔میرا۔۔۔نکا۔۔۔نکاح۔۔۔۔ہو۔۔۔چک۔۔۔چکا۔۔۔ہے۔۔۔۔

پلیز،،،، سمائرہ نے آنسوؤں کا پھندا حلق میں اتارتے ہوئے پاس پڑے میز کا سہارا لیا تھا،،،،

اوہ تمھارا نکاح ہو چکا ہے،،،

لیکن کس سے ؟؟؟؟

ذایان نے پہلے پر سوچ انداز جبکہ آخر میں آئیبر واچکائے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا،،،،

سمائرہ نے منہ کھولے حیرت سے ذایان کی طرف دیکھا جیسے اس کی حالت پر شبہ ہوا ہو،،،،

لیکن وہ تو بلکل نارمل لگ رہا تھا تو پھر اس کی باتیں کیوں ابنارمل انسانوں والی تھیں،،،،

وہ جانتا تو تھا اس کا نکاح کس سے ہو رہا ہے تو پھر ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا

۔۔۔

احرار سے ہوا ہے میرا نکاح ابھی تھوڑی دیر پہلے ،،،

سمائرہ نے ہلکی سی آواز میں گردن جھکائے زمین کی طرف دیکھتے ذایان کو جواب دیا،،،،

کیا سچ میں ؟؟

ذایان نے ایک بار پھر سوال کیا،،،

اور سمائرہ کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا،،،

پلیز ذایان ڈونٹ دو دس۔۔۔۔۔۔یو آر ہرٹنگ می ،،،،

تم میرے محرم نہیں ہو۔۔۔۔۔مجھے گنہگار مت کرو،،،

سمائرہ نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اپنا آپ ذایان نے چھڑوانا چاہا تھا

،،،،،

ہے۔۔۔ڈونٹ کرائے سمائرہ ادھر دیکھو تم گنہگار نہیں ہو رہی،،،،

یار تمھارا نکاح احرار سے نہیں ذایان سے ہوا ہے،،،،

میں بھی تو آپ کو یہی سمجھا رہی ہوں میرا نکاح ذا۔۔۔۔۔سمائرہ اپنی سرخ آنکھوں میں غصہ سموئے ذایان کو کہتے کہتے اچانک سے بات سمجھ آجانے پر رکی تھی،،،،،

کیا کہا؟؟؟

سمائرہ کو لگا اس نے سننے میں غلطی کر دی ہے اس لیے دوبارا سے ذایان سے پوچھا اور ساتھ ہی خود کو اس سے چھڑوانے کی ایک بار پھر سے مزاحمت کی

،،،،

تم میری بیوی ہو یار،،،،

آج تمھارا ذایان کے ساتھ نکاح ہوا ہے نہ کہ احرار کے ساتھ۔۔۔۔

ذایان نے گویا سمائرہ کے سر پر دھماکہ کیا تھا،،،،

مجھے کسی نے اس بارے میں نہیں بتایا،،،،

میں کیسے تمھاری باتوں پر یقین کروں،،،،

دور ہٹو مجھ سے سمائرہ کو ذایان کی باتوں پر تسلی ملی تھی لیکن ذایان کو ذلیل کرنا بھی تو ضروری تھا،،،،

جس نے اسے خبر بھی نہیں ہونے دی اور وہ ٹینشن کے مارے بغیر کھائے پیے خود کو بیمار کرتی پھر رہی تھی،،،،،

سمائرہ کیا نکاح کے وقت تم ہوش میں نہیں تھی؟؟؟

تم نے میرا نام نہیں سنا تھا؟؟؟

مولوی صاحب نے میرا ہی نام لیا تھا۔۔۔۔اور ہاں دور کیوں رہوں
۔۔۔۔بیوی ہو تم میری۔۔۔

اگر پروو چاہیے تو ابھی دے سکتا ہوں،،،

ذایان نے آخری بات تھوڑا سنجیدگی سے ہٹ کر آنکھوں میں شرارت
سموئے کہی،،،،

جبکہ سمائرہ اس کی بات سن کر گھبرا گئی،،،

نین نے سامنے موجود لڑکی کی طرف دیکھا جو مرتسم کو دیکھ کر سمائل پاس کر رہی تھی،،،،

اور پھر گردن موڑے مرتسم کی طرف دیکھا جو خود بھی مسکرا کر اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا،،،

ہونہہ تو یہ بات ہے نکاح مجھ سے اور نین مٹکا کسی اور سے،،،

ابھی نکاح کو گھنٹہ بھی نہیں ہوا اور موصوف نے نین مٹکا لڑانا شروع کر دیا

،،،،

جبکہ بیوی کے ساتھ ساتھ ان کی نین بھی میں ہوں انہیں میرے ساتھ نین مٹکا لڑانا چاہیے لیکن نہیں اس ناس پیٹی چڑیل کے ساتھ لڑانا ہے ابھی بتاتی ہوں اسے ،،،،

نین غصے سے بڑبڑاتے ہوئے اٹھی اور اس لڑکی کی طرف بڑھ گئی جو خود بھی ہاتھوں میں گفٹ تھامے سٹیج پر ان کی طرف ہی جا رہی تھی ،،،،

اے رک چڑیل خود کو سمجھتی کیا ہے ،،،،۔

ارے نین توں بھی کتنی بھولی ہے چڑیل ہے یہ تو خود کو چڑیل ہی سمجھتی ہو گی ،،،،

یہ سب مت پوچھ اس سے بس اسے مزا چکھا جو تیرے شوہر پر دوڑے ڈال رہی تھی،،،،

بیشک وہ تیرا زبردستی کا شوہر ہے لیکن ہے تو شوہر ہی،،،،

نین اس لڑکی کو روک کر خود کے ماتھے پر ہاتھ مار کر بڑبڑانے لگی،،،،

اور وہ لڑکی جسے نین نے روکا تھا وہ نا سمجھی سے نین کی طرف دیکھنے لگی،،،،

اور نین کی بڑبڑاہٹ سن
اس لڑکی کو نین کوئی پاگل ہی لگی جو اپنی شادی والے دن سٹیج سے اتر کر
اسے روک کر خود کے ساتھ ہی باتیں کیے جا رہی تھی،،،،

کہاں جارہی تھی تم ؟؟؟ نین نے چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اس سے پوچھا،،،

وہ میں مرتسم شاہ کے پاس جارہی تھی اس لڑکی نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے بتایا،،،

ہممم جاؤ،،، نین یک لفظی جواب دے کر ادھر ادھر دیکھنے میں مگن ہو گئ ،،،،

لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب وہ لڑکی دھڑام سے زمین بوس ہوئی اور اس کے منہ سے زبردست قسم کی چینخ برآمد ہوئی،،،،

یہ کیا کیا تم نے،،،،وہ لڑکی نین کی طرف دیکھتے چینخی جس نے جان بوجھ کر ٹانگ اڑکا کر اسے نیچے گرایا تھا،،،

دی گریٹ نین مرتسم شاہ کے شوہر پر دوڑے ڈالنے والی ہر لڑکی ایسے ہی منہ کے بل نیچے گرتی ہے،،،

ہونہہ آئی بڑی میرے شوہر کو پھانسنے والی چڑیل وہ اسے جواب دیتی واپس سے سٹیج پر جا کے بیٹھ گئی،،،

واٹ دوڑے،،،وہ لڑکی نین کے کہے گئے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی،،،

ارے تم اٹھو بیٹا وہ تو پاگل ہے ملیحہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس لڑکی کو اٹھایا،،،

سچ کہا آپ نے وہ ہے ہی پاگل بلکہ پاگلوں کی سردار ہے وہ لڑکی غصے سے گفٹ وہیں پھینک کر واپس چل دی،،،

تم جل رہی تھی نین،،، مرتسم نے مسکراہٹ ضبط کرتے اس سے پوچھا ،،،،

آئے ہائے دی گریٹ کھڑوس مرتسم شاہ دل میں یہ غلط فہمیاں نہ پالیں دی گریٹ نین مرتسم شاہ آپ کو کسی لڑکی کے ساتھ نین مٹکا کرتے دیکھ کے جل رہی تھی،،،

ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے،،،

بس مجھے اپنی عزت کی پرواہ تھی شادی میں آئے چار لوگ کیا کہتے نین سے اپنا شوہر نہیں سنبھالا گیا،،،

جس کے نکاح کو گھنٹہ بھی نہیں ہوا اور اس کا شوہر باہر منہ مارنے لگا،،،

نین نے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی اور ساتھ ہی دوپٹے سے پن نکال کر تین چار دفع اس کے بازو میں چبھوئی،،،

اس چڑیل کو تو مزہ چکھا دیا تھا اب شوہر کو چکھانا بھی تو ضروری تھا،،،

یہ کیا کر رہی ہو؟؟؟

پاگل ہو گئی ہو شادی میں آئے چار لوگ دیکھ رہے ہیں مرتسم نے اپنا بازو مسلا،،،

اچھا ہے دیکھ لیں اور وہ بھی اگلی بار بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری لڑکیوں سے نین مٹکا کرتے ہوئے ہزار بار سوچیں،،،،

مطلب بیوی سے نین مٹکا کر سکتا ہوں مرتسم ایک بار پھر شوخا ہوا،،،،

ہیہیہیی ہیہیہیی ہیہیہیی ویری فنی نین نے منہ کے زاویے بناتے ایک بار پھر اسے پن چبھوئی،،،،

تب ہی گھر والوں نے ریحان کے حال پر رحم کھاتے ہوئے جلدی سے رخصتی کا شور ڈالا،،،،۔

,,آخر کار رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا تھا،،

لیکن اس وقت نین کے دونوں دوست اس کے پاس موجود نہیں تھے،،،،

نین نے ادھر ادھر نظریں گھمائے احرار کو دیکھنا چاہا،،،

لیکن وہ اسے کہیں پر بھی نظر نہیں آیا،،

پھر وہ اچانک سے اپنی ساری سوچوں کو ایک سائیڈ پر جھٹک گئی،،،،

یقیناً اگر ان دونوں میں سے کسی کو پتا ہوتا تو وہ نین کو ضرور بتا دیتے،،،

،،،،،سب نے آگے بڑھ کر نین کو گلے لگایا تھا

لیکن نین نے کوئی رسپانس شو نہیں کیا تھا اب اسے اپنا بھرم بھی تو قائم رکھنا تھا،،،،

دل پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتا تھا لیکن وہ ضبط سے سرخ چہرہ لیے سب کو گلے ملتا دیکھ رہی تھی،،،،،

قرآن پاک کے سائے تلے نین چند ہی پلوں میں گھر کی بجائے کار میں تھی

،،،،،

ان سب میں مرتسم اور توقیر صاحب کے چہرے سے مسکراہٹ الگ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی،،،،،

ایک کے چہرے پر اپنی محبت پا لینے کی خوشی تھی جبکہ دوسرے کے چہرے پر اپنے بیٹے کی خواہش پوری کر دینے کی خوشی تھی،،،،،۔

وہ تو بچپن سے ہی نین کو اپنی بیٹی بنانا چاہتے تھے اور آج وہ نین کو اپنی بیٹی بنا چکے تھے،،،،،

لیکن واقعی ایسا تھا؟؟

سارے راستے نین نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا تھا،،،،

مرتسم نے چار پانچ دفعہ اسے بلانے کی کوشش کی تھی،،،،

جس پر اس نے فقط اس نے اسے گھوری سے نوازا تھا اور پھر کار کے باہر کے منظر دیکھنے لگی،،،،

آپ ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟۔۔۔

آپ نے نکاح کر لیا؟؟

احرار نے علیزہ کی آواز سنتے جھٹ سے سامنے دیکھا جہاں علیزہ کھڑی تھی

،،،

احرار نے اس کے اوپر اپنی نظریں مرکوز کیں،،،

علیزہ میری بات سنو۔۔۔احرار بینچ سے کھڑے ہوتے آنکھوں میں بے بسی لیے بولا،،،

نہیں اب ہمیں آپ کی کوئی بات نہیں سننی،،

آپ دھوکے باز ہیں،،،

تم پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو،،،،

ایسا کچھ نہیں ہے،،،

احرار نے اپنے قدم علیزہ کی جانب بڑھائے،،،،

نووو ہم آپ کی کوئی بات نہ ہی سنیں گے اور نہ ہی سمجھیں گے،،،،
آپ ہمیں چھوڑ چکے ہیں۔۔۔۔اب ہم بھی آپ کو چھوڑ دیں گے،،،،

ہم آپ کی زندگی سے بہت دور چلے جائیں گے جہاں سے آپ ہمیں کبھی بھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے،،،

علیزہ نے احرار کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ قدم پیچھے کی جانب لیے،،،،۔

رکو دیکھو علیزہ۔۔۔۔احرار نے جلدی سے علیزہ کے قریب پہنچتے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ تو کہیں تھی ہی نہیں،،،

نہ ہی وہ یہاں تھی اور نہ ہی وہ احرار کی زندگی میں تھی،،،

کاش یہ شادی نہ ہوتی۔۔۔۔

کاش۔۔۔۔کاش۔۔۔۔

علیزہ آئی لویو۔۔۔۔آئی ریئلی لویو یار۔۔۔۔

احرار گھٹنوں کے بل بیٹھتے مٹھیوں میں اپنے بال جکڑے بے بسی سے بولا

،،،،

کتنی ہی دیر احرار یونہی خیالوں میں گم بیٹھا رہا،،،

جب اچانک کال کی آواز نے خیالوں کا تسلسل توڑا اور احرار کو اپنی جانب متوجہ کیا،،،

احرار نے پاکٹ سے موبائل نکالا تو ماما کالنگ لکھا نظر آرہا تھا،،،

احرار نے بے دلی سے کال اٹھائی اور بغیر دوسری جانب کی بات سنے آنے کا کہتے اٹھ کھڑا ہوا،،،،

ایک مذاق نے اس کی زندگی مذاق بنا کر رکھ دی تھی کاش وہ اس وقت ہاں نہ کہتا،،،،

احرار جیسے ہی گھر میں پہنچا سامنے ہی ملیحہ کو اپنا انتظار کرتے پایا،،

اوہ،، آ گئے تم مجھے تو لگا تھا میرا بیٹا آج آئے گا ہی نہیں،،،

ایسی کوئی بات نہیں ہے مام۔۔۔۔ وہ بس ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہیں گیا تھا احرار نے جلدی سے جھوٹ کا سہارا لیا،،،

اچھا سہی ہے اب کمرے میں جاؤ اپنے وہ بیچاری کب سے تمھارا انتظار کر رہی ہو گی،،،،

ایک نین کی ٹینشن کم ہے جو تم بھی ٹینشن دینے پر تلے ہو،،،،

احرار کا دماغ بھک سے اڑا تھا،،،

کیا سمائرہ کو اس کے کمرے میں بھی پہنچایا جا چکا تھا،،،

اور نین۔۔۔۔ نین نے کیا کیا،،

واٹ مام آپ ابھی کچھ دن ویٹ تو کر لیتی رخصتی بھی ہو جاتی،،،

اور نین کو کیا ہوا ہے ؟؟؟

کچھ نہیں نین کا بھی آج نکاح ہو گیا ہے مرتسم کے ساتھ جو توقیر صاحب کے بیٹے ہیں،،،

واٹ،،، ملیحہ کی بات سن کر احرار کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا ہی لگا تھا،،،

اپنا منہ بند کرو اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے،،،،
اور ہاں شادی کے بعد رخصتی ہی ہوتی ہے،،،،
اب اپنے کمرے میں جاؤ پہلے ہی تم آدھی رات اپنے دوست کے پاس ہاسپٹل میں گزار چکے ہو،،،،،

فائن مام جا رہا ہوں۔۔۔۔احرار ملیحہ کے طنز سے بچتے اپنا ماتھا مسلتے کمرے کی جانب چل دیا،،،،

احرار جیسے ہی کمرے میں پہنچا سامنے ہی دلہن بنی سمائرہ کی جانب دیکھا جو چہرہ گھونگھٹ سے ڈھکے بیٹھے ہوئی تھی،،،،

میں نے تمھیں کہا تھا نا سائرہ کے میں علیزہ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔۔

تم پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔اور ہاں تمھیں میرا انتظار کرنے یا میرے لئے سجنے سنورنے کی ضرورت نہیں ہے تم جا کر چینج کر سکتی ہو

،،،،،

اور ہاں یہ مام نے دیا تھا تمھیں دینے کے لئے احرار نے ایک باکس سائرہ کی جانب بڑھاتے اس کے ہاتھ پر رکھا،،،

لیکن یہ ہاتھ۔۔۔؟؟

احرار نے خود کو کچھ بھی سوچنے سے باز رکھتے اپنے قدم وارڈروب کی جانب بڑھائے اور سادہ سی شرٹ اور ٹراؤزر نکالتے واشروم کی جانب بڑھ گیا

،،،،

تم بھی چینج کر سکتی ہو۔۔۔۔احرار نے واشروم کا دروازا بند کرنے سے پہلے سمائرہ کو ابھی تک گھونگھٹ اوڑھے دیکھ سنجیدگی سے کہا،،،،

لیکن سمائرہ کا کچھ نہ بھی بولنا اسے کھٹکا تھا،،،،

احرار جیسے ہی واشروم سے باہر آیا سمائرہ کو ویسے ہی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے دیکھ کسی ان دیکھے خدشے کے تحت جلدی سے اپنے قدم اس کی جانب بڑھائے،،،،

سمائرہ۔۔۔۔ سمائرہ۔۔۔۔احرار نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا،،

مگر دوسری جانب وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی،،،

احرار نے جلدی سے گھونگھٹ اٹھاتے ٹیبل کی جانب پانی لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے لیکن اچانک ہی ٹھٹک کر دوبارہ اس وجود کی جانب دیکھا،،

کہیں وہ سب حقیقت بھی تھی یا صرف اس کا خیال تھا،،،

احرار نے اپنے ہاتھوں سے علیزہ کے چہرے کو تھاما۔۔۔۔یقیناً یہ حقیقت تھی۔۔۔۔ کتنی خوبصورت حقیقت تھی،،،

بے ساختہ ہی احرار کے منہ سے شکر الحمدللہ نکلا تھا،،،

کوئی احرار سے پوچھتا اپنی محبت پالینا کیا ہوتا ہے وہ بھی تب جب کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی،،،،

احرار نے جلدی سے علیزہ کی نبض چیک کی جو بلکل نارمل چل رہی تھی،،،

مطلب میڈم کی نیند کافی گہری تھی،،،،

اگر علیزہ یہاں تھی تو سمائرہ وہ کہاں تھی اور گھر والے کیا انہیں پتا تھا کہ علیزہ احرار کے کمرے میں ہے،،،..

احرار نے نظریں علیزہ کے چہرے پر ٹکائے سوچا،،

تم بہت اچھی ہو علیزہ۔۔۔

آئی ایم سوری،،، میں نے بہت برا کیا تمھارے ساتھ احرار نے علیزہ کے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی،،،

گھر کے اندر گاڑی اینٹر ہوتے ہی مرتسم اپنی سائیڈ کا دروازا کھولتے نین کی جانب آیا اور دروازا اوپن کرتے نین کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا،،،،

جس پر نین نے مرتسم کو ایک گھوری سے نوازتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا،،

جبکہ توقیر صاحب نین کے استقبال کے لئے جلدی گھر پہنچ چکے تھے،،،

زیادہ خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر مرتسم شاہ،،،،

میں کوئی خوش فہمی پال بھی نہیں رہا ڈونٹ وری یہ شادی پاپا کی مرضی سے ہوئی ہے مرتسم نے سنجیدگی سے جواب دیا،،،

جانتی ہوں میں تم۔۔۔۔ میرا مطلب ہے آپ نے یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے لیکن آپ شاید مجھے اچھے سے جانتے نہیں ہیں،،،

نین نے اپنی آنکھیں چھوٹی کیں،،،اچھا چلو شادی ہو گئی ہے نا تو اچھے سے جان جاؤں گا مرتسم نے لفظ اچھے اچھا خاصا پر زور دیا،،،

جبکہ بحث کرتے ہوئے دونوں دروازے تک پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

نین نے ایک نظر توقیر صاحب کی جانب دیکھا اور پھر ایک نظر مرتسم کو پھر آنکھوں میں شیطانی چمک لیے مرتسم کی طرف دیکھا،،،،

آپ۔۔۔۔آپ مجھ سے کام کروایا کریں گے۔۔۔۔
آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟؟
نین چہرے پر معصومیت طاری کیے بولی جبکہ مرتسم نے نا سمجھی سے نین کی طرف دیکھا جیسے سمجھ میں نہ آیا ہو وہ کیا کہہ رہی ہے،،،،

اچانک ہی مرتسم کے دماغ میں خیال آیا تو اس نے جلدی سے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں پر توقیر صاحب کھڑے مرتسم کو گھور رہے تھے،،،،

ان کے گھورنے سے ایسالگ رہا تھا جیسے وہ ابھی مرتسم کو کچا چبا جائیں گے

""""

ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔مرتسم جلدی سے توقیر صاحب کے پاس گیا،،

ارے انکل دیکھیں نا ابھی میں گھر آئی بھی نہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے گھر کے سارے کام کرنے ہیں،،،

نین نے چہرے پر معصومیت طاری کیے آنکھوں میں آنسو لیے توقیر صاحب کو بتایا،،،

توقیر صاحب نے مسکراتے ہوئے نین کی طرف دیکھا اور اسے اپنے ساتھ گھر کے اندر لے آئے،،،

مرتسم منہ کھولے دروازے پر کھڑے ہی اس آفت کی پریا کو دیکھنے لگا جس نے گھر میں آتے ہی اس کی امیج اس کے ڈیڈ کے سامنے ٹکے کی کر دی تھی

،،،،،

ارے میرا بچہ آپ کو یہاں کوئی بھی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ یہاں کام کرنے نہیں آئیں،،،

آپ تو ہماری بیٹی ہیں آئندہ اگر یہ نکما آپ کو کچھ کہے تو ہمیں بتایئے گا،،

نین کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے توقیر صاحب بولے،،،

جی انکل آئندہ کبھی اگر انہوں نے مجھے کچھ کہا تو میں آپ کو بتاؤں گی،،،

نین نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا،،،

ڈیڈ آپ میری بات تو سنیں میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔ مرتسم نے جلدی سے صوفے کی دوسری سائیڈ پر توقیر صاحب کے ساتھ بیٹھتے صفائی پیش کی،،،،

توکیا میری بیٹی جھوٹ بول رہی ہے ؟؟؟توقیر صاحب نے چہرے پر مصنوعی غصہ سجائے مرتسم کو گھورا،،،،

جیسے وہ نین کی شرارت کے بارے میں سب جانتے ہوں،،،،
جبکہ مرتسم توقیر صاحب کے مصنوعی غصے کو دیکھتے ہوئے کچھ حد تک ریلیکس ہوا تھا کہ اس کے ڈیڈ کو اس پر یقین ہے،،،،

اب اگر تم نے میری بیٹی کو ذرا سا بھی تنگ کیا یا کچھ کہا تو میں اور میری بیٹی تمھیں اپنے گھر سے نکال دیں گے یاد رکھنا،،،

ڈیڈ میں بھی تو آپ کا بیٹا ہوں اور نین یہ تو یہاں آج ہی اس گھر میں آئی ہے مرتسم نے منہ کے زاویے بنائے،،،،

زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے نین ہمیں تم سے زیادہ عزیز ہے اگر اسے کوئی پریشانی ہوئی تو تمھاری خیر نہیں تو قیر صاحب رعب سے بولے

،،،،

جبکہ مرتسم کی ڈھیر ساری عزت افزائی پر نین دل ہی دل میں بھنگڑے ڈال رہی تھی،،،

کتنامزہ آرہاتھااس انسان کی انسلٹ کروانے میں جس نے آفس میں اس کی انسلٹ کی تھی،،،،

ایک اور بات انکل یہ نامجھے آفس میں بھی تنگ کرتے ہیں تو آپ ایسا کریں مجھے ان کی باس بنادیں اب سے یہ میرے انڈر کام کریں گے اچانک ہی وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی،،،

جیسامیرابچہ کہے،،،
سن لیاتم نے مرتسم میری بیٹی نے کیا کہاہے،،،

جی ڈیڈ سن لیاہے،،

ٹھیک ہے ڈیڈ جیسا آپ کہیں مرتسم نین کی جانب دیکھتے بولا جبکہ دل ہی دل میں نین کی چالاکی کو داد بھی دی تھی جس نے پہلے ہی دن اس کو ڈانٹ پڑوانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی،،،

چلو اب نین کو کمرے میں لے کر جاؤ بیچاری تھک گئی ہو گی،،،

توقیر صاحب اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار دیکھتے مرتسم سے بولے

،،،

جبکہ ان کے بیچاری بولنے مرتسم نے ایک نظر اپنے ڈیڈ کو اور پھر نین کو دیکھا جو بقول توقیر صاحب بیچاری تھی،،،،

آج کا دن سب کی زندگیوں میں ایک نئی روشنی لایا تھا،،،

سمائرہ نے اٹھتے ساتھ ہی زوردار انگڑائی لی،،،

چہرے پر زردپن کا نام و نشان تک نہ تھا،،،

کل تک جس چہرے پر زردپن تھا آج اسی چہرے پر شادابی تھی،،،

سمائرہ جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی آخر یہ سب جو ہوا تھا اس کے بارے میں بھی تو پتا کرنا تھا،،،

علیزہ کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی کی بانہوں کے حسار میں قید پایا،،،

علیزہ نے احرار کو دیکھا اور دل ہی دل میں اس سے ناراضگی کا اظہار کرنے کا تھان لیا،،،

کیا میں بہت ہینڈسم ہوں ؟؟

احرار جو تب سے علیزہ کی نظریں خود پر مرکوز محسوس کر رہا تھا آنکھیں بند کیے ہی اس سے پوچھا،،

علیزہ جو احرار کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے اپنی سوچوں میں گم تھی احرار کے بولنے پر سٹپٹا کر رہ گئی،،،

وہ۔۔۔وہ۔۔۔ہم۔۔۔ہمیں۔۔۔چھو۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔ہ

میں فریش ہونا ہے،،،

علیزہ نے خود کو اس سے چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی،،،،

اور اگر میں نا چھوڑوں تو؟؟؟

احرار نے آنکھیں کھول کر آئیبرواچکائے علیزہ کے ناراض چہرے کی طرف دیکھتے سوال کیا،،،

ملیحہ آنٹی آپ یہاں علیزہ بند دروازے کی طرف دیکھتے جلدی سے بولی،،،

جبکہ احرار جو بند دروازے کو دیکھ نا پایا تھا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور علیزہ کو چھوڑ دیا،،،،

جبکہ احرار کے چھوڑنے پر علیزہ چھپاک سے واشروم میں بند ہوئی تھی اور دل ہی دل میں اپنی چالاکی پر خوش ہوئی تھی،،،،

احرار منہ کھولے پہلے بند دروازے اور پھر واشروم کو دیکھنے لگا جہاں علیزہ غائب ہوئی تھی،،،،

ان سب میں وہ علیزہ کو یہ تک پوچھنا بھول گیا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں کیسے آئی،،،،

ڈائننگ ٹیبل پر حسب معمول سب ہی پہنچ چکے تھے جن میں سمائرہ بھی موجود تھی،،،،

جو چہرے پر پریشانی لیے سب کو دیکھ رہی تھی کہ ان سے بات کیسے کرے ؟؟؟

پوچھے بھی تو کیا پوچھے اور کہاں سے شروع کرے ؟؟؟
اس نے ایک نظر سب گھر والوں کی طرف دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے اور ایسے بیہیو کر رہے تھے جیسے سب نارمل ہو،،،،

سمائرہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اسے اوپر سے سیڑھیاں اتر کر آتی ہوئی علیزہ نظر آئی،،،،

سمائرہ نے حیرت سے منہ کھولے علیزہ کو دیکھا جس کے پیچھے احرار بھی آہستہ آہستہ قدم لیتے آ رہا تھا،،،

سمائرہ نے ایک نظر پھر سب کی طرف دیکھا لیکن کوئی تاثر نہ جانچ پائی،،،

علیزہ نے ڈائننگ ٹیبل کے پاس آتے ہی سب کو آہستہ آواز میں سلام کیا جس کا سب نے خوش اسلوبی سے جواب دیا،،،،

ارے آؤ علیزہ بیٹا یہاں میرے پاس آ کر بیٹھو میں کب سے ویٹ کر رہا تھا تمھارا۔۔۔۔دارم صاحب جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اپنے لیفٹ سائیڈ پر خالی پڑی چیئر کی جانب اشارہ کرتے کہا،،

احرار نے بھی سب کو باآواز سلام کیا لیکن کسی کی بھی جانب سے جواب نہ ملنے پر مجبوراً احرار کو سمائرہ کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھنا پڑا،،

یہ سب کیسے ہوا ہے؟؟

اور گھر والے نارمل بیہیو کیسے کر رہے ہیں؟؟؟

احرار نے سمائرہ کے کان کے پاس جھکتے سرگوشی کی جس پر سمائرہ کندھے اچکا گئی جیسے اسے اس بارے میں کچھ بھی پتا نہ ہو،،،،

میں بھی تب سے یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔۔

نین آئے تب ہی کچھ پتا چلے گا سمائرہ نے بھی آہستہ آواز میں سرگوشی کی

،،،،

نین نہیں آنے والی وہ مزے سے اپنے باس سے شادی کر کے اس کے گھر جا چکی ہے۔۔۔۔۔

شادی اسے ہماری روکنی تھی لیکن خود بھی رچائے بیٹھی ہے پتا نہیں گھر میں یہ سب کیا ہوا ہے احرار نے بریڈ پر جیم لگاتے جواب دیا،،،

کیا؟؟؟

سمائرہ شاک ہوتے ہوئے ذرا اونچی آواز میں بولی،،،

اس سے پہلے کہ احرار کوئی جواب دیتا ریحان کی آواز ڈائننگ ٹیبل پر گونجی

،،،،

گھر والے جوان دونوں کی کھسر پھسر سن کر دل ہی دل میں لطف اندوز ہو رہے تھے ریحان کے بولنے پر اس کی جانب متوجہ ہوئے،،،

علیزہ بیٹا جلدی کریں ہمیں نین کے سسرال میں کھانا لے کر جانا ہے،،،
جی انکل ہمارا ہو گیا ہے بس۔۔۔اس نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے جواب دیا،،،

مرتسم نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولیں تو نین کو دیکھا جو اپنا ایک بازو اور ٹانگ مرتسم پر رکھے مزے سے سو رہی تھی جبکہ رات والی باتیں سوچتے ہی مرتسم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری،،،

نین جیسے ہی سائیڈ لینے لگی بال کھینچنے پر کراہ کر اٹھی اور منہ سے چینخ بر آمد ہوئی،،،،

آہہہہہہ،،،،اللہ جی۔۔۔۔ نین کراہتے ہوئے چینخی۔۔۔

مرتسم جو خیالوں میں گم تھا نین کے چینخنے پر جلدی سے اٹھ بیٹھا،،،

کیاہوا؟؟؟مرتسم نے پریشانی سے نین کو دیکھا جو اپنے بال پکڑے بیٹھی تھی،،،،

تمھیں شرم نہیں آتی۔۔۔میرے معصوم بالوں کا کیا قصور ہے،،، پورے کے پورے بلڈوزر ہو تم؟؟؟

اور کہا تھا نا اپنی سائیڈ پر سونا تو پھر میری سائیڈ پر کیوں آئے ؟؟؟ وہ غرائی

""""

ایکسکیوز می مس،،،، پہلی بات تم نہیں آپ۔۔۔
دوسری بات میں بلڈوزر نہیں تم سوکھی ہوئی تیلی ہو،،،
اور ہاں تیسری اور اہم بات میں تمھاری سائیڈ پر نہیں بلکہ تم میری سائیڈ پر سوئی ہوئی ہو۔۔۔۔ مرتسم نے نین کو بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچتے کہا اور اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا،،،

چھوڑو مجھے ورنہ۔۔۔۔ وہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

ورنہ کیا؟؟ مرتسم نے آئیبرو کا زاویہ بناتے سوال کیا،،،

ورنہ میں انکل کو آپ کی شکایت لگادوں گی نین نے اسے دھمکی دی،،،،

اوہ تو تم ڈیڈ کو کیا کہوں گی رات تم سوتے ہوئے میری سائیڈ پر آگئی تھی اور پھر تمھارے معصوم بال میرے بازو کے نیچے آنے کی وجہ سے درد کرنے لگے،،،،

یہ سب کہو گی؟؟؟ مرتسم نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا،،،،

دیکھیں مجھے جانے دیں نہیں تو۔۔۔۔ نہیں تو میں۔۔۔۔

نہیں تو میں؟؟ مرتسم نے اس کے چہرے پر بے بسی دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا،،،،

جبکہ نین کی آنکھوں میں شیطانی چمک آئی تھی جسے دیکھتے مرتسم کو اپنے ارد گرد خطرہ منڈلاتا ہوا نظر آیا،،،

اس سے پہلے کہ مرتسم کچھ سوچتا نین مرتسم کے بازو پر زور سے اپنے دانت گاڑھ چکی تھی،،،،

آہہہہہ جنگلی بلی۔۔۔۔ تمھیں تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔

نین نے مرتسم کے بازو پر زور سے کاٹا جسکی وجہ سے مرتسم نین کے بازو چھوڑ چکا تھا۔۔۔

نین موقع غنیمت جانتے ہوئے بھاگ کر واشروم میں بند ہو چکی تھی جب اسے پیچھے سے مرتسم کی آواز سنائی دی،،،،

خود کیا ہو جنگلی بھینسے۔۔۔۔ نین نے واشروم کے اندر سے ہی جوابی کارروائی کرنا ضروری سمجھا،،،

ریحان اور ساحر کے ساتھ ماہا اور علیزہ نین کے سسرال آئی تھیں جبکہ باقی سب گھر پر ریسیپشن کی تیاریوں میں مصروف تھے،،،

مرتسم اور نین بھی نیچے آ کر سب سے ملنے کے بعد اپنی اپنی چیئر پر بیٹھ گئے

،،،،

ماہا نے ایک نظر نین کو دیکھا جو خاموشی سے ان سے مل کر اجنبیوں کی طرح کھانا کھانے میں مصروف ہو چکی تھی،،،،

اور باتوں کے درمیان بھی خود کو سب لاپرواہ ظاہر کر رہی تھی،،،،

توقیر میں چاہتا ہوں کہ مرتسم اور نین کا ریسیپشن بھی احرار علیزہ کے ساتھ ہی کیا جائے،،،

آج سمائرہ کی بھی رخصتی ہو جائے گی تو کل سمائرہ اور ذایان کا ریسیپشن بھی ساتھ ہی ہو جائے گا ریحان نے توقیر صاحب سے پوچھا،،،،

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔بلکہ مجھے تو بہت خوشی ہو گی توقیر صاحب نے مسکراتے ہوئے حامی بھری،،،

نین بیٹا آپ علیزہ کو اپنا گھر تو دکھائیں۔۔۔تو قیر صاحب اب کی بار نین اور علیزہ کی جانب متوجہ ہوئے،،،

جی انکل،،ان کی بات سن کر نین مسکرائی۔۔۔
اور پھر خوشدلی سے نین علیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی،،،

گھر والوں سے ناراضگی کی وجہ سے وہ اپنی کیوٹی پائی کو بھی اگنور کر چکی تھی ،،،،

گھر تو ابھی تک نین نے خود بھی نہیں دیکھا تھا چلو اب علیزہ کے ساتھ وہ بھی گھر کو دیکھ لیتی،،،

آئی ایم سوری،،، کیوٹی پائی میں نے تم سے اچھے سے بات نہیں کی نین
تھوڑا شرمندہ سی نظر آرہی تھی،،،

ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم آپ سے بلکل بھی غصہ نہیں،،،
ہم جانتے ہیں آپ سب گھر والوں سے ناراض ہیں کیونکہ انہوں نے آپ
کی شادی آپ سے پوچھے بغیر ہی کردی تھی،،،

علیزہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی علیزہ کے اتنا سب بولنے پر نین
نے آنکھیں چھوٹی کیے علیزہ کو گھورا یقیناً علیزہ بھی پہلے سے سب جانتی تھی
اس کی شادی کے بارے میں،،،،
تمھیں کیسے پتا یہ سب ؟؟؟ نین نے علیزہ سے سوال کیا جبکہ نین کے یوں
پوچھنے پر علیزہ تھوڑا گڑبڑا گئی،،،،

وہ۔۔۔وہ ہمیں بھی کل ہی پتا چلا تھا۔۔۔۔کل سب ہمارے گھر آئے تھے نا تب پتا چلا تھا ہمیں علیزہ نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی،،،

جیسے اگر نہ بتایا تو کہیں نین باقی سب گھر والوں کی طرح اس سے بھی ناراض نہ ہو جائے۔۔۔۔

اچھا اچھا مان لیا۔۔۔۔نین اس کے چہرے کو جانچتے ہوئے بولی،،،

آپ گھر والوں سے ناراض نہ ہوں پلیز انہوں نے سب آپ کے اچھے کے لیے کیا ہے اگر وہ آپ کو بتا دیتے تو آپ کبھی بھی شادی کے لیے راضی نہ ہوتی پلیز مان جائیں مرتسم بھائی بہت اچھے ہیں،،،

اور نین آنٹی بھی بہت پریشان ہیں وہ کل سے دکھی ہیں کہ آپ جانے سے پہلے ان سے مل کر نہیں گئی،،،

علیزہ کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح بولی،،

ہو گیا اب بتاؤ یہ سب بولنے کے لیے کس نے کہا تھا؟؟؟ نین نے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے پوچھا،،،

ننننن۔۔۔ نہی۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو کسی نے بھی نہیں کہا ہمیں۔۔۔۔ علیزہ کو ایسے لگا جیسے اس کی چوری پکڑی جا چکی ہو،،،

لیکن اس نے تو ایک ایک بات چالیس بار رٹی تھی اور جیسے ماہا نے کہا تھا ویسا ہی بولی تھی،،،

دیکھو کیوٹی پائی اگر تو تمھیں لگتا ہے کہ میں ایمو شنل ہو جاؤں گی تو بہت ہی فضول قسم کی کوشش تھی،،،

اور ہاں میں جانتی ہوں یہ آئیڈیا کس کا ہے زرا جا کر میری اماں کو بتا دینا میں بھی ان کی ہی بیٹی ہوں سب جانتی ہوں۔۔۔۔ نین نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا،،،

وہ۔۔۔وہ دراصل۔۔۔۔وہ۔۔۔۔علیزہ کو سمجھ نہ آیا اب کیا بولے،،،

ڈونٹ وری کیوٹی پائی،،، تم نے پوری کوشش کی تھی اب ذرا جا کر گھر والوں کو بتا دینا میں ناراض نہیں ہوں بس مجھے دکھ ہوا تھا کہ میری ہی شادی تھی اور مجھے ہی نہیں بتایا گیا تھا،،

مام بات سنیں۔۔۔۔ماہا ریحان، ساحر اور علیزہ کے جانے کے بعد احرار جلدی سے اٹھ کر ملیحہ کے پیچھے آیا،،،

جبکہ سمائرہ بھی کان کھڑے کیے بات سننے کے لیے بیتاب کھڑی تھی،،،

مام سنیں نا،،احرار خود کو اگنور ہوتے دیکھ دانت پیستے ہوئے بولا،،،

کیا سنیں ہاں؟؟؟کیا سنانا ہے تم لوگوں نے ابھی بھی کچھ باقی رہتا ہے سنانے کو۔۔۔۔ماہ نور جو ابھی شام کو ہونے والی سمائرہ کی رخصتی کی

تیاریاں دیکھ کر آئی تھی احرار اور سمائرہ کو ملیحہ کے سر پر کھڑے دیکھ تیز لہجے میں بولی،،،،

وہ آنٹی وہ۔۔۔۔ماہ نور کے غصے سے بولنے پر احرار سٹپٹا گیا اور جلدی سے کہنی سمائرہ کو ماری جو منہ بند کیے بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتی تھی،،،،

احرار کے کہنی مارنے اور گھورنے پر جلدی سے بول اٹھی،،،،

وہ ماما ہمیں یہ پوچھنا تھا کہ یہ شادی۔۔۔۔ مطلب میری۔۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔۔احرار کی۔۔۔۔ مطلب شادی سمائرہ کو سمجھ نہ آیا کیسے پوچھے،،،

اف گاڈ،،،،، سمائرہ بد تمیز آج منہ میں دہی جما لیا ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟

احرار سمائرہ کے لفظوں کی ہیر پھیر پر تپ کر سمائرہ کے کان میں آہستہ آواز میں غرایا،،،

جبکہ ماہا اور ملیحہ نے دونوں کی باتوں پر اپنی ہنسی ضبط کی،،،،

اگر آپس میں کھسر پھسر ہو گئی ہو تو بتاؤ کیا پوچھنا ہے ورنہ ہمیں بہت کام ہیں ،،،

ابھی شام کی تیاریاں بھی باقی ہیں ملیحہ نے ڈپٹنے والے انداز میں کہا،،،

یار مام آپ جانتی تو ہیں کیا پوچھنا ہے ہم نے آپ خود ہی بتادیں نا۔۔۔۔۔
احرار نے چہرے کو آخری حد تک معصوم رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

کیوں تم لوگوں نے بتایا تھا کچھ تم لوگ تو خود ہی خود کے باپ بن چکے ہو ہمیں کچھ بھی بتانا گوارہ نہیں کیا،،،

ملیحہ نے آنکھیں چھوٹی کیے دونوں پر طنز کے تیر برسائے،،،

مام سب بتانا تھا بس سہی ٹائم کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔احرار نے اپنے بچاؤ کی ناکام کوشش کی،،،

ہاں ہاں اور سہی ٹائم تب آنا تھا جب سب غلط ہو جاتا،،،

تم نے سوچا بھی ہے تم تین لوگوں کی زندگیاں خراب کرنے جارہے تھے اب کی بار ملیحہ کا لہجہ سنجیدہ ہوا تھا،،،،

جس پر احرار کی گردن شرمندگی کے مارے جھک گئی تھی۔۔۔

اور تم؟؟

کیا تم میں بھی عقل نہیں ہے؟؟؟

تم نہیں کچھ بتا سکتی تھی کیا؟؟؟ ہم نے کبھی تم لوگوں کو مارا پیٹا ہے یا پھر کبھی تم لوگوں کی بات نہیں سنی۔۔۔۔ ملیحہ کی توپوں کا رخ اب سمائرہ کی جانب تھا،،،،،

مام پلیز اب شرمندہ کرنا بند کریں۔۔۔ ہم اپنے کیے پر سچ میں شرمندہ ہیں۔۔۔

ہمیں لگا تھا ہم شادی سے پہلے ہی کچھ سوچ لیں گے لیکن۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ احرار اپنی بات مکمل کرتا ماہ نور بیچ میں بول پڑی،،،،

سوچتے سوچتے نکاح ہو گیا ہیں نا۔۔۔۔۔۔یہ تو شکر ہے ہمیں پتا چل گیا تھا ورنہ تم لوگ سوچتے رہ جاتے۔۔۔۔ماہ نور نے خشمگیں نظروں سے دونوں کی طرف دیکھا،،،،

سوری نا اب بتا دیں۔۔۔۔۔سمائرہ اور احرار نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے

،،،،

ماہ نور نے سمائرہ اور ذایان کی ساری باتیں سن لیں تھیں۔۔۔۔ملیحہ نے دونوں کی نوٹنکی دیکھ کر اصل بات بتانے میں ہی عافیت جانی،،،،

کونسی بات۔۔۔؟؟؟احرار نے سوالیہ نظروں سے ماہ نور کی طرف دیکھا

"""

کوئی نہیں بس اتنا جان لو کے ماہ نور کو سب پتا چل گیا تھا پھر اس نے ہم سب کو بتایا۔۔۔ تم لوگوں کی طرف چھپایا نہیں،،،

تو ہم سب مل کر علیزہ اور ذایان کے گھر گئے تھے شگفتہ سے بات کرنے

۔۔۔۔۔

وہ بیچاری خود منہ کھولے اپنی اولاد کو دیکھ رہی تھی جنہیں تم لوگوں نے بگاڑ دیا تھا،،،،

وہ جنہوں نے کبھی اپنی ماں سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی اتنی بڑی بات چھپا گئے،،،،،

مختصر یہ کہ جلدی جلدی میں تم سب کا نکاح کیا گیا۔۔۔۔۔ماہ نور نے بیچ بیچ میں طنز کے تیر برساتے ٹھنڈی آہ بھر کر بات ختم کی جبکہ احرار منہ کھولے ماہ نور کی طرف دیکھ رہا تھا،،،،

جبکہ سمائرہ تو یہ سب جان کر ہی ایسے تھی جیسے وہاں موجود ہی نہ ہو،،،،

زندگی میں شاید وہ کبھی کسی کے سامنے اتنی شرمندہ ہوئی ہو جتنا وہ اب ہو رہی تھی،،،،

سمائرہ کی تو یہ جان کر ہی جان جارہی تھی کہ اس کی ماں اس کی اور ذایان کی اس دن کی ساری باتیں سن چکی ہے،،،،،

اب ان باتوں کو چھوڑو اور سمائرہ تم اپنے کمرے میں جاؤ ابھی بہت تیاری باقی ہے اور احرار تم ہیلپ کرواؤ ہماری دانش اکیلا سب سنبھال رہا ہے صبح سے،،،،،

ملیحہ نے سمائرہ کو شرمندہ ہوتا دیکھ جلدی سے بات بدلی تھی،،،،

مام میری بھی تو شادی ہوئی ہے۔۔۔۔ میں دلہا ہوں کام کرتے اچھا تھوڑی لگوں گا،،،

احرار نے کاموں سے بچنے کی ایک ناکام کوشش کی،،،

کوئی دلہے نہیں ہو۔۔ مہینہ پہلے کے شادی شدہ ہو چکے ہو بغیر کسی کو بتائے۔۔۔۔۔ ملیحہ نے احرار کو کاموں سے بچتا دیکھ ایک بار پھر طنز کیا ،،،،،

جبکہ سمائرہ آہستہ سے بغیر کسی کی نظروں میں آئے اپنے کمرے میں غائب ہو چکی تھی آخر اسے نین کو بھی تو سب کچھ بتانا تھا،،،،،

اوکے مام کرواتا ہوں کام،،،،

اگر ابھی ادھر ماہا ڈارلنگ ہوتی تو نہ ہی اتنے طنز کے تیر برساتی نہ ہی مجھ سے کام کرواتی احرار بڑبڑایا۔۔۔۔ جسکی بڑبڑاہٹ ملیحہ نے واضح سنی تھی

،،،،،

اور اگر اس وقت یہاں ریحان بھائی ہوتے تو تمھارے ماہا کو ڈارلنگ کہنے پر تمھارا تھوبرا ہی سوجا ڈالتے ملیحہ نے ایک بار پھر طنز کیا،،،،

جبکہ احرار ملیحہ کے طنزوں سے پیٹ بھرتا وہاں سے جلدی سے رفو چکر ہو گیا،،،،،

بیوٹیشن مہارت سے سمائرہ کے چہرے پر میک اپ کرنے میں مگن تھی ۔۔۔جبکہ نین اور علیزہ سمائرہ کے پاس بیٹھی اپنی تیاری دیکھ رہی تھی کہ کوئی کمی نہ رہ گئی ہو،،،،

ماہا، ملیحہ ،ماہ نور کے ساتھ ریحان، ساحر اور دانش بھی مہمانوں کا ویلکم کرنے میں مصروف تھے،،،،

مہمان بھی چند ہی تھے کیونکہ رخصتی کل ہی ہونی تھی لیکن سمائرہ کی طبیعت خراب ہونے کے باعث ڈیلے ہوگئی تھی جس پر چند ہی لوگوں کو دوبارا انوائیٹ کرنے کا موقع ملا تھا،،،،

توقیر صاحب بھی ریحان سے باتیں کرنے میں مگن تھے جبکہ مرتسم اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑا رہا تھا کہ کہیں سے نین ہی نظر آجائے جو گھر سے آتے ہی گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہو چکی تھی،،،،

احرار جو ابھی اپنی تیاری مکمل کر کے نیچے علیزہ کو ڈھونڈنے پہنچا تھا مرتسم کو کسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑاتے دیکھ اس کے پاس پہنچ کر استفسار کیا،،،

کس کو ڈھونڈ رہیں آپ مرتسم بھائی؟؟؟

کسی کو نہیں تم بتاؤ کیسا لگا سرپرائز؟؟؟ مرتسم جو کل ہی سب کچھ جان گیا تھا مزے سے احرار سے پوچھا،،،،

جس پر احرار نے برا سا منہ بنایا،،،،

مت پوچھو یار گھر میں کوئی بھی بات نہیں کر رہا اور بات بات پر طعنے مل رہے ہیں۔۔۔۔

ہاہاہاہا احرار کی بات سنتے ہی مرتسم کا قہقہہ بلند ہوا تھا،،،،

ایسے نہ ہنسو جانتا ہوں تمھاری حالت بھی کچھ مختلف نہیں ہے مجھ سے ۔۔۔۔احرار نے مرتسم کو خود پر ہنستے دیکھ اکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن پھر بھی تم سے بہتر ہے۔۔۔مرتسم نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے احرار کو آگ لگائی تھی،،،،

یار یہ زیادہ اوور تو نہیں ہو گیا؟؟؟ سمائرہ نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھ کر اپنی لیپسٹک کی طرف اشارہ کیا،،،

ہاااااا،، تمھیں شرم نہیں آتی آج تمھاری رخصتی ہے اور تم ہو کہ شرمانے اور رونے کی بجائے لیپسٹک کے تیز ہونے پر پریشان ہو رہی ہو،،،،،

میں نا کہتی تھی یہ لڑکی دنیا کی بے شرم لڑکی۔۔۔سوری عورت ہے ۔۔۔۔۔

نین کی بات پر جہاں سمائرہ نے نین کو گھوری سے نوازا تھا وہیں علیزہ سمجھ آنے پر ہنسی تھی،،،،

میں کیوں روؤں ؟؟میں نے تھوڑی نا یہ جگہ چھوڑ کر جانا ہے۔۔۔دو منٹ کی بات ہے جب دل کیا ادھر پہنچ جایا کرنا ہے۔۔۔۔اس نے اپنے ناخنوں پر پھونک مارتے جواب دیا،،،،

تم۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نین جوابی کارروائی کرتی ملیحہ اور ماہ نوران کے سر پر پہنچ چکی تھیں ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ وہ دونوں ساری رات بحث جاری رکھتیں،،،،

چلو جلدی بارات آچکی ہے اب بس رخصتی ہونا باقی ہے،،،

سمائرہ کو بڑا سا گھونگھٹ اوڑھائے نین اور علیزہ لاکر سٹیج پر بیٹھا چکی تھیں،،،،

مرتسم اور احرار جو تب سے ایک دوسرے کو آگ لگا رہے تھے نین اور علیزہ کی طرف نظر اٹھنے پر اپنی اپنی زبان کو تالا لگا کر انہیں نہارنے میں مگن ہو چکے تھے،،،،

کھانا کھانے کے بعد ہر طرف رخصتی کا شور اٹھ چکا تھا۔۔۔۔قرآن پاک کے سائے تلے اس گھر کی دوسری بیٹی بھی رخصت ہو چکی تھی۔۔۔

ماہ نور اور دانش کی آنکھیں بھی نم تھیں جبکہ سمائرہ جو خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی ضبط کھوتے ہی رو پڑی تھی،،،

ذایان کے گھر پہنچتے ہی سمائرہ اور ذایان کو صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا،،،

جبکہ علیزہ احرار کو چکما دے کر اپنے گھر آتے ہی اپنے بھائی کی خوشیوں میں مگن ہو چکی تھی،،،

چلیں بھائی اب بھابھی کا گھونگھٹ اٹھائیں جلدی سے۔۔۔۔ذایان جو سمائرہ کے اتنے بڑا گھونگھٹ نکالنے پر تپا بیٹھا تھا علیزہ کی بات سنتے ہی خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا،،،،

اس سے پہلے کہ ذایان سمائرہ کا گھونگھٹ اٹھاتا۔۔۔۔کسی لڑکی کی باریک مگر ترش آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی،،،،

ایک منٹ اپنی بیوی کا چہرہ دیکھنے سے پہلے اپنی سابقہ محبوبہ کی تصویر کا دیدار تو کر لو۔۔۔۔ہاتھ میں موبائل پکڑے۔۔۔۔بولڈ سی ڈریسنگ کیے بوب کٹ بالوں میں کھڑی لڑکی کی آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا،،،،

جبکہ اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہی ذایان ایک ہی نظر میں سارا معاملہ جان چکا تھا جس پر ذایان کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی

""""

یقیناً آج وہ لڑکی یہاں صرف اور صرف اپنی بے عزتی ہی کروائے گی،،،

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟۔۔۔احرار جو علیزہ کو پورے گھر میں ڈھونڈ چکا تھا نہ ملنے پر ان کے گھر دیکھنے آیا تھا کسی انجان لڑکی کی آواز سن کر پوچھنے لگا

"""

میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جو سامنے صوفے پر ایک شخص بیٹھا ہے نا یونیورسٹی میں اس کے کافی ساری لڑکیوں کے ساتھ افیئر زرہ چکے ہیں۔۔۔۔اس

لڑکی کی بات پر جہاں سب کے چہروں پر ناگواری آئی تھی وہیں سمائرہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ذایان نے ضبط کے مارے گھونگھٹ میں چھپے سمائرہ کے چہرے کی طرف دیکھا تھا،،،

اچھا جی ایسی بات ہے چلو پھر تو تم سارے ثبوت بھی لائی ہو گی چلو دکھاؤ سارے ثبوت کہاں ہیں،،،،

ہاں بلکل میرے پاس ثبوت ہیں میں سب کو پروو کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔
لڑکی کی آواز پر سب کی آنکھوں میں تجسس بڑھ چکا تھا جبکہ سمائرہ نے اپنی پکڑ ذایان کے بازو پر مضبوط کی تھی،،،،

جس پر ذایان نے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا تھا،،،

نین جو سمائرہ سے مل کر گھر واپس جانا چاہتی تھی لڑکی کی آخری بات سنتے ہی معاملے کی تہہ تک پہنچ چکی تھی،،،،

لاؤ بھئ مجھے بھی دیکھنا ہے ذایان کی سابقہ محبوباؤں کو جو صرف اور صرف میک اپ کی دوکانیں ہی نظر آرہی ہونگی،،،

ارے یار میں بھی کہوں سب کی شادی میں تماشا ہوا ہے تم کیسے بچ گئ،،،

نین نے سارے ناٹک کو بے زاری سے دیکھتے پہلی بات اس لڑکی سے جبکہ دوسری بات گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی سمائرہ کو دیکھ کر کہی،،،

یہ دیکھیں میں نے اس انسان کو رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔۔۔۔۔ لڑکی نے موبائل کھولتے ہی چند تصویریں نین کو دکھائیں جو سیم وہی تھیں جو اس دن ذایان اور سمائرہ نے انہیں بات بتانے کے بعد دکھائیں تھیں،،،،

نین نے ان تصویروں کو ایک نظر دیکھتے ہی باقی سب کی طرف اشارہ کیا

،،،،،

ان سب کو بھی دکھاؤ انہیں بھی پتا چلے ذایان کیسا ہے۔۔۔۔۔ لڑکی نے باری باری سب کے پاس جا کر انہیں تصویریں دکھائیں جس پر احرار نین علیزہ اور ذایان کے علاوہ سب اس لڑکی کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ پاگل ہو،،،،،

ارے تم نے اس افیئرز چلانے والے شخص کی بیوی کو تو دیکھا ہی نہیں پکس اسے بھی دکھاؤ کہ اس کا شوہر کیسا ہے،،،،،

احرار اپنی ہنسی ضبط کرتے لڑکی کو بولا جس پر وہ کانفیڈنٹ ہوتے ہوئے اس جانب چل دی جہاں ذایان اور سمائرہ بیٹھے ہوئے تھے،،،،،

لڑکی نے پاس پہنچتے ہی موبائل پر موجود تصویروں کا رخ اس کی جانب کیا جس میں احرار سمائرہ کو گرنے سے بچا رہا تھا جبکہ دکھایا کچھ اور ہی جا رہا تھا

سمائرہ نے اپنی اور ذایان کی تصویریں دیکھتے ہی غصے سے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو ذایان کی سٹوڈنٹ تھی،،،،

دل تو کر رہا تھا سر پر جو چند بال ہیں وہ بھی کھینچ ڈالے،،،

ارے ایسے گھونگھٹ میں سے نظر نہیں آ رہا ہو گا سہی سے ویسے تو گھونگھٹ دلہا اٹھاتا ہے لیکن خیر شادی بغیر ڈرامے کے اچھی تھوڑی لگتی ہے تو ایسا کرو دلہے کی جگہ تم گھونگھٹ اٹھا دو،،،

نین شاید اس لڑکی کو بے عزت کرنے کی پوری کوشش میں تھی جبکہ مرتسم بس کھڑا اس پٹاخے کو دیکھ رہا تھا اور ابھی تک معاملہ سمجھنا چاہ رہا تھا کیونکہ اسے آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی،،،،

نین کی بات پر لڑکی نے پہلے سب کی طرف دیکھا جن میں سے کچھ کے چہرے سنجیدگی سے بھرپور تھے جبکہ کچھ ہونٹوں پر دبی سی مسکراہٹ لیے دیکھ رہے تھے،،،،

لڑکی نے جیسے ہی گھونگھٹ اٹھایا اپنی جگہ ساکت رہ گئی جن لوگوں کو وہ رسوا کرنے آئی تھی وہ تو اب بھی ویسے ہی تھے البتہ خود ضرور سب کی طنز و حقارت بھری نظروں میں موجود تھی،،،،

تم۔۔۔۔لڑکی سکتے کی حالت میں کچھ بول ہی نہ سکی تھی،،،

جی میں کیوں کوئی پرابلم ہے؟؟؟

ارے دکھاؤ ذرا میں بھی تو دیکھوں کون ہے وہ لڑکی جس سے میرے شوہر کا افیئر رہ چکا ہے،،،

ایکچوئلی،،گھونگھٹ میں مجھے سہی سے نظر نہیں آرہا تھا،،،

سمائرہ نے موبائل جھپٹنے والے انداز میں اس سے چھینا اور ایک نظر ان تصویروں کی طرف دیکھا،،،

لائک سیریسلی،،،ریڈیکیولس وومن؟؟؟

سمائرہ نے موبائل کو زور سے زمین پر پھینکتے دو قدم اس لڑکی کی جانب لیے

،،،،

ایک بات بتاؤں۔۔۔یہاں جو تم میرے اوپس ہمارے ساتھ کرنے آئی تھی نا اب وہی سب تمھارے ساتھ ہو گا،،،
جن لوگوں کی نظروں میں تم ہمیں بدنام کرنے آئی تھی اب وہاں تمھارے لیے نفرت، حقارت اور کیا کچھ نہیں ہے،،،

البتہ ہمارے لئے تو ان کا یقین اور بھی پختہ ہو گیا ہے،،،،

یہ سب جو ہیں نہ یہ میری فیملی ہیں تمھاری نہیں انہیں کسی بھی ایرے غیرے سے زیادہ مجھ پر یقین ہے۔۔۔۔۔

اور ہاں آخری بات یہ شخص جس پر تم الزام لگا رہی ہو نا جانتی ہو اس نے آج تک کبھی کسی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا،،،،

تمھیں کیا لگتا ہے تم آؤ گی ہمیں کچھ بھی کہو گی اور ہم تم پر یقین کر لیں گے ۔۔۔۔خود سے زیادہ تو مجھے اس شخص پر یقین ہے اور تم نے اسی پر الزام لگا دیا ذرا ایک نظر گھما کر دیکھو سب کو سب تمھیں بد کردار سمجھ رہے ہیں

اب،،،،،

سمائرہ نے لڑکی کے پاس جاتے بازو سینے پر باندھے مغرور لہجے میں کہا جہاں اس کی بات پر پورے ہال میں موجود لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی وہیں ذایان اس کی باتیں سنتا شاکڈ ہو چکا تھا،،،

کیا ابھی کچھ اور سننا چاہتی ہو؟؟؟ نین نے لڑکی کے پاس آتے اس کا بازو پکڑے اسے اپنی جانب گھمایا،،،،

لڑکی نے ایک نظر اٹھا کر سب کی طرف دیکھا اور سمائرہ اور ذایان کو دیکھا

،،،،،

جا رہی ہوں لیکن یاد رکھنا واپس آؤں گی ضرور۔۔۔۔۔ کیونکہ ساریہ نے نہ کبھی ہارنا سیکھا ہے اور نہ ہی کبھی ہارے گی یاد رکھنا۔۔۔۔۔ ساریہ چند قدم

چلتے سمائرہ کے پاس آئی اور اس کے کان میں جھکتے سرگوشی کی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئ،،،،

کیا ہوا؟؟؟

کیا کہا اس نے؟؟ نین نے سمائرہ کی جانب دیکھا جو اس لڑکی کی بات سنتی پریشان ہو چکی تھی،،،،

ہاں کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ نہیں کہا بس فضول میں ہی بول رہی تھی۔۔۔۔ سمائرہ نے خود کو پرسکون رکھتے کہا جبکہ دماغ میں اس کی بات جیسے چھپ چکی تھی،،،،

ویسے یہ لڑکی کون تھی؟؟؟.... شگفتہ بیگم نے ان کے پاس آتے پوچھا،،،،

کچھ نہیں آنٹی میری کولیگ ہیں یونیورسٹی میں ذایان کے بولنے سے پہلے ہی سمائرہ نے جواب دیا،،،

اچھا خیر چھوڑو علیزہ سمائرہ کو اوپر ذایان کے کمرے میں لے جاؤ بیچاری تھک گئی ہو گی،،،،

شگفتہ بیگم نے معاملے کو کریدنا بہتر نہ سمجھا جو بھی تھا مصیبت تو ٹل گئی تھی ،،،،

یا شاید آنے والے وقت میں طوفان بننے والی تھی،،،،

سمائرہ کو ذایان کے روم میں بٹھایا جا چکا تھا جبکہ نین مرتسم کے ساتھ واپس جا چکی تھی اور علیزہ منہ پھلائے احرار کے ساتھ جا چکی تھی،،،

ذایان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ایک جوتا اڑتے ہوئے اس کے کندھے پر لگا،،،

ذایان اس حملے پر شاکڈ تھا کیا کوئی ایسا دلہا بھی ہو گا جو شادی کی رات بیوی سے مار کھا چکا ہو گا یقیناً تھا وہ ذایان،،،

دیکھو سمائرہ بات سنو۔۔۔۔ذایان نے چند قدم اٹھاتے آگے بڑھنا چاہا جب دوسرا جوتا بھی اس پر حملہ کر چکا تھا،،،

سمائرہ یار سنو تو۔۔۔۔ذایان نے معصوم منہ بنائے بیچارگی سے سمائرہ کو دیکھا جو ارد گرد ذایان کو مارنے کے لیے کچھ ڈھونڈ رہی تھی،،،

اس سے پہلے کہ سمائرہ پھر سے کچھ مارنے کے لیے ڈھونڈتی ذایان اسے پکڑ چکا تھا،،،

چھوڑو مجھے کمینے انسان اور کتنے افیئرز چلائے ہیں تم نے کمینے انسان ؟؟؟ سمائرہ اونچی آواز میں غرائی،،،

یار کوئی افیئرز نہیں ہیں میرے اور تم نے ہی تو گواہی دی تھی نا۔۔۔۔

ذایان کو سمجھ میں نہ آیا باہر تو وہ اس کا ساتھ دے رہی تھی تو اب یہ غصہ کیوں۔۔۔۔

مجھے سب پتا ہے اظہارِ محبت مجھ سے اور پتا نہیں کس کس سے کر۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سمائرہ آگے کچھ بولتی ذایان نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لیتے اسے خاموش کروایا تھا،،،،

تمھاری زبان زیادہ ہی نہیں چل رہی۔۔۔اور آج یہ بکواس کرلی ہے آئندہ نہیں کرنا ورنہ ایسا جواب دوں گا یادرکھو گی ذایان سنجیدگی سے بولا

،،،،،

میں آج پہلی اور آخری بار صفائی دے رہا ہوں نہ میرا کل کسی سے افیئر تھا ۔۔۔۔اور نہ آج ہے۔۔۔۔آگے کا پتا نہیں اور میں نے اظہار محبت بھی صرف تم سے ہی کیا تھا،،،،

ذایان نے بات ختم کر کے سمائرہ کی طرف دیکھا اس کا دماغ ذایان کی آگے کا پتا نہیں والی بات پر اٹک چکا تھا،،،

کیا مطلب تم آگے جا کر افیئرز چلاؤ گے ؟؟؟میں تمہارا منہ توڑ دوں گی،،

سمائرہ ایک بار پھر بپھری شیرنی بنی غرائی،،،

بیوقوف لڑکی میرا مطلب تھا آگے جا کر اتنی خوبصورت بیوی کے ساتھ افیئر تو چلا ہی لوں گا۔۔۔۔

اور ہاں تمہارا قد کتنا ہے؟؟ذایان نے پہلی بات سر پر ہاتھ مارتے جبکہ دوسری بات سنجیدہ ہوتے ہوئے کہی،،،

کیوں بتاؤں؟؟؟سمائرہ نے تیکھی نظروں سے ذایان کو گھورا آخر اس بات کا کیا مقصد،،،

ارے بتاؤ تو۔۔۔۔ذایان نے ایک بار پھر پوچھا،،

پانچ فٹ ہے۔۔۔۔سمائرہ نے ذایان کو دیکھا جو اس کے اس طرح بولنے پر سر ہلا گیا،،،

اچھا پانچ فٹ کا قد ہے اور بات تم میرا منہ توڑنے کی کر رہی ہو پہلے میرے برابر تو آجاؤ تم ذایان نے بات کے اختتام پر زوردار قہقہہ لگایا،،،

تم۔۔۔تم بدتمیز انسان میں تمھاری ہڈیاں توڑ دوں گی سمائرہ کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور کر بولی،،،،

پہلے ڈیسائڈ کر و منہ توڑنا ہے یا ہڈیاں۔۔۔ذایان نے کہتے ساتھ ایک بار پھر قہقہ لگایا تھا،،،،

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔سمائرہ غصے سے کہتی واشروم کی جانب بڑھ گئی جب ذایان نے جلدی سے سمائرہ کا بازو پکڑا اور جھٹکے سے اسے خود پر گرایا تھا

،،،،،

اچانک ذایان کے اوپر گرنے پر سمائرہ کے منہ سے ہلکی سی چینخ برآمد ہوئی

،،،،

جبکہ سمائرہ اب حیرت سے ذایان کو دیکھنے لگی جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

،،،،

دیکھ لو جتنا دیکھنا ہے تمہارا ہی ہوں اور اب تو لائیسنس بھی ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔وہ سمائرہ کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولا،،،،

ذایان کے ایسے بولنے پر سمائرہ اپنی جگہ گڑ بڑا گئی،،،،

اوئے چوہیا مجھ سے پوچھے بغیر کیوں بھاگ گئی تھی،،،

میں نے تمھیں جی بھر کے دیکھا بھی نہیں اور تم اپنی بِل میں میرا مطلب ہے اپنے میکے میں جا کے چھپ گئی،،،

وہ دونوں ابھی ابھی اپنے کمرے میں پہنچے تھے علیزہ آگے آگے جبکہ احرار اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا احرار کی بات سنتی وہ رک گئی اس کے رکے قدم دیکھ کر احرار بھی وہیں دروازے کے پاس رک گیا،،،

ارے واہ آپ ہم سے پوچھ کر کرتے ہیں سب جو ہم پوچھیں۔۔۔ کیا ہم سے پوچھ کر دوسری شادی کر رہے تھے آپ ؟؟؟علیزہ نے دونوں بازو سینے پر باندھے جواب دینے کی بجائے الٹا اسی سے ہی سوال پوچھ ڈالا،،،

واہ بھئی واہ نین اور سمائرہ کے ساتھ رہ کر ایک دن میں ہی تمھارے بھی پر نکل آئے اسے شیرنی بنے اپنے ساتھ لڑتے دیکھ احرار کو اسے چھیڑنے میں مزہ آرہا تھا،،،

الحمدللہ اپنے ماں باپ کے آنگن کی تتلی ہوں پر تو لگیں گے ہی آخر اس ظالم دنیا میں اکیلے اڑنا بھی تو سیکھنا ہے،،،

علیزہ کے جواب پر احرار عش عش کر اٹھا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنا چاہا تب ہی علیزہ اس کے ارادے بھانپتی اسے زور سے پیچھے کی طرف دھکا دے گئی،،،

وہ دونوں اپنے جھگڑے میں دروازا لاک کرنا بھول گئے تھے اس لیے احرار دھرام سے روم سے باہر وہاں سے گزرتے ساحر اور ملیحہ کے قدموں میں گرا،،،

یہ تو کوئی کرشمہ ہی ہو گیا بیوی کی بانہوں سے پھسلا اور ماں باپ کے قدموں میں آ کے گرا ساحر نے زوردار قہقہہ لگایا،،،
ساحر کو ہنستا دیکھ علیزہ نے بھی ہنسنا شروع کر دیا جبکہ ملیحہ منہ کھولے کھڑی تھی،،،

ہاہاہا بیٹا بچپن میں لوگوں کو بتا کر آتے تھے نا آج میری ماما نے میرے بابا کو روم سے باہر نکال دیا اور وہ لاؤنج میں سوئے اب خود کا بھی بتا کر آنا ساحر کی بات سنتا احرار اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور کھا جانے والی نظروں سے اپنی چھوٹی سی بیوی کو دیکھا جو ابھی بھی ہنس رہی تھی،،،،

چپ کریں آپ اتنا نہیں بیٹے کو اٹھا کر پوچھیں کوئی چوٹ شوٹ تو نہیں لگی اوپر سے حساب برابر کرنے لگ گئے شرم آنی چاہیے آپ کو ملیحہ نے ساحر کے کندھے پر چپت لگاتے ساتھ ہی احرار کو پکڑ کر اٹھایا،،،

اب کی بار ہنسنے کی باری احرار کی تھی جو اپنے باپ کی عزت افزائی پر ہنس رہا تھا،،

اور علیزہ تم اگر شوہر کو پیٹنا ہی ہوتا ہے تو بند کمرے میں پیٹا کرو بیٹا یوں سرے عام پیٹ کر دوسروں کی بیویوں کو نہیں بگاڑتے اب تمھاری دیکھا دیکھی میرا ابھی ساحر کو دھکا دینے کا دل کر رہا ہے،،،

اپنی بات کے اختتام پر ملیحہ نے ساحر کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر زور سے دھکا دیا اور وہاں سے بھاگ گئی،،،،

رکو تم موٹی بھینس ابھی بتاتا ہوں تمھیں ساحر بھی جلدی سے اٹھتا اس کے پیچھے ہی بھاگا،،،

پیچھے سے احرار اور علیزہ کے پیٹ میں ہنس ہنس کر درد ہو گیا دونوں کافی دیر تک وہیں کھڑے قہقہے لگاتے رہے پھر واپس سے اندر کمرے میں چلے گئے

،،،،

نیناں دغا باز رے نیناں دغا باز مر تسم گنگناتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا

،،،،

نین جو اپنی جیولری اتارنے میں مصروف تھی اسے لگا مرتسم اس کے لیے یہ گانا گا رہا ہے اس لیے آؤ دیکھا نہ تاؤ ہاتھ میں پکڑا ہوا کنگن اٹھا کر زور سے مرتسم کی طرف پھینکا جو اس کے ماتھے پر جا کے لگا،،،

پاگل لڑکی یہ کیا، کیا تم نے مرتسم نے غصے سے اس سے پوچھا،،،

تم نے مجھے دغا باز کیوں کہا؟؟؟ نین نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھا،،،

میں نے تمھیں کب دغا باز کہا؟؟؟ مرتسم کو یاد نہ آیا اس نے نین کو کب دغا باز کہا،،،

ابھی ابھی تو کہا ہے ؟؟ نین نے اسے یاد دلایا،،،

پاگل عورت میں تو ایسے ہی گنگنا رہا تھا،،

تم ہر وقت ڈیڈ کو میری کمپلین کرتی رہتی ہو آج میں بھی ان کو بتاتا ہوں ان کی بہو نے میرے ساتھ کیا، کیا ہے مرتسم کہتے ہی غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا،،،

جاؤ بتادو انکل مجھے کچھ نہیں کہیں گے وہ بھی مرتسم کے پیچھے پیچھے ہی باہر گئی،،،

ڈیڈ، ڈیڈ یہ دیکھیں آپ کی لاڈلی بہو نے کیا، کیا ہے میرے ساتھ،،،

اس زور سے میرے سر پر کنگن مارا ہے ساتھ ہی میرا ماتھا سوجھ گیا،،،

مرتسم نے لاؤنج میں جاتے ہی توقیر صاحب کو نین کی شکایت لگائی،،،،

نین بیٹا یہ کیا، کیا آپ نے شوہر کو بھلا کوئی کنگن سے بھی مارتا ہے بھلا توقیر صاحب کی بات سنتے مرتسم خوش ہو گیا اب نین کو ڈانٹ پڑے گی،،،،

لیکن توقیر صاحب کی اگلی بات سن کر اس کا منہ کھل گیا،،،

اگر مارنا ہی ہے تو مجھے بتاؤ میں تمھیں کوئی موٹا سا ڈنڈا لا کر دوں اتنے مہنگے کنگن خراب کرنے کی بھلا کیا ضرورت،،،،

توقیر صاحب کی بات سنتے ہی نین نے فخر سے گردن اکڑا کر مرتسم کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو دیکھ لو انکل بھی میری ہی سائیڈ ہیں،،،،

ان دونوں کو ہنستا دیکھ مرتسم بھی منہ بناتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ پیچھے سے توقیر صاحب اور نین نے زوردار قہقہہ لگایا ان کا قہقہہ سن کر مرتسم خود بھی مسکرا دیا،،،،

اگلی صبح سب کی زندگیوں میں خوشی لے کر آئی تھی،،،

آج مرتسم نین، ذایان سمائرہ اور احرار علیزہ کا ولیمہ تھا جس میں وہ بیچارے خود ہی اپنے ولیمے کی ساری تیاریوں میں مشغول تھے،،،

کیونکہ یہ فیصلہ ان کی بیویوں کا تھا جنہوں نے انہیں کام نہ کرنے کی صورت یہ کہا تھا کہ وہ اپنے اپنے گھر رکیں گی جس پر سب نے اپنی شکلیں ایسے بنائیں تھیں جیسے ان پر کوئی بہت بڑا ظلم کیا جا رہا ہو،،،،

سب مہمان آ چکے تھے جبکہ دلہے سٹیج پر بیٹھے اپنی اپنی دلہنوں کا انتظار کر رہے تھے جو آنے کا نام نہیں لے رہی تھیں،،،

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سوچتا اچانک پورے ہال کی لائیٹس آف ہو چکی تھیں،،،

سپاٹ لائٹ ہال کے مین ڈور پر تھی،،،

مر تسم ،احرار اور ذایان نے منہ کھولے ہال کی اینٹر ینس کی جانب دیکھا جہاں نین سمائرہ اور علیزہ گھونگھٹ نکالے سائیکل پر بیٹھی ہوئی آرہی تھیں ۔۔۔۔اور آتے ہی سائیکلز سے اتر کر سٹیج کی جانب بڑھی تھی جہاں ان کے شوہر منہ کھولے انہیں تکنے میں مصروف تھے،،،،

نین، سمائرہ اور علیزہ نے باری باری سٹیج پر چڑھتے ان کی تھوری کے نیچے ہاتھ رکھتے ان کے منہ بند کیے اور ہنستے ہوئے سٹیج سے نیچے اتر چکی تھی جہاں ان کی ڈانس پرفارمینس تھی،،،،

اتنا میکاپ لگا کے

کب تک راستہ دیکھو سجنا

میں پگلی نہیں جو سال

بتاؤں پیا اوہ تیرے بنا

نین علیزہ اور سمائرہ نے ایک جیسے ہی ہاتھوں سے اشارے کرتے اپنا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔۔۔۔ جس پر ہال میں موجود سب لوگوں نے ہوٹنگ کی تھی جبکہ وہ سب تو ان کا نوخیز حسن دیکھتے ہی بیہوش ہونے کے در پے تھے،،،،

اتنا میکاپ لگا کے
کب تک راستہ دیکھو سجنا
میں پگلی نہیں جو سال
بتاؤں پیا اوہ تیرے بنا

تیرے سنگ قدم بھر کے میں

تاروں تک ساتھ چلو نگی

کچھ تارے چن لے نا

اس بار میری تو مانگ سجانا

تینوں نے قدم آگے بڑھاتے سٹیج کی جانب اشارہ کرتے ہاتھ مانگ کی جانب کیے تھے،،،،

سبکی باراتیں آئی

سبکی باراتیں آئی

ڈولی تو بھی لے آنا

دلہن بنا کے ہم کو

راجہ جی لے جانا

سبکی باراتیں آئی

تینوں اپنے اپنے شوہر کے ہاتھ پکڑے سٹیج سے اتر کر نیچے کی جانب چل دی تھیں،،،،

کنگن میں ڈائمنڈ اصلی
ہر ایک کی نظر ہیں پھسلی
ایک تو ہی مسنگ سائیٹ سے
میرے لپس پے ہنسی ہے نقلی

نین سمائرہ اور علیزہ نے باری باری مرتسم احرار اور ذایان کے ارد گرد گھومتے اپنی کلائیوں میں کنگن کی طرف اشارہ کیا تھا،،،

عاشق میرا جعلی نکلا

وادے کا خالی نکلا

اتنا کیو سوچ رہا جلدی

توہیر و بنکے آنا

نین نے مرتسم سمائرہ نے ذایان اور علیزہ نے احرار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ڈانس کا سٹیپ لیا۔۔۔۔
یقیناً وہ تینوں آج ان بیچاروں کو بیہوش کرنے کے در پے تھیں،،،،

سسکی باراتیں آئی

سسکی باراتیں آئی

ڈولی تو بھی لے آنا

دلہن بنا کے ہم کو

راجہ جی لے جانا

سکھی باراتیں آئی

تینوں نے اب کی بار پھر سے اپنا پہلے والا سٹیپ دہرایا،،،

وادے پورے میں کرونگا

پھیرے بھی ساتھ ہی لونگا

تھوڑا ویٹ تو کر لے بیبی

تاروں سے مانگ بھرونگا

اس سے پہلے کہ نین سمائرہ اور علیزہ ڈانس کا نیکسٹ سٹیپ کرتیں مرتسم نے نین احرار نے علیزہ اور ذایان نے سمائرہ کو پکڑتے اپنی جانب گھمایا،،،

ڈولی ہیں ریڈی کبسے

کال کیا تھا فون تبسے

شیر وانی راستے میں ہے

سہرا ابھی آرڈر کروایا

مرتسم احرار اور

ذایان نے ڈانس کے سٹیپس لیے اور ان سے چل کر دو قدم آگے ہوے تھے،،،،

چل ہٹ

وہ جو تب سے شاک میں تھی اپنی باری آنے پر جلدی سے آگے ہوئی تھی اور اپنے بال جھٹکتے چل ہٹ کہا،،،

سبکی باراتیں آئی

سبکی باراتیں آئی

ڈولی میں بھی لاؤنگا

دلہن بنا کے تجھکو

سنگ اپنے لے جاؤنگا

سبکی باراتیں آئی

سبکی باراتیں آئی

ڈولی تو بھی لے آنا

دلہن بنا کے ہمکو

راجہ جی لے جانا

سسکی باراتیں آئی۔

اب کی بار تینوں جوڑیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سٹیپس لیے تھے اور ڈانس کا اختتام کیا تھا،،،،

اور ایک بار پھر سب کی جانب سے زوردار ہوٹنگ ہوئی تھی جبکہ ان کی مائیں تو اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر ہی ڈنگ تھیں کہاں کل تک وہ شادی پر نکھرے دکھا رہی تھیں وہیں آج پوری دل جمعی کے ساتھ ڈانس کرنے میں مشغول تھیں،،،،

ایک مہینے بعد:

نین کیا کر رہی ہو یار میرے کپڑے نکال دو مرتسم نے اسے موبائل میں مصروف دیکھ کے کہا،،،

میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ مصروف ہوں خود ہی نکال دیں اس نے نظریں موبائل پر ٹکائے ہی جواب دیا،،،

اگر تم ایک منٹ کے اندر اندر نہ اٹھی تو میں تمھیں اور تمھارے بوائے فرینڈ کو توڑ پھوڑ کے رکھ دوں گا مرتسم نے اسے دھمکی دی،،

شاید آپ بھول رہے ہیں آپ نے خود کہا تھا آپ کو میرے بوائے فرینڈ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ اسے کچھ نہیں کہیں گے نین نے اس کی بات اسے یاد دلائی،،،

بھاڑ میں گئی میری کہی ہوئی بات اور تمہارا بوائے فرینڈ بھی مرتسم نے آگے بڑھ کر نین کا موبائل کھینچ کر زور سے دیوار پر دے مارا،،،

نین نے مارے صدمے کے اپنے موبائل کی طرف دیکھا اور پھر روتے ہوئے بغیر اس سے کوئی بھی بات کیے کار کی کیز اٹھاتی باہر کو بھاگی،،

جا رہی ہوں میں اپنے مائیکے اور پھر کبھی واپس نہیں آؤں گی جاتے جاتے نین نے مرتسم کو دھمکی دی،،،

جاؤ جاؤ مائیکے والے رکھیں گے تو ہی رہو گی ادھر،،،

مرتسم پھیل کر صوفے پر بیٹھ گیا،،

پانچ منٹ تک بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی اٹھ کر کار کی کی لے کر گھر سے نکل گیا،،

تم صبر کرو اتنی چھوٹی سی بات پر ناراض ہو کر گھر پہنچ گئی ہو تمھیں تو میں بتاتا ہوں مرتسم نے دل ہی دل میں بدلا لینے کا سوچ کر کار سٹارٹ کی اور نین کے گھر کے راستے پر کار دوڑائی،،،،

میں نے بولا بھی تھا اس منہوس بھڑکیلے نین نشیلے سے میری شادی نہ کرواؤ لیکن آپ سب لوگوں نے زبردستی کروادی۔۔۔۔

اب وہ انسان مجھ پر تشدد کرتا ہے،،، بھاں بھاں نوڈلز کا آخری بائیٹ منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے پھر سے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہوا کیا ہے نوڈلز کی خالی پلیٹ دیکھ کر احرار نے دانت پیستے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

پہلے اس بھڑکیلے نین نشیلے، کمبخت مارے میرے شوہر نے کہہ دیا مجھے تم سے اور تمھارے بوائے فرینڈ سے کوئی اعتراض نہیں ہے جتنا مرضی ٹائم تم اس کے ساتھ سپینڈ کرو لیکن جب میں اور میرا بوائے فرینڈ اکیلے میں انجوائے کرنے لگے ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے ٹائم پاس کر رہے تھے تو وہ منحوس مارا بیچ میں آگیا اور۔۔۔۔۔۔

بھاں ں ں،،، بھاں ں ں اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس نے پھر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

باقی سب تو لفظ بوائے فرینڈ پر ہی اٹک چکے تھے لیکن احرار کو اس کا دکھرا بہت مزہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اور،،، کیا ہوا بتاؤ نہ ؟؟؟؟ اب وہ اٹھ کر اس کے پاس جا کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اور کیا بتاؤں احرار بغیرت اس منحوس نے میرے بوائے فرینڈ کو اٹھا کر دیوار میں دے مارا اور وہ بیچارہ شہید ہو گیا۔۔۔۔۔

بھاں ں ں ں،، احرار نے اس کی بات سن کر باقی سب کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے گھور رہے تھے اسے ہوش تو تب آیا جب نین نے اس کے کپڑوں کے ساتھ ناک صاف کیا۔۔۔۔

چھیییی،، منحوس ماری نین تجھے ناک صاف کرنے کے لیے میرے کپڑے ہی ملتے ہیں کاش تیرا شوہر تیرے بوائے فرینڈ کو دیوار پر مار کر شہید کرنے کی بجائے تجھے مار کر شہید کر دیتا۔۔۔۔

تم نے بوائے فرینڈ رکھا ہوا ہے وہ بھی شادی کے بعد یہ تربیت کی تھی ہم نے تمھاری اس کی بات سن کر ماہا تو بھڑک ہی اٹھی،،،،

ہاں تو کون کہتا ہے شادی کے بعد بوائے فرینڈ نہیں رکھ سکتے بتاتے ساتھ نین نے ایک بار پھر سے رونا شروع کر دیا،،

رک تجھے میں بتاتی ہوں رکھ سکتے ہیں یا نہیں ماہا نین کی طرف غصے سے بڑھی،،،،

مرتسم جو ابھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا نین کے رونے کی آواز سن کر جلدی سے گھر کے اندر بھاگا،،،،

میں نے تمھیں اتنی ڈھیل اور محبت اس لیے دی تھی کہ تم شادی کے بعد بوائے فرینڈز رکھ کر ہماری عزت خراب کرو ماہا نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کارخ اپنی جانب کیا اور اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کرنے لگی لیکن پیچھے سے آتی مرتسم کی آواز سن کر اپنا ہاتھ روک گئی،،،،

خبردار جو کسی نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے اس پر ہاتھ اٹھایا جائے،،،،

اس کا بوائے فرینڈ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا موبائل ہے مرتسم نے جلدی سے بتایا،،،،

جبکہ باقی سب گھر والوں نے اپنے سر ہاتھوں میں گرا لیے،،،،

مام آپ کے ہاتھوں میں ہر وقت کھجلی ہوتی رہتی ہے کیا جسے مٹانے کے لیے میرا ہی منہ نظر آتا ہے نین نے برا سا منہ بنایا،،

چلو ہم اپنے گھر چلتے ہیں یہاں پر تمھاری کوئی عزت نہیں ہے مرتسم نے نین کا ہاتھ پکڑتے کہا،،،

نہ مجھے سسرال جانا ہے نہ مائیکے رہنا ہے میں اپنے ننھیال جا رہی ہوں نین اس کا ہاتھ جھٹکتی اٹھ کر دارم صاحب کے کمرے میں چلی گئی،،،

میں بھی اپنی بیوی کے ننھیال جا رہا ہوں مرتسم بھی اپنا سر کھجاتا اس کے پیچھے ہی ہو لیا،،،

جہاں میری بہن کی عزت نہیں وہاں رہ کر میں کیا کروں گا میں بھی جا رہا ہوں احرار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

بیوی تم نے یہیں رہنا ہے یا میرے ساتھ جانا ہے۔۔۔۔ جہاں میرے شوہر کی بہن کی عزت نہیں مجھے بھی نہیں رہنا وہاں علیزہ احرار کا ہاتھ تھامتی دارم صاحب کے کمرے کی طرف چل دی،،،

باقی سب گھر والوں نے منہ کھولے ان سب کو جاتے ہوئے دیکھا،،،

اور کسی کو جانا ہے ننھیال ؟؟ ریحان نے سب سے پوچھا جو جلدی سے نا میں سر ہلا گئے،،،،

نین سمائرہ اور ذایان کو بھی کال کر کے وہیں بلا چکی تھی اب سب ینگ پارٹی باتیں کرنے میں مصروف تھی،،،،

چونکہ دارم صاحب کو ریسٹ کرنا تھا اس لیے وہ سب نین اور سمائرہ کے مشرکہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے،،،،

جاؤ بھئی تم لوگ ہمیں نیند آرہی ہے نین نے سمائرہ اور احرار کو اشارہ کرتے جمائی لی،،،،

مرتسم نین کو ان دونوں کو اشارہ کرتے دیکھ چکا تھا،،،،

مجھے پتا ہے تم لوگوں کو کوئی نیند نہیں آرہی ضرور دماغ میں کوئی شیطانی چل رہی ہے ہمیں بھی بتادو ہم بھی انجوائے کرلیں گے،،،،

مرتسم کی بات سنتے نین نے برا سا منہ بنایا اور پھر سمائرہ اور احرار کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے ہاں کا اشارہ کیا،،،،

یار ہم لوگوں کی شادی ہوئی ہے کوئی آئی سی یو میں شفٹ مریض تو نہیں ہیں جو اتنے سیریس ہو گئے ہیں،،،،

چلو کچھ کرتے ہیں آج وہ سب اکھٹے بیٹھے ہوئے تھے تب ہی نین نے سب کو بتایا،،،

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو ویسے ہمارے ہمسائیوں نے خیرات کرنے کے لیے بکرا گھر میں رکھا ہوا ہے تو کیوں نہ،،،، سمائرہ نے چہرے پر کمینی سی مسکراہٹ سجائے انہیں بتایا اور اپنی بات بیچ میں ادھوری چھوڑ ڈالی،،،

لیٹس گو گائیز آج تھوڑا فن ہو جائے احرار جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے پیچھے وہ سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے،،،

رات کا ٹائم ہو رہا ہے کونسا ہمیں کوئی پہچانے گا اس لیے یہ چوروں والا گیٹ اپ نہ بناؤ نین نے سب کو چہرہ کپڑے سے کوور کرتے دیکھ ٹوکا،،،

دھیان سے اگر پکڑے گئے تو چھترول ہو جائے گی سب دیوار پھلانگنے کے بعد بکرے کی طرف جا رہے تھے تب ہی سمائرہ نے ان سب کو وارن کیا،،

کچھ نہیں ہوتا یار تم اتنا ڈرانہ کرو احرار نے نیچے بیٹھ کر سمائرہ کی طرف دیکھتے بکرے کی رسی کھول ڈالی،،،

بھاؤ بھاؤ ؤ، بھاؤ بھاؤ ،،، یار یہ بکرے کب کتوں کی طرح بھونکنے لگ گئے

،،،،

احرار کو بکرے کی بجائے کتے کی آواز سنائی دی تو اب بھی پلٹے بغیر ان سب

سے پوچھا،،،

اور تم دونوں کے چہروں پر ڈر کیوں جھلک رہا ہے بکرا تمھیں کھا نہیں

جائے گا بس ایک دو ٹکریں مارے گا کوئی بات نہیں میں تم دونوں کو ہاسپٹل

لے جاؤں گا،،،،۔

اور اگر خدانخواستہ مر ور بھی گئی تو تمھاری قبر پر روزانہ سلام دعا کرنے آیا

کروں گا،،،

احرار ان دونوں کو بولنے کا موقع دیے بغیر پٹر پٹر بولے جا رہا تھا،،،،

احرار کمینے تو نے بکرے کی نہیں کتے کی رسی کھولی ہے بھاگ اب کمینے نین

نے اسے بتاتے ساتھ ہی دوڑ لگا دی اب وہ سب ہمسائیوں کے پورے گھر

میں بھاگ رہے تھے اور کتا ان کے پیچھے پیچھے تھا،،،

یہ تو ان کی اچھی قسمت تھی جو ہمسائیوں کے گھر کا گیٹ کھلا ہوا تھا،،،

یار وہ دیکھو گیٹ کھلا ہوا ہے بھا گو مر تسم کے بولنے پر سب نے گھر کی طرف دوڑ لگا دی،،،

یار بہت عرصہ ہو گیا ہے ہم نے کوئی شرارت نہیں کی کیونکہ آج تھوڑی مستی ہو جائے کیوں نہ بھوت بن کر بچوں کو ڈرایا جائے وہ تینوں ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں تب ہی ماہ نور بولی،،،،

تم سہی کہہ رہی ہو چلو وہ دونوں بھی ماہ نور کی بات سے اتفاق کر تیں اپنے چہرے کو ور کر کے باہر ہال کی جانب چل دیں،،،،

جب بچے بھوت دیکھیں گے تو ان کی چینخیں اور فیس ایکسپریشنز دیکھنے والے ہونگے ماہا پر جوش ہوئی،،،

ابھی وہ لوگ ہال کے درمیان میں ہی تھیں جب انہیں کافی سارے لوگوں کا سایہ بھاگتے ہوئے ان کی طرف آتے دکھائی دیا،،،

یار وہ دیکھو اصلی کے بھوت بھاگتے ہوئے آ رہے ہیں تینوں بہنوں نے زور زور سے چینخنا شروع کر دیا،،

بھوت،،، بھوت،،، بھوت،،،

وہ سب جو کتے سے جان بچا کر آ رہے تھے بھوتوں کا نام سن کر خود بھی چینخنے لگے،،،،

ان کے چینخنے کی آوازیں سن کر ریحان، ساحر دانش جلدی سے باہر کو بھاگے اور ہال کی لائیٹس آن کیں،،،،

لیکن نظر جیسے ہی اپنی بھوت بنی بیویوں اور ان کے نمونے بچوں پر گئی تو زور زور سے قہقہے لگانے لگے،،،،

پاس سے آتے قہقہوں کی آواز سن کر سب نے پہلے قہقہے لگانے والوں کی طرف اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا،،،

اور پھر بات سمجھ آجانے پر سب پاگلوں کی طرح ہنس دیے اور پاس پڑے صوفوں پر گرنے والے انداز میں بیٹھے،،،

کیا یار مام کتے سے بچ کر آئے تو بھوتوں سے سامنا ہو گیا،،،

ویسے آپ لوگوں کو آدھی رات بھوت بن کر گھومنے کی کیا ضرورت تھی احرار نے ان تینوں سے پوچھا،،،

بیٹا یہ تم سب لوگوں کو ڈرانے کے جا رہی تھیں لیکن خود ہی ڈر گئیں ہاہاہاہا دانش نے قہقہہ لگاتے بتایا،،،

ہاہاہاہا آج تو ہم سب کی شیطانی ہم پر ہی الٹی پڑ گئی ہم بھی ہمسائیوں کا بکرا کھولنے گئے تھے کتا کھول آئے،،،،

نین کے بتانے کی دیر تھی ایک دفعہ پھر سے سب نے ہنسنا شروع کر دیا،،،

اوپر کھڑے دارم صاحب نے اپنے بچوں کو دیکھ کر پہلے نفی میں سر ہلایا اور

پھر ہمیشہ انہیں مسکراتے رہنے کی دعائیں دیتے اپنے کمرے میں چلے گئے

““““

اختتام